www.neweramagazine.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

درون قلب

از سیدہ حمائل کاظمی

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔ ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔ اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشاءاللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔ مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

☆☆☆☆☆

رشتے خدا کی طرف سے ایک بڑی خوبصورت نعمت ہوتے ہیں۔ جن کا ہونا ہی ہماری زندگی میں خیر اور مسرت کا باعث ہوتا ہے۔ ایسا ہی ایک منظر احمد ویلا کا ہے۔ جن کے پاس خدا کی ہر نعمت ہے۔ جن کے پاس سب سے اہم دولت احساس اور محبّت ہے۔ احمد خان کا تعلق سوات کے ایک قبیلے سے تھا۔ انکی شادی ان کی خالہ زاد نور بانو سے ہوئی۔ ان کے والد کا کاروبار ملک کے مختلف حصّوں میں پھیلا ہوا تھا تو انہوں نے اپنے بڑے بیٹے کو لاہور میں موجود کاروبار کی دیکھ بھال کے لئے لاہور بھیج دیا۔ احمد خان کا یہاں دو بیٹے پیدا ہوئے۔ بڑے بیٹے کا نام جمال خان جن کی شادی ان کی خالا کی بیٹی آسیہ خان سے ہوئی۔ جن کے تین بچے تھے۔ بڑا بیٹا اسفندیار خان جو بلکل دادا کی طرح ایک باروب انسان ہے۔ اس کے بعد دوسرا بیٹا صدام خان اور پھر چھوٹی بیٹی زرواخان ہیں۔ احمد خان کے دوسرے بیٹے جلال خان کی شادی ان کی مرضی کے خلاف ان کے چچا کی بیٹی نور خان سے ہوئی جو فطرتاً ایک معصوم اور وفا شعار بیوی تھیں۔۔ لیکن کہتے ہیں نہ کچھ لوگ خدا کی طرف سے دی گئی نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے بجائے ان کی بے قدری کرتے ہیں اور جب نعمتوں کی قدر نہیں کی جاتی تو وہ چھین لی جاتی ہیں۔ جلال خان کو شروع سے ہی اپنی سادہ طبیعت بیوی پسند نہ تھی وہ ہمیشہ سے ہی ایک ماڈرن ساتھی کے خوائش مند تھے۔ جلال اور نور کے یہاں پہلی اولاد بیٹی ہوئی تھی جس کا نام دادی کی خوائش پے نازلی رکھا گیا۔ کیونکہ نازلی شروع سے ہی نرم اور نازک تھی۔ نور خان نازلی کو جنم دینے کے کچھ دن بعد ہی اس روح زمین سے چل پڑیں۔ پیچھے نازلی کی ذمہ

داری اس کی تائی آسیہ خان پر آگئی۔ جنھوں نے نازلی اور اپنے بچوں میں کبھی کوئی فرق نہیں کیا۔ جلال خان نور کے جانے کے تین ماہ بعد ہی امریکہ چلے گئے اور وہاں اپنی پسند سے شادی کرلی۔ سال میں کبھی عید کے موقع پر گھر چکر لگالیا کرتے۔ احمد خان جلال خان کے جانے کے بعد دس سال بعد اچانک ایک رات دل کا دورہ پڑھنے سے اس دنیا سے چل بسے۔ پیچھے نور بانو خان نے مضبوطی اور حوصلے سے احمد ویلا کو اس کی بنیادوں پر قائم رکھا۔ اس طرح یہ گھر اور یہاں کے رہنے والے اپنے اندر ہزاروں تکلیفیں رکھتے ہوئے بھی مسکرا کر جینا سیکھ گئے۔

فنکار ہے تو ہاتھ پہ سورج سجا کے لا

بجھتا ہوا دیا نہ مقابل ہوا کے لا

دریا کا انتقام ڈبو دے نہ گھر تیرا

ساحل سے روز روز نہ کنکر اٹھا کے لا

اب اختتام کو ہے سخی حرف التماس

کچھ ہے تو اب وہ سامنے دست دعا کے لا

پیماں وفا کے باندھ مگر سوچ سوچ کر

اس ابتدا میں یوں نہ سخن انتہا کے لا

آرائشِ جراحتِ یاراں کی بزم میں

جو زخم دل میں ہیں سبھی تن پر سجا کے لا

تھوڑی سی اور موج میں آئے ہوائے گل

تھوڑی سی اس کے جسم کی خوشبو چرا کے لا

گر سوچنا ہیں اہلِ مشیت کے حوصلے

میداں سے گھر میں ایک تو میت اٹھا کے لا

محسن اب اس کا نام ہے سب کی زبان پر

کس نے کہا کہ اس کو غزل میں سجا کے لا

محسن نقوی

"نازلی۔۔نازلی اٹھ جاؤ۔۔کتنا سونا ہے تم نے۔۔میں تو اس بات پر حیران ہوں کہ تم آج کے دن سو کیسے سکتی ہو۔۔اٹھو۔۔۔نازلی۔۔اٹھتی ہو یا میں پانی پھینکوں تم پر۔۔۔نازلی۔۔۔"ذرواء نے جھنجھلا کر اس ڈھیٹ کو دیکھا۔۔جس کو اس بات کی کوئی فکر نہ تھی

کہ بیچاری میں کب سے اسے اٹھا رہی ہوں (بقول زروا کے)۔۔

"نازلی۔۔آخری بار کہہ رہی ہوں۔۔ تم اٹھ رہی ہو یا میں لالہ کو بلاؤں۔۔"زروا نے اُخر کار تگڑی سی دھمکی دے ڈالی۔۔ جس کا اثر نازلی بی پے کچھ زیادہ ہی ہو گیا۔۔

"ہائے۔۔زروا تم کتنی ظالم ہو۔۔ جانتی ہو نہ تمہارے اس گبر لالہ سے میں کتنا ڈرتی ہوں پھر بھی تم ہو کے۔۔ان کے نام سے مجھے چھوٹے چھوٹے ہارٹ اٹیک دیتی رہتی ہو۔۔"نازلی نے جھٹکے سے اپنے اُپر سے چادّر ہٹا کر دیکھا۔۔ جس سے اس کے چاکلیٹ براؤن بال سارے منہ پر اگے جن کو ہاتھ سے پیچھے کر کے۔۔زروا کو چہرے پر مسکین تاثرات سجا کر دیکھا۔۔۔

"اچھا اچھا بس کرو یہ ڈرامہ اور خوب جانتی ہوں میں کے کتنا ڈرتی ہو تم لالہ سے۔۔اور جلدی سے اٹھو۔۔تا کے کسی کے پوچھنا سے پہلے ہم اپنا رزلٹ دیکھ لیں۔۔ایمان سے بڑا ڈر لگ رہا ہے۔۔"

"ہاں ہاں تم ٹھیک کہہ رہی ہو۔۔اچھا تم جلدی سے اپنے لالہ کا لیپ ٹوپ لے کر آؤ۔۔ میں تب تک فور اُمنہ دھو لیتی ہوں۔۔ ویسے ابھی دس بجے ہیں۔۔رزلٹ بارہ تک ائے گا۔۔تب تک دونوں نفل اور از کار پڑھ لیں گے۔۔"

"ہاں ہاں میں جاتی ہوں تم فاٹافٹ منہ دھو لو۔۔ یااللہؐ ہمیں اچھے نمبر دلا دے۔۔تا کے

خاندان بھر کے لوگوں کو آگ لگ جائے۔۔زروا نے فوراً اپنے نیک (بقول زروا کے) خیالات کا اظہار کر ڈالا اور جلدی سے اسفندیار کے کمرے کی راہ لی۔۔

"جتنی مرضی دعائیں کرلو تم دونوں۔۔مر کر صرف پاس ہی ہو گی۔۔دیکھ لینا۔"
صدام خان نے کمرے کے دروازے سے جھانک کر دونوں سے کہا تو نماز سٹائل میں دوپٹے کو لپیٹے نازلی اور زروا نے گھور کر صدام کو دیکھا جو عمر میں ان دونوں سے دو سال بڑا تھا۔چھ فٹ سے نکلتا قد۔۔۔سرخ و سفید رنگ۔۔کالے رنگ کے بال۔۔گرے رنگ کی شرارت سے بھرپور آنکھیں۔۔جنکی چمک ہی نرالی تھی۔۔۔جو نہ جانے اپنے اندر کتنے رازوں کو دفن کر چکی تھیں۔۔۔

"ھاھاھا۔۔۔اچھا بھئی۔۔اب گھورو مت مجھے۔۔پر کیا کروں سچ بولے بنا رہ نہیں جاتا مجھ سے۔۔"صدام نے شرارت سے کہ کر دونوں کو مزید تپا دیا۔۔۔

"صدام فوراً اپنی شکل گم کرو۔۔اس وقت ہمارا تم سے بحث کا کوئی موڈ نہیں ہے۔"
نازلی نے کڑے تیوروں سے گھور کر صدام سے کہا۔۔

صدام نے جوابی کروائی کرنے کے بجائے اپنا رخ زروا کی طرف کیا مگر وہ تو پہلے ہی مسلسل دعا میں مصروف تھی۔۔۔

"یااللہ پاک پروردگار۔۔ مجھ پر کرم کر دے۔۔مجھے اچھے سے نمبر دلا دے۔۔مالک میں تیری گناہگار بندی ہوں۔۔۔"

"ہاں۔۔وہ تو تم ہو۔۔"صدام نے بیچ میں لقما دیا۔۔

"صدام! جارہے ہو یا میں بابا کو بلاؤں۔۔"نازلی نے فوراً بابا جمال خان کی دھمکی دے ڈالی جس کا صدام پر کوئی خاص اثر نہیں ہوا۔۔

"ارے پیاری بہنوں۔۔میں کہیں نہیں جارہا۔بلکے تم دونو کا بی اے کا رزلٹ میں خود چیک کروں گا۔۔ چلو شاباش ہٹو بیڈ پر سے۔۔میں آرام سے تم دونوں کے کارنامے چیک کرلوں ذرا۔۔"صدام نے سب سے پہلے دونوں کے رول نمبر لکھے اور سرچ بار پر اوکے کر دیا۔۔اس کے ساتھ ساتھ نازلی اور ذروا کے دل کی دھڑکنیں الگ ہی ساز پر دھڑک رہیں تھیں۔۔

اچانک کمرے کی فضا میں دونوں کی یاہو کی آواز گونج اٹھی۔۔۔دونوں نے 80 پرسنٹ نمبر حاصل کرکے صدام کا منہ بند کروا دیا۔۔اور بیچارہ صدام صدمے کے شدید اثر کے تحت ہونقوں کی طرح دونوں کا منہ تکتا رہ گیا۔۔۔۔

شکر تیرا کیسے ادا کروں میں خالقِ کائنات

کہ دیں ہیں تو نے مجھ کو نعمتیں سبھی

بخش دے ہدایت بھی دے مجھے تو

اس سجدے سے میں اٹھوں گا تبھی

مانگنے کا مجھ کو سلیقہ نہیں کوئی

رحمت سے اپنی دے مجھ کو خوشیاں سبھی

تیری شان کیسے کر بیاں ہو پوری

ختم ہو جائیں گے قلم دواتیں سبھی

"آسیہ بہو میں تو کہتی ہوں آب بچیوں نے ماشاءاللہ سے بی اے کر لیا ہے تو اب ان کی توجہ گھر گھر ستی کی طرف دلاؤ۔۔تاکے جلد از جلد بچوں کے فرض سے سکبدوش ہو جائیں۔"نور بانو خان نے انگور سے لطف اندوز ہوتے ہوئے اپنی رائے کا اظہار کیا۔۔

"مورے جان مجھے زیادہ پریشانی اپنی ذرواکی ہے۔۔غیروں میں جائے گی تو کچھ نہ کچھ تو سیکھا کر بھجوں نہ پر مجال ہے جو یہ لڑکی گھر کے کاموں کو ہاتھ بھی لگالے۔۔جب کے نازلی میری اپنی بچی ہے۔۔میرے اسفند کی منکوحہ ہے۔۔اس نے تو اسی گھر میں رہنا ہے۔۔میں جو ہوں سب سیکھادوں گی اسے آرام سے۔۔پر میری ذروا۔۔اس کا جوڑ کا

تو کوئی ہے ہی نہیں خاندان میں۔۔اور ویسے بھی جس سے امید تھی اس نے تو صاف منا کر دیا۔" آسیہ بیگم کی لہجے کی اداسی نور بنو خان سے چھپی ہوئی نہ تھی۔۔ان کی اداسی محسوس کرتے ہوئے فوراً بول پڑیں۔۔

"پریشان کیوں ہوتی ہو آسیہ۔۔میرے اللہ نے بہتر نہیں بہترین سوچ کر رکھا ہوگا ہماری زاری کے لئے۔۔دیکھنا اس کے لئے بھی بہترین ساتھی ملے گا اور ویسے بھی جو ہے نہیں اس پر پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔دکھ وقتی ہیں سارے جب خوشیوں کی دستک ہوگی ہماری زاری کی زندگی میں تو دیکھنا سارے غم بھول جائیں گے ہم سب۔"نور بانو خان کے لہجے میں چٹانوں جیسی مضبوطی اور اللہ پر یقین جھلک رہا تھا اور کبھی بھی رب اپنے بندوں کو مایوس نہیں ہونے دیتا۔۔

"اچھا یہ بتاؤ اسفند میر اشیر کہاں ہے؟کیا ابھی تک آیا نہیں۔۔۔"

"اسلام علیکم۔"آسیہ بیگم کے جواب دینے سے پہلے ہی لاونج کی فضا میں اسفندیار خان کی آواز گونجی۔۔۔

چھ فٹ سے نکلتا قد۔۔۔بھوری آنکھیں۔۔بھورے بال جو خوبصورتی سے سیٹ کئے گئے تھے۔۔سرخ و سفید رنگ اور خالصتاً پٹھان لہجے کا روپ ہمہ وقت چھلکتا تھا۔۔ اس کے اُوپر سے پولیس کی وردی اس کے روب کو مزید نکھارتی تھی۔۔

"وعلیکم اسلام۔۔میری جان کیسے ہو۔۔جانتے ہو آنکھیں ترس گئیں ہیں تمہیں گھر پے دیکھنے کے لئے۔۔"نور بانو خان کے لہجے میں پوتے کے لئے پیار ہی پیار تھا۔۔

"دادی جان نوکری ہی ایسی ہے میری۔۔"اسفند نے سر سے ٹوپی اتار کے دادی کے تخت پر بیٹھ کر اپنے شوز کے تسمے کھولنے لگ گیا۔۔

"میرا تو ذرا دل نہیں تھا تمہیں پولیس میں بھیجنے کا۔۔بس تمہاری ضد کی وجہ سے آج تک خاموش ہوں۔۔"آسیہ خان نے ناراض لہجے میں اسفند کو جتایا۔اسفند نے مسکرا کر اپنی جنّت کو دیکھا۔۔جنہے ہر رشتے کو خوبصورتی سے نبھانا آتا تھا۔۔

"چھایہ بتائیں۔۔صدام کہاں ہے۔۔آج یونیورسٹی بھی نہیں گیا۔۔کتنا سمجھاتا ہوں اس کو کے پڑھ لے پیپرز سر پر ہیں پر یہ لڑکا کبھی سنجیدہ نہیں ہوتا۔"اسفند نے بات بدلتے ہوئے فوراً صدام خان کا پوچھا۔

اسفند یار خان کی عمر 28 سال تھی اور اپنے شوق کی وجہ سے اس نے پولیس لائن کو اپنا پروفیشن بنایا۔۔اس سے چھوٹا صدام خان بائیس سال کا تھا۔۔اور بی اے کے تیسرے سال میں تھا۔۔صدام سے دو سال چھوٹی ذرواجو کہ نازلی سے محض دو ماہ بڑی تھی۔۔جنھوں نے حال ہی میں پرائیویٹ بی اے مکمل کر لیا تھا۔۔۔

جمال خان بیٹیوں کو یونیورسٹی بھیجنے کے حق میں نہ تھے اور باقی ان دونوں کو بھی کچھ

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

خاص پڑھائی کا شوق تو تھا نہیں اس لیے انہوں نے گھر میں ہی اپنا بی اے مکمل کر لیا۔

"ارے جانا کدھر ہے۔۔یہی ان لڑکیوں کا ساتھ اچھل کود کر رہا ہو گا۔۔میں تو کہتی ہوں آسیہ صدام کے لئے بھی لڑکی ڈھونڈو اور اسفند کی ساتھ ساتھ اس کی بھی شادی کروا دو۔۔کچھ عقل ائے اس لڑکے کو۔۔"دادی نے اُڑے ہاتھوں لیا صدام کو۔۔

"اچھا اپ لوگ باتیں کریں۔۔میں اُوپر جا رہا ہوں۔۔کچھ دیر آرام کروں گا۔۔اور دادی اپ صدام کے لئے پریشان نہ ہوں۔۔یہی عمر ہے انجوائے کرنے کی جب ذمہ داری سر پر پڑتی ہے تو انسان خود سمجھدار ہو جاتا ہے۔۔"

اسفند کے لہجے میں صدام کے لئے پیار ہی پیار تھا۔۔اگر کبھی جمال خان صدام کی لاپرواہی پر کچھ کہتے تو اسفند فوراً ڈھال بن کر اس کو بچا لیتا۔۔ان گھر والوں کی محبّت مثالی تھی۔۔۔

"صدام کے بچے جلدی کرو۔۔"زاری نے جھنجھلا کر صدام سے کہا جو کب سے مین گیٹ کھولنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

"کہاں ہیں۔۔کہاں ہیں۔۔؟"صدام نے گردن موڑ کر فوراً زاری کو دیکھ کر کہا۔

"کون کہاں ہے؟"نازلی نے ہڑبڑا کر صدام کو دیکھا اس بیچاری کو تو لگا کہ کیا پتا گھر کسی

بندے نے انھیں دیکھ لیا ہے۔۔خاص ڈر تو گبر خان کا تھا۔۔

"میرے بچے۔۔ابھی زاری کہہ رہی تھی نہ کے صدام کے بچے جلدی کرو۔۔تو میں سوچ رہا تھا کے پوچھ لوں کہاں دیکھ لئے میرے بچے؟"صدام نے اطمینان سے جواب دیا۔۔۔

"اگر تمہاری تھرڈ کلاس قومیڈی ختم ہو گئی ہو تو جلدی سے یہ دروازہ کھولو کیوں کہ اگر ہمیں اس وقت لالہ نے دیکھ لیا تو پھر تو ہماری خیر نہیں۔۔اور میں بتا رہی ہوں میں نے سارا الزام تمہارے سر پر ڈال دینا ہے کہ یہ تم ہمیں زبردستی ساتھ لے کر گئے تھے۔" زاری نے اطمینان سے آنکھیں ٹپٹپائیں۔۔ابھی صدام کوئی جوابی کروائی کرتا کے نازلی فوراً بولی۔۔

"تم دونو اپنی لڑائی بعد میں کر لینا۔۔ابھی بس جلدی سے نیلو کو فون ملاؤ۔۔وہ کھول دے گی دروازہ۔۔"ان دونوں کے مسلسل جھگڑے سے تنگ آکر نازلی نے اکتا کر فوراً مشورہ دیا۔۔

ابھی صدام کوئی جواب دیتا کے مین گیٹ کھولنے کی آواز آئی اور پھر دروازہ کھول دیا گیا۔۔۔

"ارے واہ نیلو تم تو بڑی تیز ہو۔۔بغیر فون کیے ہی باہر آگئی۔۔دیکھنا۔۔کل تمہیں میں

تمہاری پسند کی چھمے کی بریانی کے کھلاؤں گا۔۔اور بوتل بھی پلاؤں گا۔۔وہ بھی تمہاری پسند کی۔۔پیپسی۔۔"ابھی جوش وجذبے میں اکر صدام مزید کوئی عہد وپیما کرتا کے لاؤنج کی لائٹ اون ہو گئی۔۔اور سامنے کھڑے اسفند کو دیکھ کر تینوں کا اُوپر کا سانس اُوپر اور نیچے کا سانس نیچے رہ گیا۔۔

"بھائی آپ۔۔۔۔"صدام نے ہلکی آواز سے اسفند کو مخاطب کیا۔۔

"کہاں سے آرہے ہو اس وقت۔۔"اسفند نے کڑے تیوروں سے پوچھا۔۔

"بھائی وہ۔۔دراصل۔۔ان دونوں کے اچھے رزلٹ کی خوشی میں ان کا دل تھا۔۔میرا ارادہ کوئی نہیں تھا۔پر ان کا دل تھا کے باہر سے کھانا کھائیں گے۔۔تو بس ان کے مجبور کرنے پر اٹھے لے کر گیا تھا۔۔ورنہ اپ کو تو پتا ہے میں باہر کھانے پینے کے سخت خلاف ہوں۔۔"صدام کو پینترا بدلتے دیکھ کر دونوں کی آنکھیں حیرت سے ابل پڑیں۔۔ جب کے حقیقت میں یہ سارا پلان صدام کا ہی تھا۔۔

"کمرے میں جاؤ اور سو جاؤ۔۔اس بارے میں تفصیل سے بات صبح ہو گی۔۔اور نازلی تم کافی بنا کر میرے روم میں لاؤ۔۔"

ان دونوں کے ساتھ کمرے کی طرف بڑھتے ہوئے نازلی کے قدم ٹھٹک کر رک گئے اور مسکین تاثرات سے دونوں کو دیکھا پر وہ اپنی جان کے بچ جانے پر شکر ادا کرتے فوراً

میدان سے بھاگ نکلے۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

"یس۔۔"نازلی کے کمرہ نوک کرنے پر دوسری جانب سے فوراًاندر آنے کی اجازت دی گئی۔۔

"وہاں ٹیبل پر رکھ دو۔اور یہاں آؤ۔۔"اسفند نے اپنے پاس بلیو کلر کے صوفے پر بیٹھنے کا حکم دیا۔۔

"یااللہ آج بچالے مالک۔۔آیندہ ان کو دل میں بھی کبھی برا نہیں کہوں گی۔"نازلی کی بڑبڑاہٹ عروج پر تھی۔۔۔

"میں بہرہ نہیں ہوں نازلی مجھے سمجھ آرہی ہے ساری باتیں۔۔یہاں آکر بیٹھو۔"

اسفند ڈپٹ کر اپنے قریب صوفے پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔اور پینٹ کی جیب سے ایک لمبی ریڈ کلر کی ویلوٹ کی ڈبی نکالی اور نازلی کے ہاتھ میں دے کر کھولنے کا اشارہ کیا۔۔

"یہ تمہارے بہت اچھے نمبروں سے بی اے مکمل کرلینے پر میری طرف سے ایک تحفہ امید کرتا ہوں تمہیں اچھا لگے گا۔"نازلی نے کھول کر دیکھا تو اس میں ایک خوبصورت گولڈ بریسلیٹ موجود تھا جس میں ساتھ گولڈ کی ہی چھوٹی چھوٹی تتلیاں بنی ہوئیں تھی۔

"یہ بہت خوبصورت شکریہ اپ کا۔۔"

"لاؤ دو میں پہنادوں۔"اسفند نے نازلی کی تعریف میں مسکرا کر اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے بریسلیٹ پہنایا۔۔۔۔

"ناز۔۔۔"تھوڑی دیر بعد روم کی فضا میں اسفند کی گھمبیر آواز گونجی۔۔۔

"میں چاہتا ہوں اب رخصتی کروالینی چاہیے۔۔۔"اسفند کی بات پے ناز کا چہرہ تپ گیا اور وہ فوراً بولی۔۔۔

"اتنی جلدی ابھی تو میرا بی اے کمپلیٹ ہوا ہے۔۔ابھی تو مجھے مزید آگے پڑھنا ہے۔"نازنے معصومیت سے آنکھیں جھپکائیں۔۔۔

"ہاں،میں جیسے جانتا نہیں ہوں نہ تمہیں کتنا پڑھنے کا شوق ہے۔۔ابھی بھی تم نے اور ذرا نے محنت بھی اسی لئے کی تا کے خاندان کی باقی لڑکیوں سے زیادہ نمبرا جائیں تم دونوں کے۔۔۔"اسفند نے فوراً ہی ناز کو حقیقت کا آئینہ دیکھا ڈالا۔۔۔

"افففف۔۔۔ایک تو کزن میرج کا یہی مسئلہ ہے۔۔شوہر کو پہلے سے ہی سب پتا ہوتا ہے کے بیوی کو پڑھنے کا شوق ہے یا نہیں۔اُوپر سے میں تو بچپن سے ہی شوہر والی بنادی گئی تھی۔۔یعنی کے اپ کی منکوحہ۔۔"ناز نے خاصے جھنجلائے لہجے میں اسفند سے کہا جس پر اس کے چہرے پر مسکراہٹ پھیل گئی۔۔

"تو کیا سچ میں ابھی رخصتی نہیں چاہتی۔"اسفند نے جھک کر ناز کی ہیزل گرین آنکھوں

میں جھانک کا گھمبیر لہجے میں پوچھا۔۔۔

"میں۔۔۔۔وہ چلتی ہوں اب۔۔زاری بلا رہی ہو گی۔۔"اسفند کی بھوری آنکھوں کی تپش سے نازلی کو اپنا چہرہ جلتا وہ محسوس ہوا۔۔۔وہ ابھی صوفے سے اٹھی ہی تھی کے اسفند نے اس کا ہاتھ پکڑ کر قریب کر لیا۔۔

"یہ کمرہ اب مجھ اکیلے کو قبول نہیں کرتا۔۔یہ کمرہ اب تمہیں بھی خود میں بسانا چاہتا ہے۔"اسفند نے ناز کی ہیزل گرین آنکھوں میں جھانک کر کہتے ہوئے نازلی کے چھوٹے سے ہاتھ کو اپنے مضبوط ہاتھ میں چھپا لیا۔۔

"کیا اجازت ہے رخصتی کی؟میں گھر میں کل سب سے بات کروں گا۔۔ہماری رخصتی کی۔۔۔"اسفند نے دھیمی مسکان سے پوچھا اور ناز کی پلکوں کی چھیڑ چھاڑ سارے رازوں سے پردہ اٹھانے کے لئے کافی تھیں۔۔۔

محبتیں تو فقط انتہائیں مانگتی ہیں

محبتوں میں بھلا اعتدال کیا کرنا

"میں چلتی ہوں اب۔۔۔زاری انتظار کر رہی ہو گی۔"نازلی ہاتھ چھوڑا کر بھاگ گئ پیچھے اسفند نے خوبصورت مسکان سجائے ٹیبل پر رکھی ٹھنڈی کوفی کو دیکھا۔۔۔

"تم کہاں ہو پیاری لڑکی۔۔میرے وجود کا ایک اہم حصّہ۔۔میرا دل لے گئی ہو۔۔اور اب ملتی بھی نہیں۔۔۔نہ روح کو سکوں ملتا ہے نہ دل کو سکوں ملتا ہے۔۔دردر پھرتا ہوں تمہاری تلاش میں لیکن۔۔لاحاصل ٹھرا۔۔۔لاحاصل۔۔۔"

کوئی نہیں جانتا تھا کے ہر وقت موج مستی میں لگا رہنے والا صدام اندر سے اتنا ٹوٹا ہے۔

یہ گھر والوں کی محبّت ہی ہے جس کی وجہ سے اب تک اس نے خود کو سنبھال کر رکھا ہے۔۔لاحاصل کی تلاش میں۔۔

لیکن کون جانے کے یہ لاحاصل جلد حاصل میں بدلنے والا ہے۔۔جلد۔۔۔

مل جائیں جو تیری قربت کے پل

باقی کی ساری زندگی خیرات کر دوں

ایسے نہیں بناتے زاری۔۔گول کرو۔یہ کیا تم پڑوسی ملک کا نقشہ بنا رہی ہو۔۔دیھان سے کرو۔۔"آسیہ بیگم نے زاری کو لتاڑا۔۔

آج صبح صبح ہی آسیہ خان نے زاری اور نازلی کو اپنے ساتھ کچن میں گھسیٹ لیا۔۔مقصد صرف اپنے گھر کی پھوہڑ لڑکیوں کو کچھ سیکھانا تھا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Poetry|Interviews

"نازلی جاؤ۔۔یہ چائے باہر رکھو ٹیبل پر۔۔تب تک میں اور زاری یہ پراٹھے تیار کرتے ہیں۔۔"

"جی مورے میں رکھ کر آتی ہوں یہ۔۔"نازلی نے تابعداری سے جواب دیا اور زاری کی طرف مسکراہٹ اوچھال کر کچن سے نو دو گیارہ ہو گئی۔۔

"نیلو جاؤ سب گھر والوں کو ناشتے پر بلاؤ۔"آسیہ بیگم نے نیلو سے کہا جو کافی عرصے سے ان کے گھر میں کام رہی تھی۔۔ عمر 21سال تھی۔۔اور شادی کی شدید خواہش مند تھی اور خوابوں خیالوں میں اپنے منگیتر سے شادی رچا چکی تھی۔۔نیلو کا منگیتر اصفر احمد ویلا میں مالی کا کام کرتا تھا۔۔دونوں گھر والوں کے لئے کبھی غیر یا ملازم نہ تھے۔۔ سب انھے گھر والوں کی ہی طرح محبّت اور عزت دیتے تھے۔۔

سب لوگ ڈائننگ ٹیبل پر اکھٹے تھے کہ اتنے میں نور بانو خان چہرے پر اداسی اور پریشانی کے ملے جلے تاثرات لیے ڈائننگ ٹیبل پر آئیں۔۔

"مورے جان خیریت؟کچھ پریشان لگ رہی ہیں آپ۔۔"جمال خان نے مورے کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اپنایت سے پوچھا۔۔۔

"رات کو سوات سے فون آیا تھا۔۔۔زنیرہ خان یہاں آرہی ہیں۔۔"

نازلی نے فوراً زاری کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔

"وہ یہاں کیوں آنا چاہتی ہیں؟" صدام نے غیظ و غضب سے پوچھا۔۔۔

"آرام سے صدام۔۔ میری بات ہوئی تھی ولی خان سے۔۔ وہ لوگ یہاں کسی ضروری کام سے آرہے ہیں۔۔ وہ ہمارے مہمان ہیں۔۔ جب تک یہاں رہیں گے ان کی عزت ہم پر فرض ہے۔۔ میں کوئی بدمزگی نہیں چاہتا۔۔ سمجھ گے۔۔۔" اسفند نے سرد لہجے میں سمجھاتے ہوئے۔۔ سب پر خاص کر زاری پر ایک گہری نظر ڈالی۔۔ جس کا چہرہ ہر احساس سے تر تھا۔۔

"میں چلتا ہوں۔۔ وہ لوگ شام تک یہاں پہنچ جائیں گے۔۔ اللہ حافظ۔۔"

"اللہ حافظ۔۔ میرے شیر۔۔ خدا کی امان میں۔۔" نور بانو خان نے نم آنکھوں سے اپنے بچوں کو دیکھا۔۔ جنہیں ہر غم مہارت سے چھپانا آتا تھا۔۔

نازلی نے کمرے میں قدم رکھ کر دروازہ لاک کر دیا اور اپنا رخ بیڈ کی جانب کیا جہاں ایک وجود کی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہیں تھی۔۔۔

"زاری۔۔ میری جان۔۔۔" ناز نے محبّت سے زاری کے بالوں میں ہاتھ پھیرا۔۔ ایسی ہی تھی دونوں کی دوستی۔۔۔ انمول۔۔ بغیر کسی مطلب کی۔۔ ایک دوسرے کی

رازوں میں شامل۔۔ایک دوسرے کی ہم راز۔۔

یہ تو دوستی کی بنیاد ہوتی ہے نہ۔۔اپنے دوست کے خاطر کھڑا ہونا۔۔اسکے دکھ سکھ میں برابر کا شریک ہونا۔۔یہی تو دوستی ہے نہ۔۔

زاری نے تکیے سے سر ہٹا کر ناز کی گود میں رکھ دیا۔۔

"کیوں دیتا ہے وہ شخص مجھے اتنی تکلیف کیوں۔۔کیوں وہ ہر بار مجھے ایک نئے سرے سے توڑ دیتا ہے کے جوڑتے جوڑتے ایک عرصہ لگ جاتا ہے مجھے۔۔کیا اسے مجھ پر رحم نہیں آتا۔۔کیوں وہ شخص اتنا بے رحم ہے۔۔۔کیوں پھر سے میری ذات کو خاستر کرنا چاہتا ہے کیوں اسے مجھ پے رحم نہیں آتا۔۔۔"

"زاری۔۔تم اتنی کمزور تو نہیں۔۔کیوں خود کو بے مول کرتی ہو۔۔اللہ پر بھروسہ ہے نہ۔۔اگر وہ تمہارا نصیب نہیں۔۔تو انہیں یاد بھی نہ کرو۔۔بھول جاؤ۔۔سب کچھ۔۔ اللہ نے جو تمہارے نصیب میں لکھا ہے وہ بہتر نہیں بہترین ہے۔۔بس یقین رکھو اس پاک ذات پے۔۔اور کسی نہ محرم کی محبّت کو اپنے لئے تکلیف کا باعث نہ بناؤ۔۔اپنے لیا نہ سہی گھر والوں کے لئے خود کو مضبوط کرو زاری سب تم سے بہت محبّت کرتے ہیں۔ اب اٹھو منہ دھو کے اوٗنیچے مہمان انے والے ہیں۔۔ٹھیک ہے۔۔چلو اٹھو شاباش۔"

نازلی محبّت سے اس کے سیاہ بالوں کو ماتھے پر سے سمیٹ کر باہر چلی گئی۔۔

www.neweramagazine.com

پیچھے زاری نے تکلیف سے اپنی آنکھیں رگڑ ہیں۔۔اور خود کو ایک نئے امتحان کے لئے تیار کرنے لگی۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

"سر لڑکی کے پڑوسیوں سے بات چیت کی ہے مگر کچھ خاص معلومات نہیں ملی۔۔ سمجھ نہیں ارہا آسمان کھا گیا اسے یا زمین نگل گئی۔" حوالدار کاشف سے اے ایس پی اسفند یار خان کو کیس کی اپڈیٹ دی۔۔۔

"ٹھیک ہے کاشف کوشش جاری رکھو اللہ کے حکم سے جلد ہم نمرہ تک پہنچ جائیں گے بس اسکے چھوٹے بھائی شیراز کا خیال رکھو۔۔جب تک اس کی بہن کے بارے میں کوئی معلومات نہیں ملتی اس کی حفاظت ہماری ذمہ داری ہے۔۔"

"سر اس لڑکے کو ایک محفوظ مقام میں پہنچا دیا گیا ہے۔" کاشف نے فوراً آگاہ کیا۔۔

"ایک کام کرو کاشف۔۔چودھری طاہر کے جتنے بھی اڈے ہیں ان کی معلومات نکلواؤ کیوں کے شیراز نے بتایا تھا کے ان لوگوں کو کافی وقت سے کسی فضل نام کے آدمی کی طرف سے دھمکیاں موصول ہو رہی تھیں۔۔ ہو سکتا ہے انکا اپس میں کوئی لنک ہو۔" اسفند یار نے چیئر پر بیٹھتے ہی حکم دیا۔۔

"پر سر آپکو چودھری طاہر پر شک کیوں ہے۔۔مجھے تو بظاھر اس کا اس کیس سے کوئی

تعلق نظر نہیں ارہا۔۔"

"ابھی جتنا کہا اتنا کرو کاشف وقت انے پر سب پتا چل جائے گا۔"اسفند نے پر سرار لہجے میں کہا۔۔

"مجھے ایک کپ کافی مل سکتی ہے کیا؟"ولی خان اپنی والدہ زنیرہ خان کے ہمراہ احمد ولا رات کو پہنچ گیا تھا۔۔نازلی اور زاری کو چھوڑ کر سب نے کھانا ساتھ کھایا تھا۔۔نازلی اسفند کا انتظار کر رہی تھی کیوں کے اس کو کھانا دینے کی ذمہ داری دادی نے نازلی کی لگائی تھی اور زاری کو رات بارہ بجے بھوک لگی تو وہ کھانے کی تلاش میں اس نے کچن کا رخ کیا۔ابھی اس نے کھانا پلیٹ میں ڈالا ہی تھا کے ولی کی آواز نے اس کی چلتے ہاتھوں کو روک دیا۔۔

یہ آواز۔۔یہ شخص۔۔کتنی تکلیف کی وجہ تھا نہ پھر بھی جانے کیوں دل اسکی ایک آواز پر بے ھنگم ہو جاتا تھا۔۔

"کیسی ہو زاری؟"ولی نے گلہ کھنکھارتے ہوئے پوچھا۔

"ذروا۔۔میرا نام ہے۔۔مجھے زاری صرف میرے اپنے کہتے ہیں غیروں کو یہ حق نہیں دیا میں نے۔۔"زاری نے سرد لہجے میں جواب دیتے ہوئے ساتھ کافی

www.neweramagazine.com

چھینٹیں شروع کردی۔۔جب کے ولی نے تکلیف سے آنکھیں میچی۔

"اپ کی کافی۔۔"زاری نے کافی سلیب پر رکھی اور آگے قدم اٹھائے ہی تھے کے ولی نے زاری کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔

"ہم غیر تو نہیں ہیں زاری۔۔منگ ہو میری۔۔میری مہ۔۔۔"

"خبردار ولی خان۔۔جو مجھے خود سے وابستہ کرنے کی کوشش کی۔۔ نہیں ہوں میں آپکی منگ۔۔کچھ بھی نہیں ہوں میں آپکی۔یہ رشتہ اپ نے خود ختم کیا تھا۔۔اور آئندہ مجھے ہاتھ مت لگانا۔۔ورنہ میں بھول جاؤں گی کے آپ میری پھپھو کے بیٹے ہیں۔۔"

زاری نے سخت لہجے میں شاید بہت کچھ باور کروادیا تھا۔۔اور ولی خان وہ تو جہاں کا تھا وہیں رہ گیا۔۔اپنی زاری کے منہ سے اتنی نفرت بھرے لفظ سن کر اس میں سکتہ طاری ہو گیا۔

سچ کہتے ہیں محبّت ایک پھول کی مانند ہوتی ہے اگر وقت پر اس کو محبّت اور توجہ نہ دی جائے تو محبّت مرجھا جاتی ہے اور اپنی خوبصورتی کھو دیتی ہے۔۔

ایسے ہی کچھ غلط فہمیاں رشتوں کی بنیاد کو کمزور کردیتی ہیں۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔خدا کا کچھ خوف کرو۔۔پلیز مجھے جانے دو۔۔"لڑکی مسلسل ان درندہ صفت حیوانوں کی منت کر رہی تھی۔۔

"اے ے۔۔چپ بلکل چپ۔۔زیادہ منہ چلائے گی نہ تو تجھے جو شیخ کو ان چھ بھیجنے کا وعدہ ہے نہ وہ توڑ دوں گا اور تیری زبان ہمیشہ کے لئے بند کر دوں گا۔۔"

لڑکی ڈر کے پیچھے دیوار سے لگ گئی۔۔

"یا اللہ تو ہی مالک ہے۔تو ہی قادر ہے۔میری مالک مجھے بچا لے ان سے۔میری عزت کی حفاظت کر مالک۔میرے اللہ کوئی فرشتہ بھیج دے مالک میری مدد فرما مالک۔۔"

لڑکی مسلسل دل میں دعائیں کر رہی تھی اور بیشک اللہ ہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

"ہیلو۔۔"اسفند ایک ضروری کیس کی فائل کو پڑھ رہا تھا کے گھر سے کال آتی دیکھ کر فوراً فون اٹھایا۔۔

"جی میں نازلی بول رہی ہوں۔۔"

"ہاں ناز بولو۔۔خیریت۔۔اس وقت کال کی۔۔"

"اسفند وہ مجھے کچھ ضروری چیزیں چاہیے تھی۔۔اپ اتے ہوئے لے ائیں گے کیا؟"

نازلی نے لہجے میں معصومیت سموتے ہوئے کہا۔

"ہاں کہو کیا چاہیے میں لے آؤں گا۔"اسفند نے فوراً پین اور پیپر اٹھایا تاکہ ساری چیزیں نوٹ کر سکے۔۔

"2 کوکومو۔۔2 کرکرے مسالا فلیور لارج پیک۔۔2 کوک۔۔2 چیز فلیور لیز۔۔بس یہی تھوڑی سی چیزیں لے ایئے گا۔۔"

"یہ ضروری سامان ہے ناز؟؟"اسفند نے حیرت سے پوچھا۔۔

اگر پولیس سٹیشن میں کسی کو پتا چلتا کے سخت پولیس افسر اسفندیار خان جو غلطی کی گنجائش نہیں چھوڑتا۔۔جس کے نام سے دشمن کانپتے ہیں۔۔جس کی سنجیدہ طبیعت کی وجہ سے افسر بولنے سے پہلے سوچتے ہیں۔۔وہ اپنی بیوی کے لئے کوکومو خریدتا ہے تو یقیناً ان لوگوں پر غشی طاری ہو جاتی۔۔

"جی وہ رات کو میرا اور زاری کا مووی دیکھنے کا پلان ہے تو رات دیر تک جاگیں گے تو بھوک لگے گی تو بس اس لئے منگوا رہی ہوں۔۔صدام لالہ گھر نہیں ہیں اس لئے اپ کو بتایا۔۔"نازلی نے آہستہ آواز میں جواب دیا۔۔

"اچھا ٹھیک میں لے آؤں گا چلو اب فون رکھو میں ضروری کام کر رہا ہوں۔۔گھر اکے بات کریں گے۔"

"ٹھیک ہے اللہ حافظ۔۔"اسفند نے تاسف سے فون سکرین کو دیکھا۔۔

"اب تو ضرور رخصتی جلدی کروانی پڑے گا ورنہ پوری زندگی ان محترمہ کے لئے کوکو موہی خریدتا رہوں گا۔"اسفند نے بڑبڑاتے ہوئے موبائل فون ٹیبل میں رکھ دیا۔

"ہاں جابر بولو۔۔کوئی خبر ملی اس کی بارے میں۔۔۔۔۔ٹھیک ہے۔۔اس پر نظر رکھو کیا کررہا کہاں جارہا سب کی انفارمیشن چاہیے مجھے۔"دوسری طرف سے کچھ کہا گیا۔

"نہیں ابھی کوئی ایکشن نہیں لو۔وقت آنے پر اسکو اسکی انجام تک پہنچا دیا جائے گا۔" پر سرار مسکراہٹ سجائے وہ شخص نہ جانے کس پر عذاب بن کر ٹوٹے گا۔۔

ذروا کو شام میں ہی زنیرہ خان کے انے کا مقصد پتا چلا۔۔شام میں بڑوں کی ایک محفل جمی جس میں زنیرہ خان نے ولی خان کے لئے ذروا جمال خان کا ہاتھ مانگ لیا۔۔

یہ بات ذروا کے ساتھ ساتھ گھر والوں کے لئے بھی حیرت کا باعث تھی۔مگر جمال خان کے ہاں نے تو گویا ذروا پر حیرتوں کے پہاڑ توڑ دیے۔۔

یہ چیز اسکے لئے ناقابل برداشت تھی کہ ایک بار پھر اسے ایک ایسے انسان کے ساتھ منسوب کیا جارہا تھا جس کی نظر میں اسکی کوئی اوقات نہ تھی۔مگر دکھ اس بات کا زیادہ

تھا کے گھر والوں میں سے کسی نے اس کی رضا جاننے کی کوشش بھی نہ کی۔۔

پچھلے دو گھنٹے سے وہ نہ جانے ہاتھوں کی لکیروں میں کیا ڈھونڈ رہی تھی۔۔خاموش آنکھیں اپنے اندر عجب سی اداسی لئے ہوئے تھیں۔۔

"زاری۔۔"اسفند نے دھیرے سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا اور آرام سے اسکے ساتھ صوفے پر بیٹھ گیا۔۔

"میں اپنی پیارے سے بچے کے لئے ایک گفٹ لایا ہوں۔۔"اور ساتھ ہی خوبصورت سا بریسلٹ جیب سے نکال کر زاری کے ہاتھ میں دیا۔۔

"یہ تمہارے پاس ہونے کی خوشی میں۔۔"اسفند ہمیشہ ذرواکو اپنی اولاد سمجھتا تھا۔ بڑے ہونے کی وجہ سے ہمیشہ ذرواکا خیال رکھنا وہ خود پر فرض سمجھتا تھا۔

"یہ بہت خوبصورت ہے لالہ۔۔بہت شکریہ اپ کا۔۔"ذروا نے محبّت سے گولڈ کے خوبصورت بریسلٹ کو چھوا۔

"تم جانتی ہو بابا جان نے تمہارا رشتہ پکا کر دیا ہے ولی خان سے میری برات کے دن تمہارا نکاح ہوگا ولی سے۔۔"

"جی جانتی ہوں میں۔۔"

"کیا تم خوش ہو زاری۔۔ کیا تمہاری رضا شامل ہے اس نکاح میں۔۔"

"کیا فرق پڑتا ہے لالہ میری رضا شامل ہو یا نہ ہو بابا نے فیصلہ کر دیا ہے تو یہ اٹل ہے پھر۔۔" زاری نے جھکے سر لئے آہستہ آواز میں جواب دیا۔۔

"بیٹیاں خدا کی طرف سے رحمت ہوتی ہیں۔ جب تم پیدا ہوئی تھی نہ بابا جان نے پورے سوات میں میٹھائی بانٹی تھی۔ میں پورا دن تمہیں گود میں لیے پھرتا تھا اور صدام۔۔ ہمم وہ تو اپنی توتلی زبان میں تمہیں زاری زاری کہتا تھا۔ تم ہماری جان ہو زاری۔ بیٹیاں اور بہنیں تو مان ہوتی ہیں، فخر ہوتی ہیں ان سے گھر روشن ہوتے ہیں یہی تو باپ بھائیوں کے سر فخر سے ہمیشہ اونچا رکھتی ہیں کبھی جھکنے نہیں دیتی انہی کی بدولت تو باپ اور بھائی معاشرے میں فخر سے سینہ چوڑا کر کے چلتے ہیں۔ تم ہمارے لیے سب سے اہم ہو۔۔ تمہاری خوشی سب سے زیادہ مقدم ہے۔"

زاری نے بھیگی پلکیں اٹھا کر محبّت سے اپنے لالہ کو دیکھا جنہیں رشتوں کے مان اور تقدس کا ہمیشہ خیال تھا۔ سچ کہتے ہیں باپ اور بھائیوں کا تحفظ اور مان ہی عورت کو باوقار اور بااعتماد بناتا ہے۔۔

"میرے لئے آپکی محبّت سب سے اہم ہے۔ مجھے اس رشتے سے کوئی مسئلہ نہیں۔ اللہ کے بعد بابا اور آپ پر سب سے زیادہ بھروسہ ہے اپ لوگ میرے لئے غلط فیصلہ

نہیں کر سکتے کبھی۔مجھے یقین ہے اس بات پر۔"ذروا نے محبّت سے اپنے لالہ کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔

"خوش رہو میری جان۔۔اللہ تمہیں ہر بری نظر سے محفوظ رکھے۔"اسفند نے محبّت سے ذروا کے سر پر بوسہ دیا۔

امی کہا کرتی ہیں کہ یہ بیٹیاں بھی کسی رحمتیں ہیں

مانگی کسی اور نے اور ملں کسی اور کو جانی ہیں

NEW ERA MAGAZINE.com

نازلی سیڑھیاں پھلانگتی نیچے ائی اور اتے ساتھ ہی دادی کے سر پر کھڑی ہو گئی۔۔

"دادی آپ پھر انگور کھا رہی ہیں اپ کو پتا ہے نہ انگور سے اپ کی شوگر زیادہ ہو جاتی ہے پر نہیں اپ نے تو میری ایک بات نہیں سننی۔۔"نازلی نے کمر پر دونوں ہاتھ رکھتے ہوئے سنجیدگی سے دادو کو دیکھا۔۔

"اررررے۔۔تھوڑے سے ہی تو کھائے ہیں میں نے اور ویسے بھی وہ ٹی وی پر آتی ہیں نہ ایک ڈاکٹر صاحب وہ کہتی ہیں انگور سے شوگر زیادہ نہیں ہوتی بلکل بھی۔۔"دادی نے ایک اور انگور منہ میں ڈالتے ہوئے آرام سے جواب دیا۔

"کس ڈاکٹر نے کہہ دیا یہ۔۔"نازلی نے مشکوک لہجے میں پوچھا۔۔

"وہ نہیں ہیں اپنی ڈاکٹر زبیدہ آپا انہوں نے۔۔"

"دادی توبہ کریں یار اپ تو۔۔زبیدہ آپا تو ڈاکٹر نہ تھی اور اب تو وہ حیات بھی نہیں ہیں کیوں ان کے سر جھوٹ ڈال رہی ہیں۔۔"نازلی نے صدمے سے کہا۔

"اچھا ہو گی پھر کوئی اور ڈاکٹر۔۔اب ہر وقت مجھے سمجھایا نہ کرو تم۔۔"دادی نے فورا دامن بچایا۔۔

"ارے مجھ ادنی سی بندی کی کیا اوقات جواب کو سمجھاؤں اپ کو تو میرے بیچارے دادا نہ سمجھا سکے اور یہی دکھ لے کر دنیا سے چل بسے۔۔"نازلی نے دکھی لہجے میں دادی سے کہا مگر آنکھوں کی شرارت ہنوز قائم تھی۔۔

ابھی دادی کوئی جوابی کاروی کرتیں وہاں اسفندیار آگیا۔۔

"اسفند سمجھاؤ اپنی اس چھوٹی سی بیوی کو زمین سے نکلی نہیں ابھی سہی سے اور مجھے سمجھاتی ہے۔"دادی نے غصّے سے نازلی کو گھورا۔۔

"اررے پیاری دادی زمین سے تو میں نکل ائی ہوں باقی عمر میری 20سال ہے مگر ماشاءاللہ عقل میں آپکو بھی پیچھے چھوڑتی ہوں۔۔۔"نازلی نے شرارت سے کہتے ساتھ ہی ڈور لگادی پیچھے دادی نے گھور کر اس آفت کو دیکھا۔۔

"چھوڑیں اپ اس کو میں ڈانٹوں گا اسے۔۔"اسفند نے مسکراہٹ چھپاتے ہوئے کہا۔

"خبردار اسکو کچھ کہا یہ تو میری جان ہے میرے جلال کی نشانی ہے اسکو دیکھ کر ہی جیتی ہوں میں ورنہ اس کا باپ تو پردیس جا کے ماں کو بھول ہی گیا ہے۔"دادی نے اداسی سے کہا۔۔

"اگر اتنی ہی عزیز ہے تو لڑتی کیوں رہتی ہیں ایک دوسرے سے اور آپ دونوں کو دیکھ کر ٹام اور جیری بھی توبہ کرتے ہوں گے۔۔"

"یہ تو ہمارا یارانہ ہے تم نہیں سمجھو گے۔"کہتے ساتھ ہی ایک اور انگور منہ میں ڈال لیا۔

"اچھا میرے کام کا کیا بنا۔ملی کیا وہ تمہیں۔۔"دادی نے فوراً سنجیدگی سے پوچھا۔

"ڈھونڈ رہا ہوں دادو جلد مل جائے گی انشااللہ آپ دعا کریں بس۔۔"

"میں تو ہر وقت بس اپنے بچوں کی خوشیوں کی ہی دعا کرتی ہوں اللہ پاک میرے بچوں کے حق میں بہتر کرے بس۔۔۔"

"آمین۔۔"

"دادو آمین۔۔۔"

"سر یہ اے ایس پی اسفندیار بہت اونچی اڑان بھر رہا ہے۔اس نے ہمارے جعلی عدوایات بنانے والے کارخانے پر ریڈ کر کے ہمارا بہت نقصان کر دیا ہے۔"چودھری طاہر کے خاص بندے فضل نے فوراً اطلاع دی۔

"یہ افسر مجھ سے پنگا لے کر اپنی قبر خود کھود رہا ہے۔"چودھری طاہر نے غصّے سے ہاتھ ٹیبل پر مارا۔۔

"اب وقت آگیا ہے کے اسفندیار خان کو معلوم ہو جائے کے اس نے کس کے ساتھ پنگا لیا ہے۔۔"

⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜⚜

"نازلی اور ذرواتم دونوں کو جو کچھ بھی خریدنا ہے نہ آج صدام کے ساتھ جا کر خرید لینا شادی میں بس تین ہفتے رہ گئے ہیں اور میں چاہتی ہوں سب کچھ جلدی جلدی ہو جائے خیر سے۔۔"آسیہ خان نے صوفے کے کشن کور چینج کرتے ہوئے کہا۔۔

"میں ان دونوں کے ساتھ کہیں نہیں جاؤں گا یہ دونوں بہت خوار کرواتی ہیں بندے کو۔۔اب بندہ پوچھا کے جب ایک چیز پسند آگئی ہے تو لے لو یہ ہزار دکانیں پھرنے کی کیا تک بنتی ہے۔۔"صدام نے ہاتھ کھڑے کرتے ہوئے صاف انکار کر دیا۔

"ہاں تو تم نہ جاؤ ہم اسفند لالہ کے ساتھ چلے جائیں گے ویسے بھی وہ ہمیں کبھی بھی

شاپنگ کے دوران تنگ نہیں کرتے۔"ذروا نے فوراً اپنے اسفند لالہ کی سائیڈ لی۔

"وہ اس لئے کچھ نہیں کہتے کیوں کے ان کی محبوبہ بھی ساتھ ہوتی ہیں۔"صدام نے شرارت سے کہتے ساتھ دانتوں کی نمائش بھی کر دی۔

صدام کی بات پر نازلی کا چہرہ تپ گیا اور فوراً بھڑک گئی۔

"فضول بکو مت۔۔"نازلی نے گھور کر صدام کو دیکھا۔۔

"کیا باتیں ہو رہی ہوں۔۔"اسفند نے آتے ساتھ نازلی کے ساتھ صوفے پر جگہ سنبھال لی۔۔

"کچھ نہیں بس اپ کی زوجہ سے چھوٹی موٹی باتیں ہو رہی ہیں۔"صدام نے شرارتی لہجے میں کہتے ساتھ اپنا چائے کا کپ ٹیبل سے اٹھالیا۔

"میری زوجہ سے باتوں کو چھوڑو اور یہ بتاؤ یہ تم یونیورسٹی کس خوشی میں نہیں جا رہے؟"اسفند نے صدام کو گھر کا۔۔

"میرے اکلوتے لالہ اور میری دو پیاری چھوٹی بہنوں کی شادی ہے۔۔گھر میں اتنے کام ہیں ایسے میں سب مجھے ہی تو دیکھنا ہے نہ۔بس اس لئے میں شادی تک یونیورسٹی نہیں جاؤں گا۔کیوں کے میرے کندھوں پر بہت بھاری ذمہ داریاں ہے۔"صدام نے آنکھیں گھماتے ہوئے کہا۔

"بلکل میرا بھائی بہت ذمہ دار ہے۔۔اور آج نازلی اور ذروا کو شاپنگ پر لے کر جا کے بھائی ہونے کا فرض ادا کرے گا اور اپنی ذمہ داری نبھائے گا۔"اسفند نے کہتے ساتھ ہی نازلی کا چائے کا کپ اٹھ لیا۔

"یہ میرا ہے۔"

"تم بھی میری ہی ہو۔"

نازلی نے گڑبڑا کر سب کو دیکھا پر سب اپنی باتوں میں مگن تھے۔

"چاچو سے بات کیوں نہیں کر رہی؟"اسفند نے ریلکس انداز میں ہاتھ صوفے کی پشت پر رکھ دیا اور دھیرے دھیرے نازلی کے بالوں کو چھونا شروع کر دیا۔

"کر لوں گی۔۔"نازلی نے دھیرے سے جواب دیا۔

"کب؟"

"جب دل کرے گا۔"

"اور یہ دل کب کرے گا؟"اسفند نے تحمل سے جواب دیا۔۔

"اپ چاہتے کیا ہیں؟"نازلی نے جھنجھلا کر اسفند کی بھوری آنکھوں کو دیکھا۔

"فقط تمہیں خوش دیکھنا چاہتا ہوں۔"نازلی کے کچھ کہنے سے پہلے ہی نیلو نے اسفند کو

کارڈ والے کے انے کی اطلاع دی۔

"اسکو بیٹھاؤ لیونگ روم میں، میں آتا ہوں۔" اسفند نے ایک خاموش گہری نظر ناز پر ڈال کر ایک سرد سانس کھینچی۔۔

تیرے جمال سے آنکھیں حسین ہیں میری

تیرے خیال سے دل میں چراغ جلتے ہیں

سانوں نہر والے پل تے بھلا کے

اہ سو ٹھرے ماہی کھتے رہ گیا

نیلو زور و شور سے گانے میں مصروف تھی۔ ساتھ ساتھ برتن دھونے کا سلسلہ بھی جاری تھا۔ اتنے میں کچن میں نازلی اور زاری کی انٹری ہوئی اور دونوں نے آنکھوں ہی آنکھوں میں ایک دوسرے کو اشارہ کیا اور چل پڑیں نیلو میڈم کو اصفر عرف نیلو کے اصفی کے خلاف بھڑکانے۔۔

"تم اس کا پُل پر انتظار کرتی رہنا اور وہ، وہ تو کسی اور ہی پُل کی تلاش میں نکلا ہوا ہے۔" زاری نے رازداری سے نیلو کو خبردار کیا۔

"کیا مطلب جی؟"نیلو نے حیرت سے پوچھا۔۔

"تمہیں پتا ہے آج تمھارے اصفر کو میں نے ساتھ والوں کی رابعہ کے ساتھ دیکھا بڑا ہنس ہنس کے باتیں کر رہے تھے دونوں۔۔"

"کیا۔۔اس اصفر کو تو میں پوچھتی ہوں میرے ساتھ تو کبھی ہنس کے باتیں نہیں کرتا اور کہتا ہے تم بھی اپنی بتیسی اندر رکھا کرو اور خود پرائی عورتوں سے باتیں کرتا ہے۔آج نہیں چھوڑوں گی میں اسے۔"نیلو نے برتن سینک پر پٹخے اور فوراً ان کی طرف چل دی۔

پیچھے نازلی اور ذروا کا فلک گشف قہقہہ گونجا۔

"شرم تو نہیں آتی تم دونوں کو دو پریمیوں کو جدا کرتے ہوئے۔"صدام نے تاسف سے دونوں کو دیکھا۔۔

"اررے اس میں شرم کیسی۔۔ہم نے تو نیلو کو سچ بتایا۔۔تاکے ابھی سے ہی نظر رکھے اصفر پر۔۔"ذروا نے گردن اکڑا کر کہا۔۔

"مجھے تو ولی لالہ پر بڑا دکھ ہوتا ہے کہاں تم آفت ان کے پلے پڑ گئی ہو۔۔"ابھی ذروا مزید کچھ کہتی کے نازلی فوراً بیچ میں بول گئی۔۔

"تم دونوں اپنی چونچیں بعد میں لڑا لینا پہلے مجھے یہ بتاؤ کیا سچ میں ولی لالہ کی پھپھو اور ان

کی بیٹی یہاں ارہی ہیں؟"

"ہاں۔۔سنا تو ہے پر تم فکر نہ کرو اپنے لالہ اس میڈم کو بھاؤ نہیں دیتے۔۔"صدام نے نازلی کو آرام سے کہا۔۔

"میں کیوں کرنے لگی فکر مجھے اپنے اسفی پر پورا بھروسہ ہے۔"نازلی نے فخر سے کہا۔

"ہاں یہی بھروسہ نیلو کو بھی اپنے اصفی پر تھا۔"صدام نے مزے سے کہتے ساتھ ہی کچن سے ڈور لگا دی۔۔

"یہ ہمیشہ میرا خون جلاتا ہے۔اللہ کرے اس کی بیوی اس کو سہی تگنی کا ناچ نچائے۔" نازلی نے فورا اپنی طرف سے صدام کو بددعا دے ڈالی۔۔

"آمین۔"

"آمین۔"ذروا نے فورا متفق ہو کر سر ہلا دیا۔

✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿✿

اسفند اسٹڈی میں ضروری فائل پڑھ رہا تھا کے اتنے میں موبائل فون کی بیل بجی۔

"ہیلو اے ایس پی اسفندیار خان سپیکنگ۔"

"بڑی اونچی اڑان بھر رہے ہو افسر۔میرے لئے تمہارے پر کاٹنا کوئی مشکل نہیں۔

اگر تمہیں مہلت دے رہا ہوں تو زیادہ اونچا مت اڑو۔"

"تمہاری کیا اوقات جو تم مجھے مہلت دینے لگے۔ تمہارا تو اپنا ٹائم قریب ہے۔"

"تم آگ سے کھیل رہے ہو لڑکے۔ یہ آگ تمہیں خاکستر کر دے گی۔" اسفند نے آرام سے چیئر کی پشت پر سر ٹکایا۔

"تم جیسے ناسوروں کے خاتمے کے لئے اگر مجھے آگ میں کودنا بھی پڑے تو میں اللہ کا نام لے کر کود جاؤں۔۔" چودھری طاہر نے غصے سے فون بند کر دیا۔

"تمہارے عبرت ناک انجام کا وقت قریب ہے چودھری طاہر قریب ہے۔"

ہے جرم اگر وطن کی مٹی سے محبّت

یہ جرم سدا میرے حسابوں میں رہے گا

"ایک منٹ زاری رک جاؤ۔" لان میں جاتی ذرواکے قدم ولی کو وہاں دیکھ کر رک گئے۔ پر اس کے واپس جانے سے پہلے ہی ولی نے اس کو آواز دیکھ کے روک لیا۔

"یہ تم مجھے دیکھ کر غائب کیوں ہو جاتی ہو جیسے گدھے کے سر سے سینگ۔" ولی نے مسکراتے ہوئے پوچھا۔

"بہت پرانا ہو گیا ہے یہ محاورہ۔۔"زاری نے ناک سے مکھی اُڑائی۔

"چلو گدھے کی جگہ گدھی کہہ دیتا ہوں محاوروں کی لسٹ میں ایک اور ایڈیشن ہو جائے گا کیا خیال ہے؟"ولی نے مزے سے کہا۔

"مجھ سے فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔میں کچھ بھولی نہیں ہوں یاد رکھیے گا یہ بات۔"ذروا نے غصّے سے کہا۔۔ولی نے دو قدم ذروا کی جناب بڑھائے۔

"میں تو ابھی تم سے فری ہوا ہی نہیں۔۔اور ویسے بھی میں چاہتا بھی نہیں کہ تم کچھ بھولو۔کیونکہ میں بھی کچھ نہیں بھولا کے کیسے تم مجھے چھپ چھپ کر دیکھتی تھی۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ولی نے شرارت سے ماضی کا حوالہ دیا۔

"بیوقوف تھی تب میں مگر اب نہیں ہوں۔"

"بیوقوف تو تم اب بھی ہو پر مجھے بہت پیاری ہو بس ایک بار میری دسترس میں اجاؤ تمہارے سارے گلے ختم کر دوں گا۔"ولی نے معنی خیزی سے کہتے ہوئے قدم اندر کے جناب بڑھا دیے۔پیچھے ذروا سرخ چہرے سمیت صرف ولی کی پشت کو گھور ہی سکی۔

گنگناتے ہوئے آنچل کی ہوا دے مجھ کو

انگلیاں پھیر کے بالوں میں سلادے مجھ کو

جس طرح فالتو گلدان پڑے رہتے ہیں

اپنے گھر کے کسی کونے سے لگادے مجھ کو

یاد کر کے مجھے تکلیف ہی ہوتی ہو گی

ایک قصہ ہوں پرانا سا بھلادے مجھ کو

ڈوبتے ڈوبتے آواز تری سن جاؤں

آخری بار تو ساحل سے صدا دے مجھ کو

میں ترے ہجر میں چپ چاپ نہ مر جاؤں کہیں

میں ہوں سکتے میں کبھی آ کے رلادے مجھ کو

دیکھ میں ہو گیا بدنام کتابوں کی طرح

میری تشہیر نہ کر اب تو جلادے مجھ کو

روٹھنا تیرا مری جان لیے جاتا ہے

ایسے ناراض نہ ہو ہنس کے دکھا دے مجھ کو

رات کے دو بج رہے تھے جب اسفند نے گھر میں قدم رکھا۔لاؤنج میں قدم رکھا ہی تھا کے سامنا کا منظر دیکھ کر عجیب سی دل میں ٹھنڈک اترتی محسوس ہوئی۔نازلی لاؤنج کے صوفے پر اڑی ترچھی سو رہی تھی۔

اسفند جب بھی کسی اہم کیس میں مصروف ہوتا تو رات کو اکثر لیٹ آیا کرتا تھا۔تب آسیہ خان رات دیر تک جاگ کر اسفند کو اپنے سامنے کھانا کھلا کر سونے جاتی تھیں۔ لیکن جب سے دادی نے اسفند کے رات کے کھانے کی ذمہ داری نازلی پر لگائی تب سے رات دیر تک جاگنے والی ڈیوٹی نازلی نے سنبھال لی۔

سچ کہتے ہیں ماں اور بیوی دونوں ایک مرد کی زندگی کو خوبصورت بنا دیتی ہیں۔ایک اگر اس دنیا میں لاتی ہے تو دوسری دنیا سنوار دیتی ہے۔

"ناز۔۔۔"اسفند نے دھیرے سے نازلی کی رخسار کو چھوا۔

"آ گئے آپ۔"نازلی بچوں کی طرح آنکھیں ملتے ہوئے اسفند سے پوچھا۔

بکھرے بال، سرخ نیند سے بھری آنکھیں، سرخ چھوٹی ناک جو زکام کی شدّت سے لال تھی۔اس عجیب حلیے میں بھی نازلی اسفند کو اتنی پیاری لگی کے دل چاہا کے چھپا کر

بس اپنے دل میں رکھ لے اسے۔ سب سے دور۔۔ ہر دکھ سے دور۔۔۔ ہر بری نظر سے دور۔۔۔

"ہاں میں آگیا۔ تم کھانا گرم کرو میں فریش ہو کر آتا ہوں۔" اسفند نے محبّت سے نازلی کے بالوں کو چھوا اور فرش ہونے چلا گیا۔

"اسفی۔۔ اپ پلاؤ کھالیں آج۔" نازلی نے انگلیاں مروڑتے ہوئے اسفند سے کہا۔

"نہیں یار تمہیں پتا ہے نہ میں رات کو چاول وغیرہ کھانا کچھ خاص پسند نہیں کرتا۔ تم مجھے روٹی دے دو بس۔۔" اسفند نے کچن میں موجود چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

"وہ۔۔ دراصل روٹی میں نے بنائی ہے اور وہ گول نہیں بنی۔۔"

"تو کیا فرق پڑتا ہے۔۔ جیسی بھی ہے میری بیگم نے بنائی ہے مجھے منظور ہے لاؤ جلدی سے بہت بھوک لگی ہے۔"

"اپ کو عجیب نہیں لگتا یہ عجیب نقشے والی روٹی۔۔"

"روٹی کھانے کی لئے ہوتی ہے اور میری نازلی کے ہاتھ کی روٹی میں خوشی خوشی کھانے کو تیار ہوں چاہے وہ چین کا نقشہ ہو یا کولے کی کان۔۔" اسفند نے مسکرا کا کھانا شروع

کر دیا۔۔

"اس کا مطلب ہے میں اب روٹی بنانے کی کوشش ترک کر دوں کیوں کے اپ تو میرے ہاتھ کی ایسی روٹی بھی کھانے کو تیار ہیں۔"نازلی نے مزے سے کہا۔

" بلکل نہیں۔کوکنگ ایک آرٹ ہے اور میں چاہتا ہوں میری نازلی اس آرٹ میں مہارت حاصل کرے۔"اسفند کی بات پر نازلی کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔۔

"کتنے تیز ہے ہیں اپ قسم سے۔۔میں تو سمجھی اب روٹی کو گول کرنے میں جان توڑ محنت نہیں کرنی پڑے گی پر آپ نے تو میرے سارے ارمانوں پے پانی پھیر دیا ہے۔" نازلی نے منہ بسورتے کہا۔۔

نازلی کی بات پر اسفند نے مشکل سے اپنے قہقہے کا گلا گھونٹا اور چہرے پر سنجیدہ تاثرات سجا کر کہا۔

"تو کیا میں ساری زندگی چین کا نقشہ کھاتا رہوں گا کچھ بہتری تو آنی چاہیے نا۔۔۔"

"اچھا چھوڑیں ان باتوں کو۔۔۔کیا ہم روٹی کی باتیں لے کر بیٹھ گئے ہیں۔"نازلی فورا اصل موضوع کی طرف آئی۔۔

"اسفی اپ کو پتا ہے ولی لالہ کی پھپھو اور ان کی بیٹی سارہ اس ہفتے رہنے اُرہی ہیں شادی تک یہی رہیں گی۔۔"نازلی نے اپنی طرف سے بڑی اطلاع دی تھی مگر آگے سے اسفند

کے ھمم نے اسکے جوش کو جھاگ کی طرح بیٹھا دیا اور اسے نئ فکر لاحق ہو گئ۔

"آپکو یاد ہے فنرا پھپھو چاہتی تھی کہ سارہ کی شادی آپ سے ہو جائے پر آپکے نصیب میں تو مجھ جیسی اتنی حسین لڑکی لکھی ہوئی تھی۔۔اپ کتنے خوش نصیب ہیں نہ اسفی۔"

نازلی کی بات پر اسفند نے گہری نظر اس پر ڈالیں۔۔

"تم جو سوچ رہی ہو۔۔وہ میں سمجھ چکا ہوں نازلی۔۔پر میری ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا۔ اگر جسم میں دھڑکتا دل ایک ہوتا ہے۔۔تو اس ایک دھڑکتے دل میں راج کرنے والی ملکہ بھی ایک ہی ہوتی ہے۔۔اور میری ملکہ صرف تم ہو۔۔"اسفند کی بات پر ایک خوبصورت مسکراہٹ نے نازلی کے چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔

"مجھے ایک ضروری فائل پڑھنی ہے تم چائے میرے کمرے میں دے جاؤ۔۔"

"اسفی۔۔"

"جی جان اسفی۔۔"

"عشاء کی نماز پڑھ لیجئے گا۔۔"اسفند نے مسکراتے ہوئے سر ہلا دیا۔۔۔

"چودھری طاہر کا کیس کہاں تک پہنچا ہے۔۔آخر کب تک یہ کیس لٹکا رہے گا اور

کب تک یہ ناسور ہماری جڑیں کھوکھلی کرتا رہے گا۔" ولی نے اسٹڈی روم میں ادھر سے ادھر ٹہلتے ہوئے کہا۔۔

"اسکے جعلی ادویات بنانے والے کارخانے پر ریڈ کر کے اس کو ایکسپوز کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ سالہ کسی اور ہی کے نام پر یہ کارخانہ چلا رہا تھا تفتیش کی گئی اصل نام چودھری طاہر کا نکلا ہی نہیں۔۔"

"اس کو پکڑنے کے لئے ضروری ہے کے جو بھی ثبوت ہو وہ ٹو دی پوائنٹ ہوں تاکہ اسے نہ صرف میڈیا کے سامنے اکسپوز کیا جائے بلکہ پھانسی کے تختہ دار تک پہنچا دیا جائے۔۔" اسفند نے کافی کا کپ ولی کے آگے کرتے ہوئے کہا۔

"مجھ سے مزید صبر نہیں ہو سکتا۔ میں جلد اس گھٹیا انسان کا انجام دیکھنا چاہتا ہوں۔" ولی کی انکھیں غصّے کی شدّت سے سرخ تھیں۔۔

"یہاں بات صرف تمہاری نہیں بلکہ ان لڑکیوں کی بھی جن کو یہ گھٹیا انسان باہر کے ممالک میں بیچنا چاہتا ہے۔ ہمارا سب سے پہلا فرض ان لڑکیوں کو خیر سے ان کے گھر والوں تک پہنچانا ہے اور چودھری طاہر کو اور ان تمام ناسوروں کو جو اس ملک کو کھوکھلا کر رہے ہیں ان کو ان کے انجام تک پہنچانا ہے۔" اسفند کے لہجے میں چٹانوں جیسی پختگی تھی۔۔

"فکر مت کرو جلد ظالم کو اس کے ظلم کا حساب دینا ہو گا۔۔"

"انشااللہ۔۔"

ولی کی پھپھو اپنی بیٹی سارہ کے ہمراہ احمد ولا تشریف لا چکی تھیں۔ صدام کے چٹکلے محفل کو زعفران کر رہے تھے جب کے دوسری طرف نازلی خونخوار نظروں سے سارہ کو دیکھ رہی تھی جو مسلسل اسفند کو اپنی نظروں کے حصار میں لیے ہوئی تھی۔

"ہاں بھائی لڑکیوں کچھ کھانا بنانا آتا بھی ہے یا وہی پہلے کی طرح نکمی ہی ہو دونوں۔" فضا خان نے اپنا رخ روشن نازلی اور ذروا کی طرف کیا اور انکی بات سن کر دونو گڑبڑا گئیں۔

"ہاں ہاں بہت لذیذ پکوان بناتی ہیں میری پوتیاں تم کبھی آنا فرست سے تو ضرور بنا کے دیں گی یہ تمھیں اپنے ہاتھ کے لذیذ پکوان۔" دادی نے فوراً پوتیوں کی حمایت کر ڈالی پر یہ حمایت بیچاریوں کے گلے پڑ گئی۔

"فرسٹ کیسی چچی جان۔۔ شادی تک یہیں ہوں میں آرام سے کل بنا کے کھلا دیں مجھے میری سارہ تو گھر کے ایک ایک کام کو خود اپنے ہاتھوں سے کرتی ہے۔ میرے کہنے کی ضرورت بھی نہیں ہوتی اور پورا گھر سنبھال لیتی ہے میری بیٹی۔۔اب میں بھی دیکھوں کیسا کھانا بنا کے دیتی ہیں اپ کی پوتیاں۔" فضا خان نے شاطرانہ مسکراہٹ سجا کر کہا۔

اور نازلی اور ذروا نے مسکین تاثرات چہرے پر سجائے ایک دوسرے پر فاتحہ پڑھ دی۔۔

"نیلو بات سنو۔" ذروا اور نازلی نے آہستہ آواز میں نیلو کو مخاطب کیا جو کچن کی کھڑکی سے اصفر عرف اصفی پر نظر رکھے ہوئی تھی۔

"یہ پیسے لو اور اصفر سے کہو کے گلی کے آخر میں جو نیا ریسٹورنٹ کھلا ہے وہاں سے فاسٹ فوڈ کھانا لے آئے۔"

"پر نازلی بی بی کھانا تو اپ دونوں کو تیار کرنا تھا نہ۔۔" نیلو نے پریشانی سے پوچھا۔۔

"ہم کیا پاگل ہے جو خود بنانے بیٹھ جائیں گے۔۔اول تو ہم دونوں سے کچھ اچھا بنے گا نہیں اور اگر بن بھی گیا تو کونسا انہوں نے ہماری تعریف کرنی ہے الٹا نقص ہی نکالیں گی وہ۔۔"

"اچھا تم جاؤ جلدی جلدی جا کر اس سے کہو کہ یہ سارا سامان جو لسٹ میں لکھا ہے یہ لے کر آئے۔۔اور یہ لو پیسے۔۔۔"

"یہ اصفر آیا کیوں نہیں ابھی تک۔۔" ذروا نے پریشانی سے گھڑی کو دیکھا جو دوپہر کا ڈیڑھ بجا رہی تھی۔ دو بجے سب نے ڈائننگ پر آ جانا تھا۔

نازلی اور ذروا نے نیلو کو سب پر نظر رکھنے کے لئے بھیجا ہوا تھا۔۔

"بی بی یہ لیں سارا سامان۔۔"اصغر نے کچن میں سامان لاتے ہوئے کہا۔۔

"کہاں رہ گئے تھے اتنی دیر سے آئے ہو۔۔

"وہ جی ذروا بی بی میں تو جا ہی رہا تھا پر۔۔۔۔۔"

"ذروا تم چھوڑو ساری باتیں اور یہ کھانا ڈالو۔۔میں پلیٹس باہر رکھ کر آتی ہوں۔" نازلی نے کہتے ساتھ قدم کچن سے باہر بڑھا دیے۔۔

"کھانا تو بہت بنا لذیذ ہے کیوں فضہ سہی کہہ رہی ہوں نہ میں۔۔"دادی نے فضا بیگم پر طنزیہ مسکراہٹ اچھالتے ہوئے کہا۔۔

"جی سچ میں اپ کی پوتیوں نے کمال کر دیا ہے۔"فضا خان نے مجبوراً کہا۔۔

"بلکل اتنا اچھا ذائقہ ہے کھانے کا جیسے کسی ماہر شیف نے بنایا ہو کیوں اسفند۔۔"ولی نے مسکراہتے ہوئے اسفند سے کہا۔۔

"بالکل۔۔یہ گول روٹیاں تو ضرور نازلی نے بنائی ہوں گی کیوں نازلی سہی کہہ رہا ہوں نہ میں۔۔"

NEW ERA MAGAZINE .COM
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میری بہو تو کتنی اچھی روٹیاں بناتی ہے۔نازلی ذرا ذروا کو بھی سیکھا دینا اس سے روٹی گول نہیں ہوتی۔۔"آسیہ بیگم نے محبّت سے کہا۔۔

پر نازلی اور ذروا دونوں ہونقوں کی طرح صرف اسفند اور ولی کی شکل دیکھ رہی تھیں۔

کیوں کے وہ سمجھ گئیں تھی کے کھانا اصفر کے بجائے اسفند اور ولی لائے ہیں۔۔

"شرم تو نہ آئی تم دونوں کو جھوٹ بولتے ہوئے۔۔"اسفند نے دونوں کو شرمندہ کرنے کی کوشش کی جس میں وہ کچھ خاص کامیاب نہ ہو سکا۔۔

"تو کیا کرتے ہم لالہ فضہ پھپھو نے تو ویسے بھی نقص ہی نکالنا تھا چاہے ہم جتنا مرضی اچھا کھانا بنا لیتے۔۔ابھی اپ نے دیکھا نہیں کیسے اتنے اچھے کھانے پر بھی زبردستی تعریف نکلی ہے ان کے منہ سے۔۔"

"تم میرے سامنے میری پھپھو کی برائی کر رہی ہو زاری۔۔"ولی نے حیرت سے کہا۔

"تو سچ ہی تو کہہ رہی ہوں۔۔وہ جب بھی آتی ہیں مجھے اور نازلی کو ذلیل ہی کرنے آتی ہیں۔۔"ذروا نے تمام لحاظ بلا طاق رکھتے ہوئے کہا۔۔

"تم بھی کچھ کہہ لو ناز۔۔"اسفند نے جھکے سر لیے کھڑی نازلی سے کہا۔پر نازلی کے

جواب پر اسفند اور ولی نے حیرت سے دونوں کو دیکھا۔۔

"میں کیا کہوں ذروا نے ساری کسر پوری جو کر دی ہے۔۔"

"اگر ہم بتا دیتے کے کھانا تم دونوں نے نہیں بنایا بلکہ ہم باہر سے لے کے آئے ہیں پھر کیا کرتی تم دونوں۔۔"

"ہم کیا کرتے۔۔ایکی ہی بے عزتی تھی کے دیکھو اسفند کی بیوی کو کچھ نہیں آتا۔۔آپکو ہی باتیں سننی پڑتی۔۔مجھے اور ذروا کو کون سا فرق پڑتا۔۔"

"چلو نازلی چلتے ہیں۔۔ہم بھی اپنے ہاتھ کا لذیذ کھانا کھالیں۔۔"دونوں نے ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ہوے کہا اور باہر چل پڑیں۔۔

"مجھے بعض دفعہ تمہاری اور اپنی قسمت پر حیرت ہوتی ہے۔۔کیا نمونے ہمارے پلے باندھ دیے اللہ پاک نے۔۔"ولی نے افسوس سے سر ہلا دیا۔۔

"سر ہمارے ایک خبری نے یہ اطلاع دی ہے کہ چوہدری طاہر کے خاص بندے فضل نے ایک کارخانے میں لڑکیوں کو قید کر رکھا ہے اور کل وہ ان سب لڑکیوں کو دوسرے ممالک سمگل کرے گا۔۔"اسفند کے ایک ماتحت تک نے اسے فورا خبر دی۔

"تو دیر کس بات کی ہے فورا فورس کو تیار کرو ہم آج ہی اس کارخانے پر ریڈ کریں گے۔ بہت جلد چودھری طاہر اور اس کے تمام حمایتی جیل کی سلاخوں کے پیچھے ہوں گے۔"

"باس کل یہ سب لڑکیاں اپنے اپنے انجام کو پہنچ جائیں گی۔پر مجال ہے جواب تک ان گلاب کی کلیوں کو چھوا بھی ہو۔ماں قسم دل بڑا للچا رہا ہے ان کلیوں کو چونے کا۔" فضل کے خاص آدمی نے خباثت سے کہتے ہوئے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

"ہاہاہا۔۔بہت بڑا کمینہ تو ہے چل جا کوئی ایک ان میں سے پسند کر۔۔۔اور جا عیاشی کر تو بھی کیا یاد کرے گا کسی سخی سے پلا پڑا۔" فضل نے مکروہ سا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔

"شکریہ باس۔۔" اور وہ لڑکھڑاتے قدموں سے کمرے کے کونے میں موجود نمرہ تک پہنچا۔

"چل حسینہ۔۔آج تیرے حسن کا دیدار کر لیا جائے۔"

"چھوڑو مجھے۔۔چھوڑو مجھے۔۔"

وہ بالوں سے پکڑ کر اسے گھسیٹ کر ایک بند کمرے میں لے گیا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"کیا سوچا تم نے اپنے اور ولی لالہ کے رشتے کے بارے میں۔۔"نازلی نے چپس کو منہ میں ڈالتے ہوئے پوچھا۔۔

"معلوم نہیں۔۔کیا کروں سمجھ نہیں آتی۔۔جب بھی ان کے اپنی طرف بڑھے قدم دیکھتی ہوں تو دل ایک انجانے خدشے کے تحت دھڑک اٹھتا ہے۔۔اگر انہوں نے پھر مجھے چھوڑ دیا۔۔اگر پھر مجھے اسی تکلیف سے گزرنا پڑا تو میں کیا کروں گی نازلی۔۔ میں پھر وہ درد وہ تکلیف برداشت نہیں کر سکتی۔۔"ذروا نے گلوگیر لہجے میں کہا۔۔

"تم پریشان نہیں ہو۔۔دیکھنا اللہ پاک تمہارے حق میں بہت بہتر کریں گے۔۔ تمہیں تمہاری محبّت ضرور مل جائے گی۔۔"نازلی نے صدق دل سے دعا دی۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"بھابی بیگم آپ نے ذروا کے لئے کپڑے لے لیے یا وہ بھی وہ خود پسند کرے گی۔۔ توبہ ہے آج کل کی لڑکیوں کے نخرے ختم نہیں ہوتے ہمارے ٹائم میں تو ساس جو کپڑے دیتی تھی ہم وہی پہنتے تھے پر اب تو سب بدل گیا ہے۔۔"فضہ خان نے طنزیہ لہجے میں زنیرہ خان سے کہا۔۔

"ایسی بات نہیں ہے فضہ۔۔شادی زندگی کا ایک اہم حصہ ہوتا ہے۔۔لڑکیوں کے ڈھیروں ارمان ہوتے ہیں ایسے میں اگر ہم اپنی من مرضی کریں تو یہ کوئی اچھی بات تو

نہیں ہوتی نہ۔۔"زنیرہ خان نے آرام سے جواب دیتے ساتھ اپنے دوپٹے کا گوٹا ٹھیک کرنے لگی۔۔

"کیا من مرضی بھابی بیگم۔۔یہ تو ساری تربیت کی بات ہے اب۔میری سارہ کو دیکھیں کیسے میری ہر بات کو آنکھ بند کر کے مانتی ہے۔۔ویسے بڑے ارمان تھے میرے ولی اور سارا کی شادی کی۔۔میرا پیارا ولی تک راضی تھا بس بیچ میں یہ ذرواآگئی۔۔"فضا خان کے لہجے میں ایک عجیب سی چبھن تھی۔۔

"یہ سب نصیب کی باتیں ہے فضہ۔جس طرح مجھے سارہ عزیز ہے اتنی ہی مجھے ذروا عزیز ہے۔۔ماضی میں جو ہوا وہ کسی کی سوچ میں نہ تھا بس چیزیں ایسے ہی لکھی تھیں۔" زنیرہ خان نے مصلحت سے جواب دیتے ہوئے بات ختم کر دی۔۔

مگر ایک وجود نے خود کو انگاروں میں جھونک دیا۔۔

"روکو زاری۔۔کیا بات ہے تم رو کیوں رہی ہو۔"فضہ خان کی بات سن کر ذروا کو اپنا وجود ناکارہ لگ رہا تھا۔۔محبّت کا جو بیج سالوں سے دل میں بس کر ایک تناور درخت کی شکل اختیار کر چکا تھا۔۔یک دم سے تیز ہواؤں سے ڈگمگانے لگا۔۔دل نے خوشی کے تو بس دو پل ہی محسوس کیے تھے اک آندھی نے پھر سے دل کو بنجر زمین کر دیا۔۔

"کچھ نہیں ہوا مجھے اور چھوڑیں میرا راستہ۔۔" ولی نے ذروا کو روتے دیکھ کر فورا استسفار کیا۔۔ مگر ذروا کے پھاڑ کھانے والے انداز میں جواب کو سن کر حیرت سے ذروا کو دیکھا۔۔

"کیا بات زاری۔۔ کیوں رو رہی ہو۔۔ کسی نے کچھ کہا ہے کیا۔۔ مجھے بتاؤ۔۔"

"آپ کو بتانے کا کیا فائدہ ہے جب آپ ہی میری ہر تکلیف کی وجہ ہیں۔۔" ذروا نے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

"میں۔۔ مگر میں نے کیا کہا تمہیں؟" ولی نے حیرت سے پوچھا۔۔ اس کے خیال میں تو اس کے اور ذروا کے بیچ حالات بہتر ہو رہے تھے پھر اچانک سے ذروا کے اتنا رونا اور روڈ انداز میں بات کرنا ولی خان کو ایک عجیب کشمکش میں ڈال چکا تھا۔۔

"جی اپ ہی وجہ ہیں۔۔ اگر آپکو سارہ اتنی ہی پسند تھی تو اس سے شادی کرتے نہ مجھے خود سے وابستہ کرنے کی کیا ضرورت تھی۔۔" ذروا نے چیخ کر جواب دیا۔۔۔

"میں نے کب کہا مجھے سارا پسند ہے۔ تم کیا بول رہی ہو۔۔ دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمہارا۔۔" ولی کو اب سہی میں تپ چڑ گئی۔

"دھوکے باز ہیں آپ۔۔۔ کبھی معاف نہیں کروں گی میں آپ کو۔" زاری روتے ہوئے وہاں سے بھاگ گئی۔۔

"ہاں بولو۔۔ٹھیک ہے میں آتا ہوں۔"ولی نے موبائل جیب میں رکھا۔

"تمہارا دماغ میں گھر آ کے سیٹ کرتا ہوں ذروا جمال خان۔۔"ولی فون جیب میں رکھتا لمبے لمبے ڈگ بھرتا باہر چلا گیا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

"ساری تیاریاں مکمل ہیں قاسم؟"اسفندیار نے اپنے ماہ تحت سے پوچھا۔

"جی سر بس آپ کے ایک حکم کا انتظار ہے۔"

"ٹھیک ہے اللہ کا نام لے کر آگے بڑھتے ہیں خدا ہمارا حامی و ناصر ہو۔"

اسفندیار اور اس کی پوری ٹیم نے اپنے قدم جنگل کے بیچ اس پرانی بلڈنگ کی طرف بڑھائے۔۔

"ادھے لوگ آگے سے جب کے باقی لوگ پیچھے سے حملہ کریں گے۔۔ مگر یاد رہے اندر موجود لڑکیوں کو نقصان نہیں پہنچنا چاہیے۔۔"

"جی سر۔۔"

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

"نیلو ایک کپ چائے بنا دو۔۔"صدام نے کچن میں جھانک کر کام کرتی نیلو سے کہا۔

"صدام لالہ بات سنیں ذرا۔۔"

"ہاں بولو کیا بات ہے کچھ پریشان لگ رہی ہو؟" صدام نے کچن میں قدم رکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"صدام لالہ۔۔ میں نے تھوڑی دیر پہلے ذروابی بی کو روتے ہوئے دیکھا۔۔ وہ ولی لالہ سے لڑ بھی رہیں تھی۔۔ پھر روتے ہوئے کمرے میں بند ہو گئیں۔۔ میں یہ بات نازلی بی بی کو بتانا چاہتی تھیں پر وہ بڑی بیگم کے ساتھ بازار گئی ہیں اس لئے آپکو بتا رہی ہوں۔ ذروابی کو ایسے کبھی نہیں دیکھا تو دل گھبرا رہا ہے۔۔" نیلو نے چائے کا پانی چھولے پر چڑھاتے ہوئے بتایا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"اچھا تم پریشان نہیں ہو۔۔ میں دیکھتا ہوں اسے تم بس چائے بنا کر ذروا کے کمرے میں دے جانا۔" صدام نیلو کو کہتے ہی ذروا کے کمرے کی طرف چل دیا۔

صدام نے کمرے میں قدم رکھا تو پہلی نظر بیڈ پر اوندھے پڑی روتی ہوئی ذروا پر پڑی جس کی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہیں تھی۔۔

صدام دھیرے دھیرے چلتا ذروا کے پاس بیڈ پر بیٹھ گیا۔۔

"کیا بات ہے میری بلی کیوں رو رہی ہے؟" صدام نے دھیرے سی ذروا کے سر پر ہاتھ

پھیرا۔۔

"صدام۔۔۔وہ مجھ سے شادی نہیں کرنا چاہتے وہ۔۔وہ سارہ کو پسند کرتے ہیں۔" ذروا نے روتے ہوئے صدام سے کہا۔۔

"اررے پگلی۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے ولی لالہ جیسے اتنے سوبر انسان سارہ جیسی لڑکی کو پسند کریں گے۔۔اور اگر مان لیا کہ وہ سارہ کو پسند کرتے ہیں تو کیا وہ سارہ سے پہلے ہی شادی نہ کرلیتے۔۔کون روکتا انہیں۔۔ تم بھی بلکل پاگل ہو۔۔وہ تم سے محبّت کرتے ہیں اور شادی بھی تم سے ہی کریں گے۔۔" صدام نے ہنستے ہوئے ذروا سے کہا۔۔

"سچ کہہ رہے ہو۔۔؟" ذروا نے تصدیق چاہی۔۔

"بلکل سچ۔۔ویسے بھی فضہ پھپھو اور سارہ کی نظر تو ہر خوبصورت اور ہینڈسم نوجوان پر ہوتی ہے۔۔ابھی کل کی ہی بات ہے مجھے کہتی ہے صدام جی مجھے شاپنگ پر لے جائیں۔ میں نے کہا سارہ بہن آپ اپنی امی کے ساتھ جائیں میری گاڑی میں پیٹرول نہیں ہے۔ توبہ بڑی مشکل سے جان بچی۔۔ویسے فضہ پھپھو پورا ارادہ رکھتی ہیں اپنی بد تمیز بچی کی شادی مجھ سے کروانے کا۔۔"

"تو تم کرلو نہ اس سے شادی تاکہ وہ میرے ہونے والے شوہر کی جان چھوڑے۔۔"

"ہیے کتنی مطلبی ہو تم۔۔۔اپنے سکون کے لئے مجھے قربان کرنے لگی ہو۔۔اور میں

کیوں کروں اس چڑیل سے شادی میں تو کسی پَری سے شادی کروں گا۔۔" صدام کی آنکھوں کے سامنے چھن سے کسی کی روتی خوبصورت آنکھیں ائیں۔۔

"ہاہاہا۔۔ تم جیسے جِن سے کون پری شادی کرے گی۔" ذروا نے ہنستے ہوئے کہا۔

"ایک بار مجھے میری پَری مل جائے پھر دیکھنا چٹ منگنی تے پٹ بیاہ والا سین کروں گا اور سارا خاندان میری دلہن دیکھ کر جل بھن جائے گا۔۔" ولی نے گردن اکڑ کر کہا۔۔

اور محبّت سے اپنی بہن کو دیکھا جس کو ہنسانے میں وہ پوری طرح سے کامیاب ہو گیا تھا۔

"اچھا اب اٹھو دونوں بہن بھائی ساتھ چائے پیتے ہیں۔" صدام زاری کے بال بکھرتا باہر چل دیا۔۔

تھوڑے دیر پہلے چہرے پر موجود مسکراہٹ سمٹ گئی اور ذروا ولی سے دو ٹوک بات کرنے کا ارادہ کرتی منہ دھونے چل دی۔۔

"میرا ایک بہت اہم کیس ہے آج دعا کرنا سب خیر سے ہو جائے۔۔"

نازلی نے کمرے میں آکر جب شاپنگ بیگ بیڈ پر رکھے اور موبائل چیک کیا تو اس میں اسفندیار کے ایک میسج آیا ہوا تھا۔۔ جس میں اہم کیس کے متعلق بتایا گیا تھا۔۔۔

"اللہ پاک اپ کو اپنے حفظ وامان میں رکھیں۔"نازلی نے فوراً جواب دے کر وضو کی نیت سے باتھروم کا رخ کیا۔

باہر نکل کے فوراجانماز بچا کر دو رکعت حاجت کے نفل پڑھے۔۔سلام پھیر کر فوراًاللہ کی برگاہ میں ہاتھ بلند کے۔۔

"اے پاک پروردگار تو رحیم ہے مالک۔۔تو سارے جہاں کو پالنے والا ہے تجھے تیرے رب ہونے کا واسطہ ہے اللہ میرے اسفند کو اپنے حفظ وامان میں رکھنا مالک انھیں شیطان کے شر سے محفوظ رکھنا مالک۔۔رحم فرمانا۔۔ان کی حفاظت کرنا۔۔"

"چھوڑو مجھے۔۔ تمہیں اللہ اور اس کے رسول کا واسطہ ہے مجھے چھوڑدو۔۔"

"چپ بلکل چپ۔۔آواز نہ ائے ورنہ تیری موت بد سے بدتر کردوں گا۔۔"وہ آدمی مسلسل اس لڑکی کے ہاتھ قابو میں کرنے کی کوشش کررہا تھا۔۔

ابھی وہ اس پر جھکتا اس سے پہلے کسی نے پیچھے سے پکڑ کو اس کو کھینچا۔۔۔

"کمینے تجھے تو اب میں بتاتا ہوں۔۔"اسفند یار نے مکوں اور گھونسوں سے اسے ادموا کر دیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"قاسم۔۔"

"جی سر۔۔"

"اس کو بھی گاڑی میں ڈالو باقیوں کے ساتھ۔۔اور اچھی طرف خاطر تواز کروان کی میں آتا ہوں۔۔"

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

"نمرہ۔۔بچے ڈرو نہیں میں پولیس افسر ہوں۔۔تم محفوظ ہو اب بچے گھبراؤ نہیں۔"
کمرے کے کونے میں ڈری سہمی نمرہ کی طرف اسفندیار دھیرے دھیرے قدم اٹھا ہے اور اس کے سامنے دوزانو بیٹھ گیا۔۔

"اپ مجھے گھر لے جائیں پلیز۔۔میرا بھائی میرا انتظار کر رہا ہو گا۔۔پلیز۔۔"

"ضرور بچے تمہارا بھائی بھی تمہیں بہت یاد کرتا ہے آؤ۔۔شاباش اٹھو۔۔"اسفند نے آرام سے سہارا دے کر نمرہ کو اٹھایا اور اپنے ساتھ گاڑی میں بیٹھا کر ولی کو فون ملایا۔

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

"ہیلو ولی۔۔ایک ایڈریس بھیج رہا ہوں وہاں فورا پہنچو۔باقی باتیں بعد میں کرتے ہیں تم آجاؤ جلدی سے۔۔"

⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘⚘

"بچے تم مجھے اپنا لالہ سمجھو۔۔ٹھیک ہے اب آرام سے بیٹھو ادھر۔۔پر سکون ہو جاؤ۔" اسفند نے نمرہ کو پولیس سٹیشن میں اپنے آفس میں موجود چیئر پر آرام سے بیٹھنے کا کہا۔

"میرا بھائی شیر وز۔۔اس سے ملوا دیں بھائی پلیز۔۔"نمرہ نے آنکھوں میں آنسو لئے اسفند سے کہا۔۔

"ہاں اسفند خیریت تم نے اتنے ارجنٹ میں کیوں بلوایا۔۔"ولی نے اندر آتے ساتھ اسفند سے پوچھا۔۔

"ہاں ولی تم آؤ۔۔ قاسم آپ نمرہ کو پانی وغیرہ دیں تب تک میں ولی سے کچھ ضروری بات کرلوں۔۔آؤ ولی میرے ساتھ۔۔"اسفند نے قاسم سے کہتے ساتھ ولی کی ساتھ کمرے سے باہر کی راہ لی۔۔

"ولی تم ابھی نمرہ کو اپنے ساتھ احمد ولا لے جاؤ۔۔"

"مگر کیوں۔۔۔اور ہے کون یہ لڑکی۔۔اور تمہارا کیا تعلق ہے اس سے۔۔"ولی نے تفتیشی انداز میں پوچھا۔۔

"نمرہ وہ منزل ہے جس کی تلاش مجھے کئی ماہ سے تھی۔"اسفند نے چہرے پر مسکراہٹ سجائے کہا۔۔

"مطلب؟"

"آؤ تمہیں سب بتاتا ہوں۔۔۔"

"نیلو بتا رہی تھی کہ تم رو رہی تھی۔۔۔" نازلی نے پریشانی سے ذروا سے پوچھا۔۔

"اففففف۔۔ یہ نیلو کی بچی نے ہر جگہ خبر پھیلا دی ہے۔" ذروا نے کوفت سے کہا۔۔

"بتاؤ تو سہی ہوا کیا ہے کیا کوئی بات ہوئی ہے۔۔ ولی لالہ نے کچھ کہا ہے کیا۔۔"

"ولی نے کہا نہیں بلکہ کر کے دکھایا ہے۔۔" ذروا کے بولنے سے پہلے ہی سارہ نے کمرے میں آ کر چہرے میں طنزیہ مسکراہٹ سجائے کہا۔۔

"کیا مطلب کیا ہوا؟" ذروا نے حیرت سے پوچھا۔۔

"ولی کسی لڑکی کو اپنے ساتھ گھر لایا ہے۔۔۔ لگتا ہے اس بار بھی تمہارے ہاتھوں میں مہندی ولی کے نام کی نہیں لگے گی۔۔"

"جھوٹ بول رہی ہو تم۔۔"

"ارے میں کیوں جھوٹ بولنے لگی۔۔ یقین نہیں آتا تو خود دیکھ آؤ۔۔" ذروا نے حیرت سے سارہ کو آنکھوں کی چمک دیکھی جیسے بہت کچھ پالیا ہو اس نے۔۔

"ہاں ہم خود دیکھ لیں گے۔۔آؤ ذروا۔" نازلی نے ذروا کے ہاتھ پکڑ کر بھر کا رخ کیا۔۔

"مورے یہ نمرہ ہے کچھ دن یہی رہیں گی۔۔اپ لوگ نمرہ کا خیال رکھیں۔" ولی نے اپنی مورے سے نمرہ کا تعرف کروایا۔۔۔

"میرا بھائی۔۔۔" نمرہ نے فوراً اپنے بھائی کا پوچھا۔۔۔

"اس سے بھی آپ جلد مل لینا ابھی جاؤ آپ۔۔"

"آؤ بیٹا۔۔میرے ساتھ۔۔" دادی نے محبّت سے نمرہ کو اپنے ساتھ لگایا۔۔۔

"کون ہے یہ لڑکی؟" ولی نے کمرے میں آ کر ابھی اپنا موبائل ٹیبل پر رکھا ہی تھا کہ زاری بغیر نوک کیے اندر آ گئی۔۔

"مجھے لگتا ہے زاری تمہیں بولنے کے ساتھ ساتھ چلنے پھرنے کی بھی تمیز سکھانی پڑے گی۔۔یہ کیا طریقہ کسی کا کمرے میں انے کا۔۔" ولی نے کڑے تیوروں سے زاری کو گھورا جس نے صبح سے اس کا دماغ خراب کر کے رکھا تھا۔۔

"مجھے تمیز سیکھانے سے پہلے ذرا اپنے گریبان میں جھانکیں۔۔۔اور پھر مجھ سے بات

کریں۔۔۔"زاری نے نخوت سے کہا۔۔

"محترمہ میں اپنے گریبان میں جھانک لوں گا پہلے آپ اپنا یہاں آنے کا مقصد بتائیں۔"ولی نے سنجیدگی سے کہا۔۔۔

"کون ہے وہ لڑکی۔۔کیا تعلق ہے اپکا اس سے۔۔ولی مجھے سچ جاننا ہے مجھ سے ہر گز جھوٹ مت بولئے گا۔۔۔"

"میرا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے زاری۔۔"

"جھوٹ مت بولیں۔۔سچ بتائیں مجھے۔۔"زروا نے چیخ کر کہا۔۔

"مجھ پے بھروسہ نہیں ہے کیا زاری؟؟"ولی نے تھکے لہجے میں کہا۔۔

"بھروسہ؟؟"زروا سے طنزیہ ہنستے ہوئے پوچھا۔۔

آنکھوں سے آنسو ہنوز جاری تھے۔۔

"کتنی آسانی سے ہم کہہ دیتے ہیں نہ ولی کے فلاح شخص نے ہم پر بھروسہ نہیں کیا۔ اس کو بھروسہ کرنا چاہیے تھا پر کیا ایک بار بھی ہم یہ بات سوچتے ہیں کے ہم نے کتنی بار اس انسان کو ہم پر بھروسہ کرنے کا جواز دیا۔۔جس طرح لوگ کہتے ہیں نہ کے عزت کمائی جاتی ہے ایسے ہی بھروسہ بھی کمایا جاتا ہے کوئی بھی انسان اپ پر فورا بھروسہ نہیں

کر سکتا کیوں کے بھروسہ قائم ہونے میں صدیاں لگتی ہے۔۔ محنت لگتی ہے۔۔اپنایت سرف ہوتی ہے۔۔ کوئی بھی اچانک سے بھروسہ نہیں کر سکتا اپ پر۔۔"ذروا نے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

"تم ٹھیک کہتی ہو زاری۔۔ تمہیں میں نے کبھی وہ اپنایت، محبّت دی ہی نہیں جس کی بنیاد پر تم مجھ پر بھروسہ کرتی۔۔"ولی نے جیب سے رومال نکل کر ذروا کی طرف بڑھایا۔

"آؤ میں تمہیں ماضی کے کچھ ان کہے پلوں کی طرف لے کر جاتا ہوں جنہوں نے ہماری زندگی میں شاید ایک خلا پیدا کر دیا ہے۔۔"ولی نے اپنی کالی آنکھیں ذروا کی براؤن آنکھوں میں ڈالی۔۔

"سر آج بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی ہے اللہ کے کرم سے۔۔" قاسم نے اسفند کے سامنے چیئر پر بیٹھتے ہوئے کہا۔۔

"اصل کامیابی یہ نہیں ہے قاسم۔۔اصل کامیابی یہ ہو گی جب ہم چودھری طاہر کو پکڑیں گی۔۔ابھی تم بس فضل سے پوچھ گچھ کرو۔۔چودھری طاہر کے بارے میں مزید انفارمیشن اکھٹی کرو۔۔"

"جی سر جیسا اپ کہیں۔۔"

"اور ہاں وومن کونسل سے مس رافیہ کو بلواؤ اور ان تمام لڑکیوں سے ملواؤ اسے تاکے ان لڑکیوں کو حفاظت سے ان کے گھر تک پہنچا دیا جائے۔۔" اسفند نے کہتے ساتھ نظریں موبائل پر ٹکادیں جہاں نازلی کا نام جگمگا رہا تھا۔۔

"ٹھیک ہے قاسم صاحب اپ جائیں۔۔اپ تب تک ذرا فضل سے پوچھ گچھ کریں میں اتا ہوں تب تک۔۔"

قاسم کے جانے کے بعد اسفند نے فوراً کال اٹینڈ کی۔۔

"اسفی۔۔کیسے ہیں آپ۔۔؟"

"اپکی دعا سے بالکل ٹھیک۔۔" اسفند نے محبّت سے کہا۔۔

"اپکے کیس کا کیا بنا۔۔؟"

"اللہ کے کرم اور نازلی کی دعاؤں سے کامیابی حاصل ہوئی ہے۔۔" اسفند نے چیئر پر پشت ٹکاتے ہوئے کہا۔

"شکر ہے اس پاک ذات کا۔۔اچھا آج اپ گھر جلدی آجائے گا۔۔میں اپ کے لئے خاص بریانی بنا رہی ہوں۔۔" نازلی نے بریانی کو دم پر رکھتے ہوئے کہا۔۔

"خیر تو ہے نازلی۔۔آج تم نے کچن کو شرف کیسے بخش دیا۔۔"اسفند نے حیرت سے پوچھا۔۔

"وہ دادی کہتی ہیں مرد کے دل کا راستہ پیٹ سے ہو کر گزرتا ہے اور تائی امی کہتی ہیں کے شوہر کو ہر ممکن طریقے سے قابو کرنا چاہیے بس میں اس لئے اپ کی پسند کی بریانی بنا رہی ہوں۔۔"نازلی نے معصومیت سے سارا راز فاش کر دیا۔۔

جبکہ اسفند نے حیرت سے اپنی دادی اور مورے کی بات سنی جو بیٹے کو چھوڑ کر بہو کا ساتھ دے رہیں تھی۔۔

"سچ کہہ رہی ہو۔۔؟"اسفند نے حیرت سے پوچھا۔۔

"جی۔۔بلکل سچ۔۔ویسے بھی دادی کہتی ہیں شوہر سے کوئی بات نہیں چھپاتے۔۔ ہمیشہ سچ بولتے ہیں۔۔"نازلی نے سینک میں گندے برتن رکھتے ہوئے کہا۔۔

"چلو شکر ہے کوئی بات تو میرے حق میں بھی کی ہے ان خواتین نے۔"اسفند نے چہرے اُوپر کرتے ہو شکر کیا۔۔

"چلو میں فون رکھتا ہوں۔۔رات کا کھانا ساتھ کھائیں گی میں تب تک کام نپٹا لوں۔"

"جی ٹھیک ہے اللہ کے امان میں۔۔"نازلی نے مسکراتے لہجے میں اللہ حافظ کہا۔۔۔

"دفع ہو جاؤ سب کے سب دفع ہو جاؤ یہاں سے۔" چودھری طاہر نے غصّے سے ٹیبل پر پڑی ساری چیزیں زمین پر پھینک دیں۔

"سر فضل اور اس کے ساتھ اس کے باقی آدمی بھی پکڑے گئے ہیں۔"

"افففف۔۔ کسی کام کا نہیں ہے یہ فضل۔۔ اب وہ سالہ اس افسر کے سامنے اپنا منہ کھول دے گا۔۔ تم جلدی سے ظفر کو فون کرواسے کہو مجھے جلدی یہاں سے نکالے اس سے پہلے مجھے وہ افسر پکڑ لے۔۔۔" چودھری طاہر نے غصے سے اپنے بال نوچے۔

"سر آپ فکر نہ کریں میں کرتا ہوں فون۔۔" جابر نے کہتے ساتھ موبائل پہ نمبر ملایا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہاں بھائی شہزادے منہ کھولا تو نے یا مزید خاطر تواز اکی ضرورت ہے۔" اسفند نے لاک اَپ میں داخل ہوتے شرٹ کے کف فولڈ کرتے ہوئے کہا۔۔

"سر بہت ڈھیٹ ہڈی ہے یہ اتنی مار کھانے کے بعد بھی بس یہی کہہ رہا ہے کہ مجھے کچھ نہیں پتا۔۔" قاسم نے اسفند کو فوراً اپڈیٹ دی۔۔

"اررے ایسے کیسے نہیں پتا۔۔ طاہر کا سب سے قریبی آدمی ہے تو اُس کے سارے کالے دھندوں کی دیکھ بھال تُو کرتا ہے اور کہتا ہے مجھے نہیں پتا۔۔" اسفند نے فضل کے سر کو بالوں سے پکڑ کے اُوپر کیا۔۔

"نہیں پلیز مجھے کچھ مت کہو۔۔میں کچھ نہیں جانتا۔"فضل نے گڑگڑاتے ہوئے کہا۔

"قاسم صاحب ذرا بلیڈ لے کر آئیں۔جب یہ زبان کھل نہیں رہی تو اس کا فائدہ بھی نہیں ہے ہمیں کوئی۔"اسفند نے سخت لہجے میں کہتے ساتھ بلیڈ قاسم کے ہاتھ سے لی۔

"نہیں نہیں مجھے کچھ مت کہو میں سب بتاتا ہوں۔مجھے کچھ مت کہو۔۔"

"اچھا فیصلہ ہے۔۔۔تمہاری اپنی بھلائی ہے منہ کھولنے میں۔"اسفند نے فضل کے دونوں ہاتھ کھولنے کا اشارہ کیا اور اس کے سامنے پانی کا ایک گلاس رکھا۔۔

"اب شروع کرو۔۔ایک ایک بات جاننی ہے مجھے۔۔"

"چودھری طاہر بظاہر شریف دیکھنے والا انسان اصل میں ایک درندہ ہے جو اپنے ملک کے معصوم بچوں اور لڑکیوں دوسرے یورپی ممالک میں فروخت کرتا ہے اس کے ساتھ ساتھ اپنے ملک میں نقلی ادویات بنا کر انسانی جانوں کو نقصان بھی پہنچا رہا ہے۔۔ اس کی پہنچ بہت اونچی ہے تب ہی کوئی اس تک ابھی تک پہنچ نہیں سکا۔۔"

بات کی اختتام پر فضل نے فوراً پانی کے گلاس کو ہونٹوں سے لگایا۔۔

"نمرہ کو کیسے جانتے ہو؟؟اسے اغوا کرنے سے پہلے بہت چکر لگائے تھے تم نے اس کے گھر کے۔۔اس سب کے پیچھے وجہ کیا تھی۔۔"اسفند نے سینے پر بازو لپیٹتے ہوئے پوچھا۔

"نمرہ کی خالہ نے دونوں کی پرورش کی تھی جو ایک ماہ پہلے وفات پا گئی۔۔نمرہ اور اسکے بھائی دونوں لاوارث تھے آگے پیچھے کوئی تھا نہیں اور جو رشتے دار تھے وہ بھی ان دونوں کو کچھ خاص اہمیت نہیں دیتے تھے۔۔اس لئے نمرہ ہمارے لئے آسان شکار تھی۔۔اسکے اغوا کے بعد اسکو پوچھنے والا کوئی نہیں تھا اس لئے بس اس پر نظر رکھی ہوئی تھی۔۔تاکہ سہی موقع دیکھ کر اسے اٹھالیا جائے۔۔"اسفند نے غصّے سے اس کے منہ پر مکا مارا۔۔

"تجھ جیسے کمینوں کی وجہ سے آج ہماری بہن بیٹی اس معاشرے میں محفوظ نہیں ہے۔ پر فکر نہ کرنا۔۔ تجھ جیسوں کے خاتمے کے لئے اسفندیار جمال خان اپنی آخری سانس تک لڑے گا۔۔"اسفند نے غصّے سے فضل کی کرسی کو لات ماری۔۔

"قاسم۔۔جابر سے کنٹیکٹ کرو اس سے کہو کے طاہر کی ہر اپڈیٹ مجھے چاہیے فوراً۔"

"جی سر۔۔"

ماضی

"کیا سوچا تم نے آگے کے بارے میں۔۔"18 سالہ ولی نے اسفند سے پوچھا جس کی نظر دور آم کے درخت کے نیچے گڑیا سے کھیلتی نازلی پے پڑی جو اداسی سے گڑیا سے

باتیں کر رہی تھی۔۔

ولی کی بات پہ اسفند نے گہری سانس فضا کے سپرد کی۔۔

"میں کچھ نہیں جانتا۔۔کچھ بھی نہیں۔۔ نہیں جانتا جو ہو رہا ہے وہ اچھا ہے یا نہیں۔۔ لیکن میں صرف ایک بات جانتا ہوں میں اپنے آخری دم تک نازلی جلال خان کی حفاظت کروں گا۔۔اسے ہر دکھ اور تکلیف سے بچاؤں گا۔۔اس کی آنکھوں میں کبھی کوئی آنسو نہیں آنے دوں گا۔۔اسے ہمیشہ خوش رکھوں گا۔۔"

اسفند کے لہجے میں چٹانوں جیسی مضبوطی تھی۔۔

"تو کیا یہ محبّت ہے؟"ولی نے شرارت سے پوچھا۔۔

"اس کا جواب ابھی قبل از وقت ہو گا مگر وعدہ رہا جس دن اس کا جواب مجھے مل گیا سب سے پہلے تمہیں ہی بتاؤں گا۔"اسفندیار نے اپنا بازو ولی کی گردن میں ڈال کر اندر کا رخ کیا۔

"باباجان میری بیٹی ابھی بہت چھوٹی ہے میں کیسے اس کی شادی کروا دوں۔"جلال خان نے غیظ و غضب سے کہا۔۔

"تمہاری بیٹی؟ جلال خان تمہاری بیٹی وہ صرف نام کی ہے۔۔میں نے اور نور بانو نے پالا ہے اسے۔۔ محبّت دی ہے خیال رکھا ہے اس کا اور اس کی زندگی کا فیصلہ کرنے کا حق بھی ہمیں ہی ہے۔۔یہ فیصلہ اٹل ہے کہ نازلی خان میرے پوتے اسفندیار خان کی بیوی بنے گی۔۔" احمد خان نے سخت لہجے میں بات واضح کر دی۔۔

"باباجان جیسا آپ چاہتے ہیں ویسا ہی ہو گا۔۔بس آپ ٹینشن نہ لیں۔" جمال خان نے فوراً اٹھ کے احمد خان کو پانی دیا جن کا سانس مسلسل باتیں کرنے سے پھول گیا تھا۔۔

"اگر آپ کی یہی ضد ہے تو ٹھیک ہے نازلی کی شادی اسفندیار سے کروا دیں مگر یاد رہے میں اس نکاح میں ہر گز شامل نہیں ہوں گا۔۔" جلال خان لمبے لمبے ڈگ بھرتے باہر نکل گئے۔۔

پیچھے آسیہ خان نے نور بانو خان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر انھیں حوصلہ دیا۔

"قاضی کو بلواؤ جمال میں اپنی نازلی کا نکاح اپنی آنکھوں کے سامنے کرنا چاہتا ہوں۔" احمد خان نے تھک کر آنکھیں موند لیں۔۔

"نور۔۔۔" احمد خان نے محبّت سے نور بانو خان کے ہاتھ کو تھما۔۔

"تم میری محبّت ہو سالوں پہلے میرے ساتھ اس گھر میں آئی تھی۔۔میرے گھر کو جنّت بنایا تم نے۔۔مجھے خوبصورت اولادیں دیں۔۔اپنی وفا اور خدمات سے مجھے اپنا گرویدہ بنایا۔۔"

"احمد کیا بات ہے۔۔آپ ایسی باتیں کیوں کر رہے ہیں۔۔"نور بانو خان نے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

"میرے بعد اس گھر کو جوڑ کر رکھنا نور۔۔یہ گھر ہماری محبّت کی نشانی ہے۔۔تم مضبوط رہنا ہمیشہ۔۔ہمیشہ ثابت قدم رہنا۔۔"احمد خان نے آگے بڑھ کر نور بانو خان کو خود میں بھینچ لیا۔۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اجازت ہو تو میں تصدیق کرلوں تیری زلفوں سے

سنا ہے زندگی اک خوبصورت دام ہے ساقی

احمد خان کی طبیعت کافی خراب رہنے لگی تھی۔انہیں میجر ہارٹ اٹیک ہوا تھا اس کے بعد ان کی ہمّت جواب دے گئی۔۔ان کی بس ایک خواہش تھی کے نازلی ان کی پیاری پوتی کی شادی ان کے لاڈلے پوتے اسفندیار سے ہو جائے۔جلال خان اس نکاح کے سخت خلاف تھے مسئلہ یہ نہیں تھا کے انہے اپنا بھتیجا پسند نہیں تھا۔۔اسفند تو ان کی جان

تھا۔۔مسئلہ انہیں بس نازلی کی کم عمری سے تھا۔سب کی نظر میں شاید وہ نازلی کے بارے لاپرواہ تھے مگر حقیقت یہی تھی کے نازلی ان کی اکلوتی اولاد تھی۔اسکی پیدائش کے بعد اسکو چھوڑ کر بیرون ملک جانے والا فیصلہ بیشک غلط تھا لیکن انہیں اپنی اولاد سے بہت محبّت تھی مگر شاید وقت نے دونوں باپ بیٹی کے درمیان ایک بڑا فاصلہ پیدا کر دیا تھا۔نازلی جب سات سال کی تھی تب جلال خان نے امریکا میں ایک بزنس وومن صلہ سے شادی کرلی۔جو شاید نازلی کے دل میں جلال خان کی واپسی کے سارے راستے بند کرنے کی وجہ بنی۔۔نازلی بظاہر وہ ہر چیز کو ہنس کے ٹال دیتی مگر اس کے دل کے حالات اللہ کے بعد اسفندیار خان جانتا تھا جس سے اس کا روح کا رشتہ تھا۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

احمد خان نے اسفندیار اور نازلی کا نکاح اپنے سامنے کروایا۔اس وقت نازلی کی عمر دس سال جب کے اسفندیار کی عمر 18 سال تھی۔جلال خان صرف جمال خان کے کہنے پر نکاح میں موجود تھے۔

نکاح کی رسم ادا ہوتے ہی نازلی کو آسیہ خان اپنے ساتھ کمرے میں لے گئیں۔

نکاح کے بندھن نے اسفند اور نازلی کے دل میں ایک دوسرے کے لئے ایک نیا احساس پیدا کیا جسے ابھی یہ دونوں سمجھنے سے قاصر تھے۔

نازلی اور اسفند کے نکاح کے دو ماہ بعد احمد خان اس دنیا سے چل بسے پیچھے نور بانو خان نے ہمّت اور حوصلے سے گھر مکینوں کو پھر سے ان کے پیروں پر کھڑا کیا۔

ہر انسان اپنے اندر ایک جنگ لئے زندگی میں آگے بڑھ گیا۔۔

"اسماعیل۔۔ مورے جان چاہتی ہیں کے اب ذروا اور ولی کا بھی نکاح کر دیا جائے۔۔ ماشاءاللہ سے ذروا 18 سال کی ہو گئی ہے اور ولی بھی بزنس اچھے سے سنبھال رہا ہے تو کیوں نہ ان کی اب شادی کروادی جائے تاکہ ساتھ نازلی اور اسفند کی رخصتی ہو جائے۔"

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

زنیرہ خان نے نرمی سے اپنی شوہر اسماعیل خان کو مورے جان کا حکم سنایا۔۔ جس کو سن کے اسماعیل خان کے ماتھے پر آن گنت بل نمایا ہو گئے۔۔

"اس کا مطلب ہے اب سچ میں کچھ کرنا پڑے گا۔۔"اسماعیل خان نے نرمی سے زنیرہ خان سے کہا مگر آنکھوں میں ایک عجیب پر سرہریت تھی۔۔

زنیرہ خان احمد خان کی بھائی کی بیٹی تھی۔زنیرہ خان اس وقت بارہ سال کی تھیں جب ان کے والدین کا انتقال ہو گیا اس کے بعد ان کی پرورش احمد خان اور بور بانو خان نے

خود کی۔انھیں خاندان کے تنگ نظر ماحول سے نکال کر لاہور کی کھلی فضا میں پروان چڑھایا۔

اسماعیل خان احمد خان کے کزن کے بیٹے تھے۔۔زنیرہ جب 19 سال کی ہوئیں تو ان کی شادی 25 سالہ اسماعیل سے کروادی گئی۔اسماعیل زنیرہ کو بہت چاہتے تھے۔۔شادی کے ایک سال بعد ان کے ہاں خوبصورت ساولی خان پیدا ہوا جس کی آنکھیں سیاہ رنگ کی تھیں۔

اسماعیل خان کو اپنے گھر والوں سے بہت محبّت تھی لیکن ایک اور چیز بھی تھی جس سے انھیں سب سے زیادہ محبّت تھی اور وہ تھی دولت اور طاقت۔۔جس کی حد سے زیادہ خواہش نے انھیں اندھا کر دیا تھا اور وہ اپنے ہی گھر والوں کی خوشیوں کی تباہی اور بربادی کی وجہ بن گئے۔۔

"ماشاءاللہ سے ذروا اور نازلی دونوں کا کالج ختم ہونے والا ہے۔۔اسفند اپنی پولیس والی نوکری میں خوش ہے اور ولی بھی سارا کاروبار سنبھال رہا ہے اچھے سے۔۔بس اب میں چاہتی ہوں۔۔مورے کہ بچوں کی خیر سے شادی کروادی جائے تاکے میرا دل مطمئن ہو سکے۔۔" آسیہ خان نے کھوے کا کپ نور بانو خان کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا۔۔

"میں نے بات کی تھی زنیرہ سے کہ بچیاں دونوں ماشاءاللہ 18 سال کی ہو گئیں ہیں۔ اسفند اور ولی کی عمر بھی ماشاءاللہ 26 کے لگ بگ ہے تو جلد انکے فرض سے سکبدوش ہو جائیں۔۔تو۔۔وہ تو سن کے ہی بہت خوش ہو گئی کہتی ہے مورے اپ تیاریاں شروع کریں میں بس اسماعیل سے ڈیٹ وغیرہ کی بات کرلوں۔۔"

نور بانو خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔لاڈلے نواسے اور جان عزیز پوتے۔۔پوتیاں کی شادی کا سوچ کر ہی سروں خون بڑھ جاتا تھا۔

"اللہ پاک ہمارے بچوں کے نصیب اچھے کریں بس۔"آسیہ خان نے مسکراتے ہوئے دعا دی۔۔

"آمین آسیہ آمین۔۔"

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی باباجان آپ نے بُلوایا۔۔"ولی نے سٹڈی روم کے دروازے سے جھانک کر اسماعیل خان سے کہا۔۔

"ہاں ولی آؤ مجھے تم سے ضروری بات کرنی ہے۔۔"اسماعیل خان نے ولی کو سامنے موجود کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔۔

"جی بابا بتائیں۔۔خیریت ہے سب۔۔"

"تم جانتے ہو ولی۔۔یہ مقام پانے کے لئے میں نے کتنی محنت کی ہے۔۔دن رات ایک کیا۔۔ تمہیں۔۔تمہاری ماں کو اچھی زندگی دینے کے لئے دن رات محنت کی اور آج میں جانتا ہوں کے میرا بیٹا۔۔میرا لخت جگر بھی میرا ساتھ دے گا اور اس کاروبار کو مزید بلندیوں تک لے کر جائے۔۔"

"جی بابا میں ہر ایک قدم پر اپ کے ساتھ ہوں۔۔"ولی نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔

"مجھے تم سے یہی امید ہے میرے شیر۔۔تم جانتے ہو تمھیں یہاں بلوانے کا مقصد بھی اہم ہے۔۔تم میرے دوست چودھری طاہر کو تو جانتے ہو نہ میں اس کے ساتھ مل کر ایک فیکٹری لگانا چاہتا ہوں۔۔جو مستقبل میں ہمارے لئے اتنی فائدہ مند ثابت ہو گی کے۔۔تم سوچ نہیں سکتے کے ہماری نسلیں تک آرام سے بیٹھ کر کھائیں گی۔۔"

"یہ تو بہت اچھی بات ہے بابا اپ کام شروع کروایں میں ہر پل اپ کے ساتھ ہوں۔" ولی نے اسماعیل خان کو مسکرا کر جواب دیا۔۔

"تم جانتے ہو میں نے زیادہ تر اپنا سرمایا دبئی پروجیکٹ میں لگایا ہے اور طاہر کے ساتھ پروجیکٹ شروع کرنے کے لئے میرے پاس سرمایہ زیادہ نہیں ہے۔۔پر طاہر نے میری پوری مدد کرنے کی پیشکش کی ہے مگر طاہر کی ایک شرط ہے۔۔"

"کیسی شرط بابا۔۔۔"ولی نے حیرت سے پوچھا۔۔

"طاہر چاہتا ہے کے میرا اور اس کا رشتہ مضبوط ہو جائے۔۔ وہ اپنی بیٹی کی شادی تم سے کروانا چاہتا ہے۔۔ یہ شادی نہ صرف تمہارے لئے بلکہ ہم سب کے لئے بہت فائدہ مند ہو گی۔۔" اسماعیل خان نے کمینی مسکراہٹ سجائے کہا۔۔

"بابا۔۔ اپ ہوش میں تو ہیں۔۔ میری منگنی ہو چکی ہے۔۔ میں زرواکے علاوہ کسی سے بھی شادی نہیں کروں گا۔۔ اپ سوچ بھی کیسے سکتے ہیں یہ۔۔ چند پیسوں کی خاطر آپ میرا سودا کر رہے ہیں بابا۔۔" ولی نے حیرت و دکھ کے ملے جلے تاثرات سے کہا۔۔

"جذباتی ہونے کی ضرورت نہیں۔۔ تم آرام سے سوچ کر فیصلہ کرو۔۔ پر آخری فیصلہ میری مرضی کا ہی ہو تو تمہارے حق میں بہتر ہو گا۔۔"

"تو آپ بھی میری ایک بات کان کھول کر سن لیں۔۔ میں کسی بھی ڈیل کا حصّہ نہیں بنو گا اور نہ ہی زرواکے علاوہ کسی سے شادی کروں گا۔۔ اور یہی میرا آخری فیصلہ ہے۔"

ولی نے اپنے باباکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتے ہوئے کہا۔۔

"تو ٹھیک ہے پھر میں تمہاری ماں کو طلاق دے دوں گا اگر تم میری بات نہیں مانو گے۔" اسماعیل خان نے اطمینان سے کہا۔۔

"بابا؟؟ اپ۔۔ کیسے سوچ سکتے ہیں ایسے۔۔ کیا آپکو دھن دولت میری ماں سے زیادہ عزیز ہے؟" ولی کے بڑھتے قدم اسماعیل خان کی بات سے رُکے اور اس نے مڑ کر

حیرت سے اپنے باپ سے کہا۔۔

"ہاں مجھے یہ دولت ہر چیز سے بڑھ کر عزیز ہے اور اگر تم نے ذرواسے منگنی نہ توڑی اور طاہر کی بیٹی سے شادی نہ کی تو یاد رکھنا اپنی ماں کی تباہی کے ذمہ دار تم خود ہو گے۔"

سیاہ چادّر میں لپٹی وہ پچھلے 15 منٹ سے ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی۔۔آج نازلی کا آخری پیپر تھا کالج میں۔۔ذرواکا پیپر کل ختم ہو گئے تھے اور وہ گھر میں لمبی تان کے سو رہی تھی جب کے نازلی تپتی دھوپ میں گیٹ کے پاس کھڑی ڈرائیور کا انتظار کر رہی تھی۔۔

"لگتا ہے یہ ڈرائیور انکل مجھے لینا ہی بھول گئے ہیں۔"نازلی نے جھنجلا کر سوچا۔

نازلی نے کالج کے اندر جا کر انتظار کرنے کا سوچا ہی تھا کہ اس کے بلکل قریب سیاہ رنگ کی ایک خوبصورت گاڑی روکی۔

"آؤ نازلی بیٹھ جاؤ۔"نازلی حیرت سے اسفند کو دیکھ رہی تھی جس نے پولیس یونیفارم پہنے۔۔سیاہ گلاسز آنکھوں پر لگائے۔۔سنجیدہ تاثرات چہرے پر سجائے۔۔نازلی کو گاڑی میں بیٹھنے کو کہا۔۔نازلی خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گئی۔۔

"کیسی ہو؟"گاڑی کی فضا میں اسفندیار کی گھمبیر آواز گونجی۔۔

"ٹھیک ہوں۔۔۔"نازلی نے آہستہ آواز میں جواب دیا۔

"میرا حال نہیں پوچھو گی۔۔"

"آپ ٹھیک ہی لگ رہے ہیں۔"اسفند نے گہری نظر نازلی کے جھکے سر پر ڈالی۔۔

"گھر میں سب ہماری شادی کی بات کر رہے ہیں۔۔تم کیا کہتی ہو اس بارے میں۔۔" اسفند نے گاڑی کو موڑتے ہوئے کہا۔۔

"میرے کچھ کہنے سے کیا فرق پڑتا ہے رخصتی ہونی تو ہے آج ہو یا کل کیا فرق پڑتا ہے۔"نازلی نے سپاٹ انداز میں کہا۔۔

"تم خوش نہیں ہو کیا؟"اسفند نے گاڑی ایک سائیڈ پر روکتے ہوئے نازلی کی طرف رخ کر کے پوچھا۔۔

"میری طرف دیکھو ناز میری آنکھوں میں دیکھو۔۔کیا بات۔۔کوئی پریشانی ہے کیا؟" اسفند نے نازلی کے چہرے کو ٹھوڑی سے پکڑ کر اپنے سامنے کیا۔۔

"میں زندگی میں جب بھی بہت خوش ہوتی ہوں۔۔میری خوشیوں کو نظر لگ جاتی ہے۔۔میں ابھی سہی سے خوشی کو محسوس بھی نہیں کر پاتی اور وہ مجھ سے روٹھ جاتی

ہے۔۔میری ہر خوشی کو نظر لگ جاتی ہے۔۔"آنسو نازلی کی پلکوں کی باڑ توڑ کر باہر آرہے تھے۔۔

"چُپ۔۔روتے نہیں بلکل۔۔نازلی میری بات دھیان سے سنو۔۔نظر بد ایک حقیقت ہے لیکن ہم اسکے ڈر سے زندگی کی خوشیوں کا گلہ نہیں گھونٹ سکتے۔۔تمہیں پتا ہے ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اللہ پاک نے سورۃ فلق اور سورۃ ناس کا کتنا بڑا تحفہ دیا ہے جو ہر جادّو اور نظر بد سے محفوظ رہنے کا ایک بہترین طریقہ ہے۔۔اللہ پر بھروسہ ہے نہ نازلی وہ اللہ تو ہمیں ستر (بے شمار) ماؤں سے بڑھ کر چاہتا ہے وہ مالک کیسے ہمارے ساتھ کچھ بُرا ہونے دے سکتا ہے۔سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔تم مطمئن ہو جاؤ گی۔۔یقین رکھو اللہ پر۔۔"اسفند نے نازلی کے رخسار سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔نازلی نے مسکرا کر سر ہلا دیا اور وہ نم آنکھیں دیکھ کر اسفندیار خان کے دل نے بے دھڑک ہو کر کہا کہ۔۔"ہاں یہی لڑکی مجھے بہت عزیز ہے۔"

"ولی میری جان کیا بات ہے پریشان لگ رہے ہو؟"زنیرہ خان نے ولی کی کندھے پر ہاتھ رکھ کر اس کا رخ اپنی طرف کیا۔۔

"کچھ بات کرنی ہے آپ سے مورے جان۔۔"

"ہاں۔۔ کہو میری جان۔۔" زنیرہ خان نے مسکراتے ہوئے کہا۔۔ مگر دل آن جانے خدشے کے تحت دھڑک رہا تھا۔۔

"مورے وہ۔۔۔۔"

"کہو ولی۔۔ کیا بات ہے۔۔"

"مورے اپ۔۔ میں۔۔ مورے میں ذروا سے شادی نہیں کر سکتا مورے۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔"

"ولی۔۔ مذاق کر رہے ہو۔۔" زنیرہ خان نے بمشکل خود کو قابو کرتے ہوئے پوچھا۔

"نہیں، مورے یہ میرا آخری فیصلہ ہے۔۔"

"تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے۔۔ اب تم سے تمہارے بابا ہی بات کریں گے۔" زنیرہ خان غصّے سے کمرے سے باہر چلی گئیں۔۔

"مجھے معاف کر دینا مورے۔۔۔ مجھے معاف کر دینا ذروا۔۔" ولی نے آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے کہا۔۔

احمد خان کی دلی خواہش تھی کے ذروا اور ولی کا نکاح بھی اسفند اور نازلی کی طرح ان کی

آنکھوں کے سامنے ہو جائے مگر اسماعیل خان کے ٹال مٹول اور حالات کے بیش نظر ان کے نکاح کو ملتوی کر دیا گیا۔

اسماعیل خان کا دوست چودھری طاہر ایک شاطر انسان تھا جو نہ صرف غیر قانونی سرگرمیوں میں ملوث تھا بلکہ لوگوں کی کمزوری کو انکے خلاف استعمال کرنا بھی خوب جانتا تھا۔چودھری طاہر کو اسماعیل خان کی کمزوری معلوم تھی،اسماعیل خان کو دولت سے بہت محبّت تھی اس کو حاصل کرنے کے لئے وہ کسی بھی حد تک جا سکتے ہیں یہ بات چودھری طاہر خوب جانتا تھا۔چودھری طاہر اپنی بیٹی نتاشا کی شادی ولی سے کروانا چاہتا تھا تا کہ اسماعیل خان کو راستے سے ہٹا کر ان کی دولت پر بھی آسانی سے قبضہ کیا جا سکے۔

NEW ERA MAGAZINE .COM

زنیرہ خان نے ولی کو سمجھانے کو بہت کوشش کی۔۔اس سے منگنی ختم کرنے کی وجہ پوچھی لیکن ولی کے پاس زنیرہ خان کو مطمئن کرنے کے لئے کوئی جواب موجود نہ تھا۔ اسماعیل خان کی زنیرہ خان کو طلاق دینے والی دھمکی نے نہ صرف ولی سے اس کی ساری خوشیاں چھین لیں تھیں بلکہ ولی کو ایک نہ ختم ہونے والے غم میں مبتلا کر دیا تھا۔۔ولی کو اپنی ماں کی خوشیوں اور اپنی خوشیوں میں سے کسی ایک کو چننا تھا اور ولی نے اپنی ماں کی خوشیوں کو اپنی خوشیوں پے فوقیت دے دی۔۔

زنیرہ خان نے مورے کو فون کر کے رشتے سے انکار کر دیا تھا۔ یہ بات گھر کے تمام افراد پہ قیامت بن کر ٹوٹی۔ کل تک جو لوگ ذرو اپر جان چھڑکتے تھے آج اس سے رشتے سے انکار کر چکے ہیں۔ مورے جان نے زنیرہ خان سے بار بار رشتہ ختم کرنے کی وجہ پوچھی لیکن ان کے پاس تو کوئی جواب موجود ہی نہ تھا۔ وہ تو خود کہیں بار ولی سے رو رو کر وجہ پوچھ چکی تھیں۔

اسفند یار کو تو پہلے یقین ہی نہیں آیا وہ تو فیصلہ کر چکا تھا کے وہ خود ولی سے پوچھے گا لیکن بار بار ولی کو فون کرنے کے بعد بھی کوئی جواب موصول نہ ہونے کی صورت میں اسفند کو ایک نئ حیرت میں مبتلا کر دیا اور وہ بات کی جڑ تک جانے کر فیصلہ کر چکا تھا۔

صدام تو ولی خان سے لڑنے کو تیار تھا لیکن جمال خان نے اسے بڑی مشکل سے قابو کیا اور اسے اس کی تعلیم پر توجہ دینے کی تائید کی۔

"ہاہاہا۔۔یہ اسماعیل خان تو بہت بڑا بیوقوف نکلا۔اسکو کیا لگا کے میں اسکو کامیاب دیکھنا چاہتا ہوں۔۔ہاہا۔۔ بلکل نہیں۔۔ارے میں تو اپنی بیٹی کی شادی ولی سے کروا کر اسماعیل خان کو راستے سے ہٹادوں گا اور سارے بزنس پر حکمرانی صرف میری ہوگی۔" چودھری طاہر حرام مشروب پیتے ہوئے اپنے کالے کارناموں سے فضل کو آگاہ کر رہا تھا۔

"اور سر وہ جو نیا پروجیکٹ اپ شروع کرنے والے تھے اس کا کیا؟"

"ہاہاہا۔۔وہ۔۔ارررے وہ پروجیکٹ اور وہ لوگ سب فراڈ تھے۔میں نے بس اسماعیل کو اپنی مٹھی میں قید کرنے کے لئے چال چلی۔۔"

"واہ سر مان گئے اپ کو تو۔۔اپ کا ذہن تو شیطان کو بھی پیچھے چھوڑ دے۔"فضل نے کمینگی سے قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

"بس اب جلدی سے ولی اور نتاشا کی شادی ہو جائے۔۔پھر دیکھنا کیسے ہمارے سارے کام ہوتے ہیں۔۔"

"پر سر ایک بات سمجھ نہیں ائی۔۔اسماعیل خان کو مار کر بھی آپ کیسے ولی کو اپنے اعتماد میں لے کر سارا کاروبار اپنے ہاتھ میں لیں گے۔۔"

"یہ کام نتاشا سنبھال لے گی۔۔کیسے ولی خان کو قابو کر کے سارا کاروبار وہ میرے نام کرے گی دیکھتے جاؤ سب۔۔"

"ہاں سر جی بس مجھ پر بھی کرم نوازی کیجئے گا۔"فضل نے اپنا حصّہ ڈالنا ضروری سمجھا۔

پر دروازے پر کھڑے اسماعیل خان کو لگا کہ کسی نے انکے پیروں کے نیچے سے زمین کھینچ لی ہو۔۔

"مجھے فوراً یہاں سے نکلنا ہو گا مجھے۔۔ولی کو بتانا ہے سب کچھ۔۔۔"

"ولی لالہ کیسے کر سکتے ہیں میری بہن کے ساتھ ایسا۔۔" صدام نے غصّے سے نازلی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"مجھے خود کچھ سمجھ نہیں آرہی۔زنیرہ پھپھو بھی کچھ تسلی بخش جواب نہیں دے رہیں۔زاری کل سے کمرے میں بند ہے۔پتا نہیں کیوں ہماری خوشیوں کو نظر لگ گئی ہے۔"

نازلی نے آنکھوں سے آنسوؤں کو سمیٹتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"ہیلو ہاں بولو۔۔کیا؟؟؟؟ ہاں ہاں ٹھیک سمجھ گیا ہوں۔۔ایک کام کرو اسکے پیچھے اپنے آدمی بھیجو اور مار دو اسے۔۔۔میں کیا کہہ رہا ہوں سن رہے ہو نہ۔۔ہاں ٹھیک ہے جیسا کہا گیا ہے ویسا کرو۔۔" چودھری طاہر کے چوکیدار نے اسماعیل خان کو طاہر کے گھر سے پریشانی میں نکلتے دیکھ کر فوراً طاہر کو کال ملائی اور آگے سے جو حکم ملا وہ سن کر وہ خود دو گھڑی حیران رہ گیا اور پھر حکم کی تعمیل کے لئے فوراً سے طاہر کے ایک آدمی کو کال ملائی۔۔

"سر آپ نے اسکو مارنے کا حکم کیوں دیا؟ آپ اسکو اپنی قید میں بھی تو رکھ سکتے تھے

نہ۔"فضل نے تعجب سے پوچھا۔۔

"اسکو ہماری ساری پلاننگ کا پتا چل گیا ہے۔اسکا زندہ رہنا ہمارے لئے خطرہ ہے اس کا راستے سے ہٹ جانا ہی ہمارے حق میں بہتر ہو گا۔۔"چودھری طاہر نے فضل کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"اور سر اپکا پلان؟اس کا کیا؟"

"ہاہاہا۔۔دنیا میں بے وقوفوں کی کمی نہیں ہے فضل۔۔"چودھری طاہر نے مکروسا قہقہہ لگاتے ہوئے کہا۔۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

ہوا کے دوش سے جس طرح آسمان میں بادل اپنی منزل بدل رہے تھے اسی طرح ہی زمین میں منظر بدلتے جا رہے تھے۔۔

ایک جگہ ایک گاڑی کھاہی میں گر رہی تھی۔۔

ایک منظر میں ایک لڑکی سجدے میں اپنے اللہ سے اپنے دل کی تکلیف کو بیان کر رہی تھی۔۔

ایک منظر میں میں ایک لڑکا سمندر کنارے اپنے آنسوؤں کو سمندر میں بہا دینا چاہتا

تھا۔

ایک منظر میں ایک دشمن اپنے بنائے گئے منصوبہ پر خوش ہو رہا تھا لیکن وہ شاید بھول گیا تھا کے ایک چال لوگ چلتے ہیں۔۔اور ایک چال اللہ چلتا ہے اور بیشک اللہ بہتر چال چلنے والا ہے۔

"باباکا فیصلہ بیشک غلط تھا،ان کا اُس پر بھروسہ کرنا غلط تھا لیکن میرے اور مورے کے لئے وہی ہماری زندگی تھے ان کے جانے سے زندگی میں خالی پن سا بس گیا ہے جو شاید زندگی میں کبھی بھی مکمل نہیں ہو سکتا۔"ولی نے نم آنکھوں سے ذرواکو دیکھا جس کی آنکھوں سے مسلسل آنسو بہ رہے تھے۔

"آپکو کیسے پتا چلا کے اس سب کے پیچھے چودھری طاہر کا ہاتھ ہے۔"ذروا نے ولی کی سرخ آنکھوں کو دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔

"بابا جب راستے میں تھے تو ان کو پتا چل گیا تھا کہ کچھ لوگ ان کا پیچھے کر رہے ہیں۔ انہوں نے راستے میں مجھے ایک ویڈیو میسج بھیجا جس میں انہوں نے طاہر کی تمام سازشوں سے پردہ اٹھا دیا۔"ولی نے گہرا سانس کھینچتے ضبط سے بتایا۔۔

"کیا پھپھو جانتی ہیں سب کچھ۔۔اسماعیل پھپھا کے بارے میں کہ وہ انھیں طلاق۔۔"

زروا نے کچھ ہچکچا کر پوچھا۔۔

"کچھ حقیقتیں انسان کو رسوا کر دیتی ہیں زاری اُن کا چھپا رہنا ہی انسان کے حق میں بہتر ہوتا ہے۔"

"اور وہ لڑکی کون ہے؟" زروا کی بات سن کر ایک دھیمی سی مسکان نے ولی کے چہرے کا احاطہ کیا۔۔

"اسکا مجھ سے نہیں تمہارے لالہ سے تعلق ہے۔" ولی نے مسکرا کر بتایا۔۔

"میرے لالہ۔۔۔" زروا نے پُر سوچ نگاہیں ولی کی کالی آنکھوں پر ٹکائیں۔۔

"صدام۔۔۔" زروا کے منہ سے بے ساختہ پھسلا۔۔۔

"بچے تم نے تو کچھ لیا ہی نہیں۔۔ شرماؤ مت آرام سے کھاؤ۔" دادی نے نمرہ کے سامنے مختلف لوازمات پیش کیے۔۔

"مجھے نہیں کھانا آپ مجھے میرے بھائی کے پاس لے جائیں۔۔" نمرہ کی آنکھوں سے موٹے موٹے آنسو گر رہے تھے۔۔

"ارے ماں صدقے۔۔ روتی کیوں ہو۔۔ ابھی اسفند سے بات ہوئی ہے میری وہ کہہ

رہا تھا کہ وہ واپسی پر اپنے ساتھ لے آئے گا تمہارے بھائی کو۔۔"دادی نے محبّت سے نمرہ کے آنسو صاف کیے۔۔۔

"کب ائیں گے اسفند بھائی۔۔۔"نمرہ کی سوسوں ہنوز جاری تھی۔

"شام تک آجائے گا۔۔شاباش اب رونا نہیں۔۔اب ایک آنسو بھی نکلا نہ تو پٹائی ہو گی میرے ہاتھوں۔۔"دادی نے محبّت سے دپٹا۔۔۔

نمرہ نے مسکرا کر دادی کو دیکھا۔۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

NEW ERA MAGAZINE .com

"نازمیں نہانے جارہاہوں تب تک تم چائے بنا کر میرے کمرے میں لے آؤ۔۔"
اسفندیار نے نازلی کے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہو کر فوراً حکم سنایااور نازلی کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہاں سے چل دیا۔۔

"گبر خان نہ ہو تو جب دیکھو کوئی نہ کوئی حکم سناتے رہتے ہیں یہ نہیں کے اگلے بندے کی بھی کوئی بات سن لیں۔۔ہونہہ۔۔۔"نازلی نے جلے بھونے انداز میں کہتے ساتھ کچن کارخ کیا۔۔

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

اسفندیار نے واشروم سے باہر قدم رکھا۔وائٹ ٹروزراور گرے شرٹ میں وہ پُر

کشش اور جاذب نظر آ رہا تھا۔

نازلی نے ایک نظر ڈال کر چائے سامنے ٹیبل پر رکھ دی اور چپ چاپ کھڑی ہو گئی آخر ناراضگی بھی تو جتانی تھی نہ۔۔

"وہاں کھڑی نہ ہو بلکہ ادھر میرے پاس آ کر یہ ٹاول سے میرے بال ڈرائے کر دو۔" اسفند نے صوفے پر بیٹھتے ہی ڈریسنگ چیئر پر موجود ٹاول کو استعمال کرنے کا کہا۔۔

"انکو میری ناراضگی محسوس کیوں نہیں ہو رہی۔۔"نازلی نے دل ہی دل میں کہتے اسفند کی طرف قدم بڑھائے۔۔

"نمرہ اور شیری کس روم میں ہیں؟"اسفند نے نازلی سے پوچھا۔۔

"دادی کے ساتھ والے روم میں۔۔"مختصر جواب۔

"شادی کی شاپنگ مکمل ہے؟"ایک اور سوال پوچھا گیا۔۔

"جی۔۔۔"

"کچھ اور لینا ہے؟"

"نہیں۔۔"

"نمرہ اچھی لگی؟"

"جی۔۔"

"زروا کے ساتھ سوگی آج؟"

"جی۔۔"

"مجھ سے ناراض ہو؟؟"اسفند نے سنجیدگی سے پوچھا۔۔

"جی۔۔"

"مجھ سے محبّت کرتی ہو؟؟"

"جی۔۔۔"نازلی نے ہڑبڑا کر منہ میں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔

روم کی فضا میں اسفندیار کا قہقہہ گھونجا۔۔

"کیوں ناراض ہو میری زندگی؟"اسفند نے نازلی کا ہاتھ سر سے ہٹا کر اپنے ہاتھ میں لیا اور اسے اپنے پاس صوفے پر بیٹھا دیا۔۔

"آپکو مجھے پہلے بتانا چاہیے تھا صدام اور نمرہ کے بارے میں۔۔۔"نازلی نے زیادہ نخرے دکھائے۔۔۔بغیر اصل مدعا بیان کیا۔۔

"مطلب کہ نازلی صاحبہ کو خبر مل گئی ہے۔"اسفند نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔

"جی بلکل خبر بھی مل گئی اور نمرہ مجھے دیورانی کے روپ میں پسند بھی آ گئی۔۔"نازلی نے مزے سے کہا۔۔۔

"یہ تو اچھی بات ہے۔۔شادی میں بھی کم وقت رہ گیا ہے۔۔کل چاچو لوگ بھی آ رہے ہیں۔۔"نازلی نے سمجھ کر سر ہلا دیا۔۔

"چلو شاباش سو جاؤ جا کر۔۔دیر ہو گی ہے کافی۔۔"اسفند نے نرمی سے کہتے ساتھ گھڑی کی طرف دیکھا جو بارہ کا ہندسا پار کر چکی تھی۔۔۔

"صدام کو پریشان کیے بغیر سو جاؤں اور وہ بھی آرام سے یہ تو ممکن نہیں۔۔"نازلی نے اسفند کے کمرے کا دروازہ بند کرتے ہو دل ہی دل میں سوچا۔۔اور اسفند سے ساری ناراضگی بھلائے ذرواکے کمرے کی طرف چل دی۔۔

"تم پھر آ گئی میرے سامنے ؟"نمرہ جو مشکل سے کچن ڈھونڈ کر پانی لینے ائی تھی صدام کی آواز سن کر ڈر کر سلیب سے لگ گئی۔۔

"جی میں۔۔۔۔"

"جی محترمہ آپ۔۔ کبھی بھی کہیں بھی نازل ہو جاتی ہیں۔۔پریشان کر کے رکھ دیا ہے تم نے مجھے۔۔"صدام تھک ہار کر وہیں موجود چیئر پر بیٹھ گیا۔۔

"پر میں نے کیا کیا؟؟"نمرہ نے حیرت سے پوچھا۔۔ساتھ آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو جما ہونا شروع ہو گئے تھے۔۔

"مجھ سے پوچھ رہی ہو کیا کیا؟ہر وقت میرے حواسوں پر چھائی رہتی ہو اور کہتی ہو کیا کیا؟"

"پر میں تو آپ سے پہلی بار ملی ہوں۔"نمرہ نے ہاتھوں کی انگلیاں مڑوڑتے ہوئے کہا۔

"ہائے۔۔محبوب کی بے خبریاں کسی دن مجھ معصوم کی جان لیں گی۔"صدام نے ٹھنڈی اُہ بھرتے ہوئے کہا۔۔

ابھی نمرہ کوئی جواب دیتی اتنے میں نازلی اور ذرواکچن میں انٹر ہوئیں۔۔

"کچھ چاہیے تھا کیا نمرہ؟"نازلی نے اپنائیت سے پوچھا۔

"جی وہ پانی پینا تھا۔"نمرہ سے آہستہ سے جواب دیا۔۔

"یہ لو اور بھی کچھ چاہیے ہو تو بلا جھجک مجھ سے کہہ دینا۔۔ٹھیک ہے۔"نازلی نے فریج سے پانی نکال کر نمرہ کو دیا۔۔۔

"جی ٹھیک ہے۔"نمرہ نے کن اکھیوں سے صدام کو دیکھا جو ہونقوں کی طرح تینوں کی شکل دیکھ رہا تھا۔۔

"یہ۔۔۔یہ لڑکی کون ہے جس سے تم دونوں باتیں کر رہی تھیں؟"صدام نے خود کو سنبھالتے ہوئے سوال کیا۔۔

"یہ۔۔لڑکی نمرہ ہے۔۔وہ اسفند کے ساتھ جو کام کرتے ہیں نہ قاسم ان کی کزن ہے یہ کچھ دن ہمارے ساتھ ہی رہے گی پھر قاسم لالہ کے ساتھ اسی گھر سے رخصت ہو گی۔"نازلی نے بڑی مشکل سے مسکراہٹ چھپاتے کہا۔

"رخصت مطلب؟"

"اررے پاگل۔۔رخصت مطلب شادی کر کے قاسم بھائی کے ساتھ جائے گی اس گھر سے۔۔منگنی ہوئی ہے نہ ان دونوں کی۔۔"ذروا نے مزے سے صدام کے سارے ارمانوں کا خون کیا۔۔

"شادی۔۔منگنی۔۔یہ سب کیا ہے میرے مولا میں نے تو ابھی تک اپنی محبّت کا اظہار بھی نہیں کیا اور میری کشتی پہلے ہی ڈھوب گئی۔۔"صدام نے بڑی مشکل سے خود کو قابو کیا۔۔

کروٹ پر کروٹ بدلنے کے بعد بھی صدام کو نیند نہیں آ رہی تھی۔سر درد سے پھٹا جا رہا تھا دل میں الگ جلن ہو رہی تھی۔

"اگر سچ میں۔۔اسکی شادی۔۔ نہیں نہیں۔۔میری محبّت اتنی کمزور نہیں ہے کہ میری آنکھوں کے سامنے میری محبّت کسی اور کی ہو جائے۔۔ نہیں نہیں۔۔"

صدام نے فوراً اٹھ کر سائیڈ ٹیبل سے سر درد کی ٹیبلٹ کھائی اور دوبارہ لیٹ گیا۔۔

"میں کل خود نمرہ سے بات کروں گا۔۔ہاں یہ سہی ہے۔۔"

"یہ تمہاری آنکھیں اتنی لال کیوں ہیں۔کیا سوئے نہیں پوری رات؟"صدام سیڑھیاں پلانگتا نیچے آیا اور سامنے ہی آسیہ بیگم نے صدام کو دیکھتے ہی پریشانی سے پوچھا۔

"نہیں مورے میں ٹھیک ہوں بس رات کو سر درد تھا اس وجہ سے سہی سے نیند نہیں آئی۔۔"صدام نے محبّت سے مورے کے ہاتھ کو ہونٹوں سے لگایا۔۔

"اب ٹھیک ہے نہ میرا شیزادہ بیٹا۔۔"آسیہ بیگم نے محبّت سے صدام کے بال سنوارے۔

"جی میں بلکل ٹھیک ہوں۔۔۔آپ پریشان نہ ہوں۔۔گھر والے نظر نہیں آرہے کدھر ہیں سب۔۔۔"

"اسفند اور تمہاری دادی بازار گئے ہیں۔۔ تمہارے بابا آفس۔۔ باقی فضہ، زنیرہ اور بچیاں باہر ہیں۔۔"

"اچھا چلیں میں دیکھتا ہوں سب کو۔۔" صدام مورے کے ہاتھ پر بوسہ دیتا باہر بھاگ گیا۔۔

"بھابی یہ فائل اسفند سر کو دے دیجئے گا۔" قاسم نے فائل نازلی کی طرف بڑھائی جو نمرہ کے ساتھ لان کے کونے میں واک کر رہی تھی جب کے ذروا اور شیری اپنی باتوں میں مگن تھے۔۔

"جی قاسم لالہ میں دے دوں گی۔۔ آپ اندر ائیں۔۔ کچھ دیر بیٹھیں۔۔۔"

"نہیں نہیں بھابی میں چلتا ہوں۔۔ کچھ ضروری کام ہے۔۔ اور آپ کیسی ہیں اب نمرہ امید کرتا ہوں ٹھیک ہوں گی۔۔"

قاسم نے نازلی کو جواب دیتے اپنا رخ نمرہ کی طرف کیا جو خاموشی سے سائیڈ پر کھڑی تھی۔۔

"جی میں ٹھیک ہوں بھائی۔۔" نمرہ نے مروتاً مسکرا کر جواب دیا۔۔

پر یہ منظر باہر آتے صدام کی آنکھوں میں چبھ گیا۔۔اگرچہ اس منظر میں نازلی بھی موجود تھی مگر کہتے ہیں نہ محبوب کا کسی غیر کو مسکرا کر دیکھ بھی لینا عاشق کے دل پر قہر برپا کر دیتا ہے۔۔

صدام نے اپنی سرخ آنکھوں کو بند کر کے دوبارہ کھولا جیسے اپنے غصے کو قابو کر رہا ہو۔۔

"ہاں ظفر کیا بنا میرے کام کا؟"چودھری طاہر نے عجلت میں ظفر سے پوچھا جو غیر قانونی طریقے سے لوگوں کو باہر کے ممالک میں بھیجتا تھا۔۔

"جی سر سارا کام مکمل ہے۔۔۔"

"گڈ۔۔میرا ایک اور کام بھی ہے جو تم نے کرنا ہے۔۔پر اسکی خبر کسی کو نہیں ہونی چاہیے۔۔"

"بے فکر رہیں سر۔۔"

"جس شخص کی وجہ سے میں یہ ملک چھوڑنے پر مجبور ہوا ہوں اس کو یہ دنیا چھوڑنے پر مجبور کرنا ہے۔۔ سمجھ گئے؟"چودھری طاہر نے پیسوں سے بھرا بیگ ظفر کے آگے کیا۔۔

"آپ سمجھیں کام ہو گیا۔" ظفر نے کمینی مسکراہٹ چہرے پر سجائے کہا۔۔

احمد ولا میں تو گویا عید کا سما تھا۔۔شادی میں دو دن باقی تھے بس۔۔ جلال خان اپنی بیوی صلہ خان کے ہمراہ احمد ولا تشریف لا چکے تھے۔۔

نازلی کی پٹر پٹر چلتی زبان (بقول اسفندیار) کے شادی کا سوچ کر ہی فطری شرم وحیا کی وجہ سے بند تھی۔۔

صدام کے ذہن میں کیا چل رہا تھا یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا لیکن انے والے حالات نمرہ کی زندگی میں کیا اثرات لاتے ہیں یہ تو وقت ہی بتائے گا۔۔

"نیلو بات سنو۔۔" صدام نے نیلو کو آواز دے کر روکا۔۔

"جی لالہ بولیں۔۔۔"

"وہ نیلو جا کر ذرا نمرہ کو بُلوادو۔۔دادی کہہ رہی ہیں کہ اسے شاپنگ کروانی ہے اس لئے اس کو ساتھ لے جاؤں۔۔" صدام نے تفصیلی جواب دے کر نیلو کو دیکھا۔۔

"آپ رکیں میں بلاتی ہوں۔" نیلو فوراسڑھیوں سے اُوپر والے کمرے کی جانب چل

دی۔۔

"اپُن کا دل تو ایک دم دھک دھک کر رہا ہے میرے مولا خیر کرنا۔۔" صدام نے لمبے لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کیا اور باہر گاڑی کی جانب چل دیا۔۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیے تھا۔۔دادی خوا مخواہ پریشان ہو رہی ہیں۔"

نمرہ نیلو کے بہت اسرار پر صدام کے ساتھ گاڑی میں موجود تھی۔۔پہلی ملاقات کے بعد صدام نے نمرہ سے کوئی ایسی بات نہیں کی جس سے نمرہ کو صدام کا رویہ عجیب لگا ہو۔۔

"کچھ چیزیں ضروری ہوتی ہیں ان کا ہونا لازم و ملزوم ہوتا ہے۔" صدام نے گہری نظروں سے نمرہ کو دیکھتے ہوئے کہا۔

"کیا مطلب؟؟ میں سمجھی نہیں کیا کہنا چاہتے ہیں آپ۔۔" نمرہ کا دل کسی آن جانے خدشہ کے تحت دھڑک اٹھا۔۔

"یہ آپ مجھے کہاں لے کر جا رہے ہیں؟" کار کو سنسان راستوں پر جاتا دیکھ کر نمرہ نے رونا شروع کر دیا۔۔۔

"یااللہ میری حفاظت کرنامالک۔۔صدام گاڑی روکیں۔۔صدام۔۔میں کہہ رہی ہوں گاڑی روکیں۔۔۔"

❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦❦

"شادی کی ساری شاپنگ مکمل ہے نہ لڑکیوں کچھ اور تو نہیں خریدنا تم سب نے۔۔"

دادی نے مشترکہ سب خواتین سے پوچھا۔۔

مرد حضرت بھی لاؤنج میں ہی محفل جما کر بیٹھے تھے۔۔

"نیلو جاؤذرا نمرہ کو بھی بلالاؤ۔۔اسکے لئے اور شیری کے لئے میں نے بڑے خوب صورت کپڑے منگوائے ہیں۔۔"نیلو جو چائے رکھ رہی تھی کھٹک کر حیرت سے دادی کو دیکھنے لگی۔۔

"مگر دادی جی۔۔نمرہ بی بی کو تو آپ نے صدام لالہ کے ساتھ بھیجا ہے نہ بازار کپڑے لینے۔۔"

"میں نے۔۔اررے نہیں میں نہیں بھیجا انھیں۔۔تم سے کس نے کہا۔۔"

"مجھے صدام لالہ نے کہا تھا۔۔۔"سب گھر والے عجیب کشمکش میں مبتلا تھے۔۔

"اففف خدایا۔۔کہاں لے گیا ہے یہ لڑکا اس معصوم کو۔۔۔اسفند میری جان ڈھونڈو

انھیں۔۔"دادی نے فوراً اسفند کی جانب دیکھا جو خود دونوں کے لاپتا ہونے پر پریشان تھا۔۔اسفند کے جواب دینے سے پہلے اسفند کا موبائل بلینک ہوا۔

"ASP ASFANDYAR KHAN speaking.."

"بھائی میں عمر۔۔صدام کا دوست بول رہا ہوں وہ صدام نے۔۔۔"

"یہ آپ مجھے کہاں لے کر جارہے ہیں چھوڑیں میرا ہاتھ۔۔"نمرہ مسلسل صدام کی گرفت سے اپنے ہاتھ کو چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

صدام نے فلیٹ میں قدم رکھتے ہی نمرہ کو سامنے پڑے صوفے پر دھکا دیا۔۔۔

"یہ آپ کیا کر رہے ہیں مجھے جانے دیں یہاں سے۔۔۔"

"چپ بلکل چُپ آواز نہ آئے مجھے تمہاری یہ دیکھ رہی ہو سامنے بڑی پسٹل اس کے ساری گولیاں تمہاری کھوپڑی میں گھسا دوں گا۔"صدام نے سامنے ٹیبل پر پڑی ہوئی پسٹل کی طرف اشارہ کیا۔۔۔مقصد صرف ڈرانا تھا۔۔

"ہیلو عمر کہاں پر ہو۔۔فوراً قاضی اور گواہاں کو لے کر یہاں پہنچو۔۔۔اور۔۔فوراً کا مطلب فوراً۔۔"صدام نے اپنے دوست عمر کو کال کر کر فوراً قاضی لانے کا حکم دیا۔۔

تھوڑی دیر میں گھنٹی کی آواز پر نمرہ نے چونک کر دروازے کی طرف دیکھا۔۔

"تم جلدی سے اپنے سر پر دوپٹہ لو میرا دوست آرہا ہے عمر اور اس کے ساتھ قاضی صاحب ہوں گے۔ ہمارا نکاح ہوگا ابھی اور تم بغیر کسی بحث کے چپ چاپ نکاح کرو گی سمجھ گئی۔۔۔"

"آپ کا دماغ تو خراب نہیں ہوگیا میں کیوں کروں گی آپ سے نکاح۔۔"نمرہ نے حیرت سے صدام کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔

"چُپ بالکل چُپ میرا دماغ پہلے سے بہت گرم ہوا ہے اسے مزید مت گرم کرو جتنا کہا اتنا کرو صرف اور صرف تین دفعہ قبول ہے۔۔بولنا ہے اس سے زیادہ تمہارا کوئی کام نہیں اور زبان کو زیادہ مت چلانا اس سے پہلے میرا دماغ خراب ہو جائے۔"

صدام کے بھڑکے ہوئے انداز کو دیکھ کر نمرہ صوفے پر دبک گئی۔۔۔اندر سے ڈر صدام کو بھی لگ رہا تھا مگر نمرہ کے سامنے بھرم رکھنا بھی ضروری تھا۔۔۔

نمرہ کی آنکھوں سے آنسو مسلسل جاری تھے۔۔۔

"ہاں عمر آؤ جلدی۔۔۔ایسے۔۔۔"صدام نے تکلیف سے اپنے ناک پر ہاتھ رکھا جس پر ابھی دس سیکنڈ پہلے مکہ مارا گیا تھا۔۔۔

"عمر تیرا دماغ تو۔۔۔لالہ آپ۔۔وہ۔۔۔میں۔۔۔"صدام نے حیرت سے غیظ و غضب لیے سامنے کھڑے اسفند یار کو دیکھا۔۔

"صدام تمھیں ذرا شرم نہیں آئی کسی لڑکی کے ساتھ اتنا نار وا سلوک کرتے ہوئے کیا یہ تربیت دی گئی ہے تمہیں۔۔کہ تمہیں بے سہارا لڑکی کے ساتھ ایسا کرتے پھرو۔"

اسفند یار نے غصے سے ایک تھپڑ صدام کے دائیں رخسار پر جڑ دیا۔۔۔

"لالہ وہ۔۔۔میں۔۔۔"

"اب میں میں کیوں کر رہے ہو بکریوں کی طرح۔۔مرد ہو نا جب اتنی بہادری دکھا سکتے ہو تو میرے سامنے اپنے گناہ کو قبول کرنے میں کیوں شرم محسوس ہو رہی ہے۔"

اسفند یار میں غصے سے صدام کو کہتے ساتھ ایک نظر پیچھے صوفے پر بیٹھی نمرہ کو دیکھا۔ جس کا رنگ ہلدی کی طرح زرد ہو گیا تھا۔۔۔

"لالہ میں مجبور تھا۔۔میں کیسے اپنے سامنے اپنی محبت کو کسی اور کا ہوتا دیکھ سکتا تھا۔۔"

"تمھاری محبت۔۔کس کی ہو رہی ہے دماغ تو نہیں خراب ہو گیا تمھارا۔۔۔"اسفند یار نے جھنجھلا کر پوچھا۔۔۔

"لالا اب بات مت چھپائیں میں سب جانتا ہوں کہ نمرہ قاسم لالہ کی منگ ہے اور اگلے

مہینے ان کی رخصتی ہے۔" صدام نے کس کرب سے یہ بات کہی یہ بات تو بس اس کا دل جانتا تھا۔۔۔

" قاسم ؟؟" اسفندیار نے حیرت سے پیچھے کھڑے قاسم کو دیکھا۔۔

" مجھ سے۔۔۔ارے کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ ؟میری تو شادی بھی ہو چکی ہے اور میں نے تو شادی کے بعد کسی غیر لڑکی کو آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھا کجا کے میں کسی لڑکی سے منگنی کرتا پھروں۔۔" قاسم صاحب نے فوراہی اپنی صفائی پیش کر دیں۔۔

" مگر مجھے تو ذروا نازلی نے بتایا تھا سب کچھ کے۔۔۔" صدام نے غصے سے اپنی مٹھیاں بھینچی۔۔

" لالہ آپ مجھے جو مرضی سزا دیں لیکن نازلی اور ذروا کی سزائیں خود تجویز کروں گا۔" اسفندیار نے تاسف سے صدام کی طرف دیکھا اور گہرا سانس بڑھتے ہوئے اپنی بیوقوف بیوی اور بہن کو یاد کیا۔۔۔

نازلی اور ذروا دونوں سر جھکا کر کھڑی ہوئیں تھی۔ صدام صاحب کو بائیں رخسار پر جمال خان کی طرف سے بھی تحفہ پیش کیا گیا تھا جو غیظ و غضب سے مسلسل صدام کو گھور رہے تھے۔۔۔

"مورے جان ان کو کیا کہتی ہیں۔۔یہ تو ہیں ہی کم عقل پر یہ جو سامنے بیٹھا ہے اس سے پوچھیں نہ۔۔اس کو شرم نہیں ائی ایسے کرتے ہوئے۔۔حالت نہیں دیکھی آپ نے اُس بچی کی۔۔بیچاری کی رنگت زرد ہو گئی ہے۔۔دل تو چاہ رہا ہے تمہارا منہ لال کر دوں تھپڑوں سے۔۔"

"میری کیا غلطی ہے۔۔اپ اپنی اِن پاپا کی پریوں سے پوچھیں نہ کہ اتنا گھٹیا مذاق کیوں کیا انہوں نے میرے ساتھ۔۔"صدام نے غصّے سے دونوں کو گھورا جو سر جھکا کر صوفے کی ایک سائیڈ پر کھڑی تھیں۔۔

"ہم نے تھوڑے ہی کہا تھا تم سے کہ جاؤ اور اس بیچاری کو کڈنیپ کر لو۔۔ہم پر الزام مت لگاؤ۔۔"ذروا نے فورا میدان میں اُتر کر اپنا اور ذروا کا دفاع کیا۔۔

اور ولی نے افسوس سے اپنی ہونے والی زوجہ کو دیکھا جو کسی بھی حال میں اپنی زبان بند نہیں رکھ سکتی تھیں۔۔

"چپ!!!!آواز نہ اے مجھے اب تم تینوں کی۔۔ذروا نازلی فوراًاپنے کمرے میں جاؤ اور تم صاحب زادے ذرا میرے ساتھ اسٹڈی میں چلو۔۔"دادی نے فوراسب کو چُپ کروا کے صدام کو اپنے ساتھ چلنے کا کہا۔۔

"کیا یہ تربیت کی ہم نے تمہاری صدام؟؟"اس وقت اسٹڈی روم میں فضہ پھپھو اور سارہ کے علاوہ سب موجود تھے۔۔ذرواور نازلی کو ڈانٹ ڈپٹ کر کمرے میں بھجوادیا گیا تھا۔۔

"دادی میں وہ۔۔مجھے اس وقت کچھ سمجھ نہیں ائی۔۔مجھے جو ٹھیک لگا میں نے بس وہ کیا اور اپ بتائیں مجھے اسفند لالہ اگر اپ کو پتا چلے کے نازلی کی شادی کسی اور سے ہو رہی ہے پھر۔۔۔پھر اپ کا کیا رِد عمل ہوتا؟"صدام نے اپنا دفاع کرنا ضروری سمجھا۔

"میرا دل تو چاہ رہا ہے اپنے اسپیشل لاک اپ میں تمہیں لے جا کر تمہاری ایسی دُھلائی کروں کہ یہ جو تمہاری عقل تمہاری گھٹنوں میں ہے نہ اِس کو اُس کے سہی مقام پر پہنچا سکوں۔۔"اسفند نے بھڑک کر صدام سے کہا۔۔جو اسفند کی بات سن کر فوراََ دادی کی پہلو میں چُھپ گیا۔۔

"اسفند ٹھیک کہہ رہا ہے صدام۔۔اس لڑکی بیچاری کے اُوپر تھوڑی قیامتیں ٹوٹی ہیں جو تم نے مزید اس بیچاری کو پریشان کر دیا۔۔"ولی نے صدام کو مزید شرمندہ کرنے کی کوشش کی جس میں کافی حد تک کامیاب بھی ہو گیا تھا۔۔

"قیامت؟؟کیا مطلب میں سمجھا نہیں؟؟کیا نمرہ قاسم لالہ کی کزن نہیں ہے؟؟"

صدام کا دماغ تو ولی کے لفظوں پر اٹک گیا۔۔

اسفند نے ایک نظر دادی کو دیکھ کر صدام کو سب کچھ بتاتا چلا گیا۔۔

دادی دروازہ کھول کر آرام سے کمرے میں داخل ہوئیں۔کمرے میں داخل ہوتے ہی پہلی نظر بیڈ کنارے بیٹھے صدام پر پڑی جو نہ جانے کارپٹ پے کیا تلاش کر رہا تھا۔

"صدام میری جان۔۔پریشان ہو کیا؟" دادی نے ساتھ بیٹھتے محبّت سے صدام کے بالوں پر ہاتھ پھیرا۔۔

"اسکے ساتھ اتنا کچھ ہو گیا دادی۔۔وہ تو بلکل چھوٹی سی ہے۔۔گڑیا جیسی نازک سی۔۔ اس نے اتنی تکلیفیں کیسے برداشت کی ہوں گی۔" صدام نے سرخ آنکھوں سے دادی کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔

"قسمت کے کھیلوں سے ہم انجان ہیں میری جان۔۔پر کیا تم اب بھی اپنی دعوے پر قائم ہو۔۔"

"کتنی عجیب بات ہے نہ دادی۔۔ہمارے معاشرے میں ہر دفع وکٹم کو ہی جواب دینا پڑتا ہے۔۔ہمیشہ لڑکیوں کو ہی غلط سمجھا جاتا ہے۔۔ان حیوانوں سے کوئی کچھ کیوں نہیں پوچھتا۔۔ہمارے ملک میں روز کتنی ہی بچیاں اغوا ہوتی ہیں۔۔کتنی بچیاں کو ظلم کا نشانہ بنا کر مار کر کچرے میں پھینک دیا جاتا ہے۔۔بعض اوقات ایسے حیوان اپنے رشتہ

دار ہوتے ہیں لیکن تب ان معصوم بچیوں کی زبانوں کو تالا ماں باپ کی عزت کی لاج رکھنے کے لئے لگا دیا جاتا ہے۔میں اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کروں کم ہے کہ میرے اللہ نے نمرہ کی حفاظت کی ہے دادی۔۔اسکو حیوانوں کے چنگل سے نکال کر ہمارے پاس پہنچایا ہے۔میں جتنا بھی شکر کروں کم ہے دادی۔" صدام نے دادی کی گود میں سر رکھتے ہوئے کہا۔۔

"بہت چاہتا ہے اسے کیا؟"

"جی۔۔پر آپ سے کم۔۔" صدام نے شرارت سے کہتے ساتھ آنکھ دبائی۔۔

"چل ہٹ بدمعاش۔۔" دادی نے مسکراہٹ ضبط کرتے ہوا سے ڈپٹا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"پر۔۔۔ایک منٹ اپ کو کیسے پتا چلا کے میں نمرہ کو پسند کرتا ہوں۔۔۔یہ سوال تو کسی نے مجھ سے نہیں پوچھا۔۔" صدام نے پر سوچ نگاہیں دادی پر ٹکاہیں۔۔

"وہ۔۔ایک دفع تمہیں ایک لڑکی کے آئی ڈی کارڈ سے باتیں کرتے دیکھا تھا بس تب ہی سمجھ گئی تھی میں اخر یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کئے میں نے بہت وسیع تجربہ ہے مجھے۔تمہارے باپ کو بھی تمہاری ماں کی تصویر کے ساتھ ایسے ہی پکڑا تھا میں نے۔"

پرانا وقت یاد کرکے ایک خوبصورت مسکان نے نور بانو کے چہرے کا احاطہ کیا۔۔۔

"پر۔۔دادی کیا وہ مجھ سے شادی کے لئے راضی ہو گی؟" صدام نے اپنے کرتوت یاد

کرتے ہوئے کچھ پریشانی سے پوچھا۔۔

"اب اس کا جواب تو میرے پاس نہیں۔۔بس تم اللہ سے دعا کرو۔۔ وہ مالک ہمارے لئے ضرور خیر کرے گا۔۔اور میری دعا ہے کہ اللہ اُسے تمہارا مقدر بنادے۔۔"

نور بانو خان نے صدق دل سے دعا دی۔۔

"گھر میں سب اُس لڑکی اور صدام کی شادی کی باتیں کرر ہے ہیں اور تم یہاں بیٹھ کر اس موبائل کے ساتھ لگی ہو۔"فضہ بیگم نے غصّے سے سارہ کو دیکھا جو مسلسل موبائل میں میسج ٹائپ کرر ہی تھی۔۔

"تو آپکو کیا پرابلم ہے؟ شادی ہو رہی ہے تو ہونے دیں۔۔ ہمیں اس سے کیا۔۔۔"سارا نے لاپرواہی سے کہا۔۔

"شاباش میری بیٹی شاباش۔۔پہلے اسفند پھر ولی اور اب صدام تینوں ہاتھ سے نکل گئے اور تمہیں کوئی پرواہی نہیں۔ بھئی مجھے بھی ذرا اپنے جیسی تحمل مزاجی لادو کہیں سے۔"

فضہ خان نے خاصے جلے بھنے انداز میں کہا۔۔

"افففف۔۔ مورے بس کردیں۔۔ ہوتی ہے ان کی شادی تو ہونے دیں۔ ویسے بھی میں

نے اپنے لئے دولہا پسند کر لیا۔۔"سارا نے خوشی سے موبائل کی سکرین اپنی مورے کے سامنے کرتے ہوئے انھیں ایک لڑکے کی تصویر دکھائی۔۔

"یہ ؟؟؟ یہ امریکی چوزہ ہی پسند آنا تھا تمہیں۔۔"فضہ خان نے حیرت سے اس کمزور سے لڑکے کو دیکھا جو شکل و صورت سے مغرب ممالک کا رہنے والا لگتا تھا۔۔

"چوزہ نہیں ہے بلکے خاصا ہنڈسم ہے اور اب آپ یہاں بیٹھ کر غم منائیں میں تو چلی۔" سارہ مزے سے کہتی باہر نکل گئی۔ پیچھے فضا بیگم نے اپنا سر پکڑ لیا۔۔

"ایک ہی اولاد دی تھی اللہ نے وہ بھی کسی کام کی نہیں۔۔"

"مگر میں ابھی شادی نہیں کرنا چاہتی۔"شادی کی بات سن کر نمرہ فوراً ہتھے سے اُکھڑ گئی۔

"مگر کیوں بچے۔۔صدام کی حرکتوں کی معافی ہم مانگ چکے ہیں۔۔اور تم سے وعدہ بھی کرتے ہیں۔۔آئندہ وہ ایسا سوچے گا بھی نہیں۔۔پھر کیا مسئلہ ہے بچے؟"دادی نے تحمل سے پوچھا۔۔

"وہ۔۔وہ مجھے ابھی پڑھنا ہے شادی نہیں کرنی۔۔"نمرہ نے فوراً سے جواب دیا۔

"کتنی بیوقوف لڑکی ہے جسے پڑھنے کا شوق ہے۔"ذروا نے نازلی کے کان میں گھس کر کہا۔۔ذروا کی بات پر نازلی نے فوراتائید میں سر ہلایا۔۔

"اررے بس اتنی سی بات۔۔یہ تمہارے اسفند لالہ کا تم سے وعدہ ہے۔۔تمہارا نکاح توذروا کے ساتھ ہوگا مگر رخصتی تمہاری پڑھائی مکمل ہونے کے بعد۔۔ٹھیک ہے؟"

اسفند نے آگے بڑھ کر فورا نمرہ کے سر پر ہاتھ رکھا اور اسے بہن ہونے کا مان بخشا۔

اسفند کی بات سن کر نمرہ کے چہرے میں اطمینان بکھر گیا۔۔۔

شادی کی ساری تیاریاں مکمل تھیں۔لڑکیوں کی کل مہندی رکھی گئی تھی اور پرسوں ذرواولی کا اور صدام نمرہ کا نکاح تھا۔نازلی کی بس رخصتی دی جائے گی ذروا کے ساتھ اور نمرہ کی رخصتی پڑھائی ختم ہونے کے بعد ہوگی۔

مورے اور جمال خان سے بہت سے لوگوں نے شکوہ کیا تھا کہ خاندان سے باہر صدام کی شادی کیوں کر رہے ہیں پر مورے نے سب کے سوالوں کا تحمل سے جواب دیتے ہوئے کہا کے ان کے لئے بچوں کی خوشیاں روایات سے کہیں زیادہ اہم ہیں۔

جمال خان نمرہ کی یونیورسٹی کے حق میں نہیں تھے مگر اسفند نے انھیں سمجھایا کے اب حالات بدل گئے ہیں اگر لڑکیوں کو پڑھنے کا شوق ہے تو انھیں ضرور پڑھنے دینا چاہیے

تاکے وہ گھر اور معاشرے دونوں کے لئے ایک مثبت بدلاؤ لا سکیں۔

احمد ولا کے لاؤنج میں خوشیوں کی بہار موجود تھی۔ ہر چہرے پر خوشی اور طمانیت کا احساس موجود تھا۔

مرد حضرات سب الگ اپنی محفل جما کر بیٹھے تھے۔

خواتین سب الگ صوفے پر جبکہ لڑکیاں ساری نیچے کارپٹ پر بیٹھ کر مہندی کے ڈیزائن ڈیسائید کر رہیں تھی۔

"آسیہ بھابی آپ کو نازلی اور اسفند کے لئے کوئی نیا گھر تیار کرنا چاہیے۔۔آخر کر ان کو بھی کچھ پرائیویسی ملنی چاہیے کب تک ان کو اپنے پلو سے باندھ کر رکھیں گی۔"

صلہ بیگم کی بات سن کر آسیہ بیگم کی مسکراہٹ پھیکی پڑ گئی۔آسیہ بیگم کے جواب دینے سے پہلے ہی نازلی بول پڑی۔۔۔

"آپ کو پتا ہو جب بابا مجھے چھوڑ کر چلے گئے تھے اس وقت سے آج تک میرا خیال تائی امی نے رکھا ہے۔۔بچپن میں جب ذرواکے لئے کبھی کپڑے لاتیں سیم اسی رنگ کے کپڑے میرے لئے بھی لاتیں۔۔جب بچپن میں کھیل کھیل میں مجھے چوٹ لگ جاتی اس وقت تایا ابو سے سب سے زیادہ ڈانٹ صدام کو پڑتی تھی۔۔بیچارہ منہ بنا کر گھومتا

تھا۔۔"نازلی نے ہنس کر آنکھوں کی نمی کو اندر دھکیلا۔۔

"میں اس گھر میں پلی بڑی ہوں۔۔اس گھر سے جدائی میرے لئے موت کے مترادف ہے۔۔اور آپ کو ایک مزے کی بات بتاؤں گھر میں خوشیاں اور برکتیں بزورگوں سے ہی ہوتی ہیں۔۔اور ہاں جن سے محبّت ہوتی ہے نہ انہیں ان کی جنّت سے دور نہیں کیا جاتا۔۔"نازلی نے ایک نظر اسفند پر ڈالتے ہوئے کہا۔۔

آسیہ بیگم نے مسکرا کر محبّت سے نازلی کا سر چوم لیا۔۔

"ویسے بھی میری ایک بیٹی دور جا رہی ہے۔۔میں اپنی دوسری بیٹی کو کبھی خود سے دور نہیں جانے دوں گی۔۔۔"آسیہ بیگم نے محبّت سے نازلی کو دیکھتے ہوئے صلہ خان سے کہا۔۔۔جو محض سر ہلا گئیں۔۔۔اور دادی نے فخر سے اپنی اولاد کو دیکھا۔۔۔

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"جی قاسم کیا اپڈیٹ ہے۔"اسفند نے بلیوٹوتھ کان میں سیٹ کرتے ہوئے قاسم سے پوچھا۔۔

"سر جابر سے انفارمیشن ملی ہے کے طاہر ملک سے بھاگنے کے چکروں میں ہے۔۔"

"ہمم۔۔مجھے پہلے ہی شک تھا کے وہ بزدل کوئی ایسا ہی منصوبہ بنا رہا ہوگا۔۔ایک کام کرو۔۔۔طاہر کے خلاف آج اریسٹ وارنٹ نکلواؤ۔۔ہم کل صبح ہی چودھری طاہر کا

انکاؤنٹر کریں گے۔۔"اسفندیار نے سرد لہجے میں کہا۔۔

"پر سر کل؟ کل تو آپ کی شادی ہے کل کیسے۔۔" قاسم نے حیرت سے پوچھا۔

"میرے ملک کی سلامتی میرے لئے میری خوشیوں سے زیادہ اہم ہیں قاسم صاحب۔"اسفند کے لہجے میں چٹانوں جیسی مضبوط تھی۔۔

"یس سر۔۔"

احمد ولا کو خوبصورت پیلے اور سفید رنگ کے پھولوں سے سجایا گیا تھا۔چاروں طرف مہمانوں اور نوکروں کی چہل پہل تھی۔آج زرواولی اور اسفندیار نازلی کی مہندی تھی جبکہ نمرہ اور صدام کا نکاح کل ذرواا ور ولی کے ساتھ ہی طے پایا تھا۔آسیہ بیگم صبح سے اسفندیار اور ولی کو فون ملا رہی تھیں جو ضروری کام کا کہہ کر صبح سے غائب تھے۔

"مورے جان کچھ پریشان لگ رہی ہیں خیریت ہے؟"صدام نے آسیہ بیگم کو پریشانی سے اِدھر اُدھر ٹہلتے دیکھ کر فوراً استفسار کیا۔

"ہاں بچے صبح سے اسفندیار اور ولی کو فون ملا رہی ہوں پتا نہیں یہ لڑکے کہاں غائب ہوگئے ہیں۔۔جانتے بھی ہیں کہ آج مہندی ہے لیکن پھر بھی دیکھو ذرا ان کے کام صبح سے غائب ہے۔۔"

"اچھا آپ پریشان نہ ہوں آپ جا کے تیار ہوں میں خود کال کرتا ہوں۔۔" صدام کی بات سن کر آسیہ بیگم نے کام صدام کے سپرد کرتے خود تیار ہونے چلی گئیں۔۔

"چودھری طاہر کو اریسٹ کرنے سے پہلے میں اسے اکیلے میں ملنا چاہتا ہوں۔" ولی نے اسفند کے سامنے والی کرسی پر بیٹھے ہوئے کہا۔۔۔

"ٹھیک ہے اگر تم یہ چاہتے ہو تو مجھے منظور ہے لیکن یاد رہے کوئی بھی نشان چودھری طاہر کے چہرے پر نہیں آنا چاہیے۔" ولی نے سرخ آنکھیں لئے خاموشی سے سر ہلا دیا۔

NEW ERA MAGAZINE.com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

اسفندیار نے ایک گہری سانس ہوا کے سپرد کرتے ہوئے ولی کو دیکھا جو برسوں سے چودھری طاہر سے انتقام لینے کی آگ میں جل رہا تھا۔۔۔

بھاری بوٹوں کی دھمک پورے لاؤنج میں گونج رہی تھی۔

"یہ لائٹ کس نے بند کی ہے؟ جابر؟؟ جابر کہاں ہو فوراً یہاں آ کر لائٹ اون کرو۔" طاہر نے سیڑھیوں سے دھیان سے قدم نیچے لیتے ہوئے کہا۔۔

اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کو محسوس کر کے چودھری طاہر نے فوراً پیچھے موڑ کر دیکھا

اندھیرے میں ایک ہیولہ قدم بہ قدم چودھری طاہر کی طرف بھر رہا تھا۔۔

"کون ہو تم اور میرے گھر میں کیا کر رہے ہو؟؟"طاہر نے ڈر سے پیچھے قدم لیتے ہوئے پوچھا۔۔

"تمہاری موت!!!"ولی نے سرد لہجے میں کہتے ساتھ لائٹر جلایا جس کی آگ کی روشنی سے ولی کا چہرہ طاہر کے سامنے واضح ہو گیا۔۔۔

"ولی اسمعیل خان!!"

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

مہندی کا فنکشن خیر وعافیت کے ساتھ نبٹ گیا تھا۔دادی نے نازلی اور ذرواکو ان کے کمروں میں پہنچادیا تھا۔صدام بہت کوشش کے بعد بھی نمرہ سے کوئی بات نہ کر سکا۔ نمرہ نے صدام کو دیکھ کر ہی شکل پر نو لفٹ کا بورڈ لٹکا لیا تھا۔۔

اسفندیار اپنے وعدے کے مطابق ٹھیک آدھے گھنٹے بعد طاہر ولا جا کے چودھری طاہر کو اریسٹ کر چکا تھا۔۔اور ولی نے وعدے کے مطابق طاہر کے چہرے کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا تھا لیکن باقی پورے جسم کو سہی سلامت رکھنے کا کوئی وعدہ نہیں کیا گیا تھا۔

✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾✾

"نازلی آپی آپ بہت خوبصورت لگ رہی ہیں۔"نمرہ نے اشتیاق سے شیشے سے نازلی

کو دیکھ کر کہا جو اپنی ماں کی شادی کا بلڈ ریڈ لہنگے پہنے بلکل ایک خوبصورت پری لگ رہی تھی۔

"سچ کہہ رہی ہو نہ؟" نازلی نے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کچھ ہچکچا کر پوچھا۔۔۔

"بلکل سچ۔۔"

"تم بھی بہت خوبصورت لگ رہی ہو میری ہونے والی دیورانی۔۔۔" نازلی نے ہنس کر نمرہ سے کہا جو وائٹ رنگ کے خوبصورت فراک میں مبلوس تھی۔۔آج صدام سے اس کا نکاح بھی تھا۔۔۔ڈر بھی تھا۔۔ لیکن نمرہ نے خود کو حالات کے بہاؤ پر چھوڑ دیا تھا اب قسمت جہاں لے جائے۔۔وہ راضی تھی۔۔

سب سے پہلے ذرواا اور پھر نمرہ کا نکاح پڑھایا گیا تھا۔

ولی اور صدام کے تو خوشی سے دانت ہی اندر نہیں جا رہے تھے۔۔ صدام بس اب جلد از جلد نمرہ سے مل کر اس سے دل کی ہر بات کرنا چاہتا تھا۔۔

"ہیلو کون بول رہا ہے؟؟" اسفند کو مسلسل کسی آن نون نمبر سے کال آرہی تھی۔۔ آواز نہ آنے کی صورت میں اسفند نے باہر کی طرف رخ کیا۔۔

"کون بول رہا ہے؟؟ہیلو۔۔۔آواز آرہی ہے کیا؟"اچانک ایک آگ کا شعلہ سینے میں پیوست ہوتا ہوا محسوس ہوا۔۔

"اسفندیار!!!"ولی کی چیخ پورے احمد ولا میں گونجی۔۔

اسفندیار کی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھانے سے پہلے اپنوں کا چہرہ گھوم گیا۔

ذروا نے کمرے میں قدم رکھ کر ایک طائرانہ نظر پورے کمرے میں دوڑائی۔۔۔پھر دھیمے دھیمے قدموں سے چل کر بیڈ کے قریب گھٹنوں کے بل نازلی کے قریب بیٹھ گئی جو نماز کے سٹائل میں دوپٹہ لپیٹے گھٹنے پر سر رکھے بیڈ کے قریب نیچے بیٹھی ہوئی تھی۔

"نازلی میری جان۔۔لالہ ٹھیک ہیں اب۔۔ولی سے بات ہوئی ہے میری۔۔وہ بتا رہے ہیں کے گولی کو بروقت نکال لینے سے کوئی بھی سیریس مسئلہ درپیش نہیں آیا۔۔"

ذروا نے محبّت سے نازلی کے سر پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"سب کہہ رہے ہیں کہ میری وجہ سے سب ہوا ہے۔فضہ پھپھو کہہ رہی ہیں کہ میں منحوس ہوں جو پہلے اپنی ماں اور اب اسفند کو۔۔۔میرا دل درد سے پھٹ جائے گا زاری۔۔"

آنسو لڑکیوں کی مانند نازلی کی آنکھوں سے گر رہے تھے۔۔۔

"ششش۔۔۔! ایسے نہیں بولتے میری جان۔۔ کوئی بھی تکلیف قسمت میں لکھی ہو تو وہ ضرور ملتی ہے۔۔انسان کو منحوس کہنا یہ کسی چیز کا ذمہ دار ٹھہرانا تو غلط ہے اللہ تعالی ناراض ہوتے ہیں۔۔ تم ان کی باتوں کو نظر انداز کیا کروں تم جانتی تو ہو انکا اصل مقصد بس ہمیں پریشان کرنا ہوتا ہے۔"

زروا نے نازلی کے چہرے کو ہاتھوں کے پیالے میں بھرتے ہوئے کہا۔۔

"تمہیں پتا ہے زاری میں نے ہر پل ہر لمحہ بس یہی دعا کی ہے کہ اللہ مجھے کبھی انکی جدائی نصیب نہ کرنا۔۔ میں نہیں رہ سکتی زاری۔۔۔ میں اسفند کے بغیر نہیں رہ سکتی۔۔۔"

نازلی کہتے ساتھ پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔۔

زروا نے آگے بڑھ کر فوراً نازلی کو اپنے ساتھ بھینچ لیا۔۔

ایک ہفتے بعد

اسفندیار کو تین دن بعد ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔۔ ڈاکٹر نے آرام اور باقاعدگی سے دوا لینے کی تردید کی تھی۔

ذرواکی رخصتی آج طے پائی تھی۔گھوڑی چڑھنے کی آرزو تو صدام کی بھی بہت تھی مگر نمرہ کی تعلیم کی وجہ سے ابھی ایسا ممکن نہ تھا۔۔

جب سے اسفندیار ڈسچارج ہو کر گھر آیا تھا نازلی تب سے اپنے کمرے میں بند تھی۔ سب اس کے دل کے حال سے واقف تھے اس لئے کسی نے اسے کسی چیز کے لئے فورس نہ کیا۔۔۔

♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆♆

"ہمم۔۔" صدام نے گلہ کنکھارتے ہوئے نمرہ کو اپنے طرف متوجہ کیا جو الماری میں کپڑے سیٹ کر رہی تھی۔

"آپ یہاں؟؟ کچھ چاہیے تھا کیا۔۔۔" صدام کو دیکھتے ہی نمرہ کی پیشانی پر بل نمایاں ہو گئے۔۔

"جی میں۔۔اور پلیز یار ان بلوں کو کم کرو۔۔ مجھ معصوم کو کچھ ہو ہی نہ جائے۔۔"

صدام نے شوخی سے کہتے نمرہ کی طرف ایک قدم بڑھایا۔۔

"آپ جائیں مجھے اپ سے کوئی بات نہیں کرنی۔۔۔"

"چلا جاؤں گا۔۔پہلے اپنی منکوحہ کو منہ دیکھائی تو دے دوں۔۔" اور ایک خوبصورت

سلور ڈبہ نمرہ کی طرف بڑھایا۔۔

"یہ کیا ہے؟؟"

"کھول کر دیکھ لو۔۔۔۔"

"یہ؟؟ یہ آپ کے پاس کیسے آیا؟" نمرہ نے حیرت سے ڈبے کے اندر موجود کالج آئی ڈی کو دیکھا۔۔ جس پر نمرہ کی تصویر نام اور فون نمبر درج تھا۔۔

"پر یہ تو مجھ سے کھو گیا تھا آپ کو کیسے ملا؟؟" نمرہ نے کشمکش میں آنکھوں میں حیرت سموئے صدام سے پوچھا۔۔

"تمہیں یاد ہے جب تم اسکور وتے ہوئے ڈھونڈ رہی تھی اور غلطی سے تمہاری ٹکر مجھ سے ہو گئی تھی تو بس ان روتی آنکھوں کو دیکھ کر صدام خان نے اپنا دل ہار دیا اور اس لمحے وعدہ کیا تھا خود سے کہ ان آنکھوں میں ہمیشہ بس خوشیوں کے چمکتے جگنوؤں کا بسیرا ہو گا ایک دن۔۔۔ تمہارا آئی ڈی کارڈ مجھے ملا تھا اور تمہیں ڈھونڈنے کی بہت کوشش بھی کی تھی میں نے پر شاید قسمت میں میرا اور تمہارا ملنا ایسے ہی لکھا تھا۔۔ میں نے اپنی زندگی میں کسی بھی چیز کو لے کر اتنی دعائیں نہیں مانگی جتنی تمہاری سلامتی کی دعائیں مانگی تھی میں نے۔۔ دیکھو میری ساری دعائیں قبول ہو گئی ہیں اور آج تم نمرہ صدام خان بن کر احمد ولا میں موجود ہو۔۔۔ میں اپنے اللہ کا جتنا بھی شکر ادا کروں شاید

بہت کم ہے۔۔بہت کم۔۔۔"

نمرہ نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے صدام کو دیکھا۔اور وہ اللہ کے نظام کو حیرت سے دیکھتی رہ گئی۔۔۔

"اپ جانتے ہیں میرے ساتھ کیا ہوا تھا؟"نمرہ نے کچھ کشمکش سے انگلیاں چٹخاتے ہوئے صدام سے پوچھا۔۔

"جلد یا بدیر یہ سمجھ آہی جاتا ہے نمرہ کہ اللہ کے فیصلے ہمارے حق میں بہتر ہوتے ہیں میرے لئے تم کتنی اہم ہو میں تمہیں شاید کبھی لفظوں میں بیان بھی نہ کر سکوں۔۔جو ہوا اسے ایک برا خواب سمجھ کر بھول جاؤ۔۔۔تمھاری نظر میں شاید میں ایک لاپرواہ انسان ہوں لیکن تم سے وعدہ کرتا ہوں اپنی آخری سانس تک نمرہ صدام خان کی حفاظت کروں گا۔۔تمہیں دنیا کے ہر سرد و گرم سے بچاؤں گا۔۔یہ میرا صدام جلال خان کا تم سے وعدہ ہے نمرہ صدام خان۔۔۔"

صدام نے آگے بڑھ کر نمرہ کی پیشانی پر لمس بکھیرا۔۔

"آپی آپی۔۔کدھر ہیں آپ۔۔"شیری کی آواز پر دونوں فسوں خیز ماحول سے باہر نکلے۔۔

"یہ میرا سالہ بھی نہ غلط وقت پر انٹری مارتا ہے۔۔۔ارے یار رشتہ بتا رہا تھا۔۔۔گھورو

تو مت مجھے ایسے۔۔" صدام نے پینٹ کی پکٹ میں ہاتھ ڈالتے ہوئے خود کو معصوم ظاہر کرنے کی کوشش کی۔

"آپ کا کچھ نہیں ہو سکتا۔" نمرہ نے ہنس کر نفی میں سر ہلاتے ہوئے کہا۔۔اور الماری سیٹ کرنے لگی۔۔

"ہیپے۔۔۔اس مسکراہٹ پر کون قربان نہ جائے۔۔"

آج ذرواکی رخصتی تھی اور وہ رخصت ہو کر ہمیشہ کے لئے اسلام باد جارہی تھی۔سب کی آنکھیں نم تھیں۔۔خواتین تو آنکھوں سے آنسوؤں کو بہا سکتی تھیں مگر مردوں کو تو اپنا بھرم قائم رکھنا ہی تھا وہ بس نم آنکھوں سے چہرے پر مسکراہٹ سجائے اپنی بیٹی، بہن کو رخصت کر رہے تھے۔

"لالہ کی جان اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔اگر کبھی اس خان نے تمہیں کچھ کہا تو اپنے لالہ کو بتانا پھر دیکھنا میں کیا کرتا ہوں۔" اسفند نے ذرواکے ماتھے پر بوسہ دیتے ہوئے کہا۔۔

"ولی لالہ مجھے آپ سے بہت ہمدردی ہے ویسے۔۔اللہ اپ کو یہ عذاب جھیلنے کی ہمّت و توفیق عطاء فرمائے۔۔آمین۔۔" صدام نے کن اکھیوں سے ذروا کو دیکھتے ہوئے ولی

سے کہا۔۔جو صدام کی بات سن کر ہنس پڑا۔۔

"تم اپنی خیر مناؤ کیونکہ نمرہ کو تمہارے مقابلے میں اچھی ٹریننگ دے چکی ہوں۔"

ذروا نے فوراً صدام کی توجہ نمرہ کی طرف دلائی جو نازلی سے باتیں کر رہی تھی۔۔۔

"اور لالہ اپ۔۔میری نازلی۔۔کا بہت خیال رکھیے گا اس کی ساری ناراضگی ختم کرنا آپ کا کام ہے۔۔سمجھ آگئی نہ۔۔"ذروا کی بات سن کر اسفند نے نظر بھر کر نازلی کو دیکھا جو بلیک اور ریڈ کنٹراسٹ کے سوٹ میں بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔

"مشن بیوی کو راضی کرنا شروع ہوا جاتا ہے۔۔"صدام شرارت سے اسفند کے کان میں کہتا دادی کی طرف بھاگ گیا۔۔۔

زنیرہ خان، ولی، ذروا، فضہ خان اور سارہ سب بائی ایئر لاہور سے اسلام آباد جا رہے تھے۔زنیرہ اور فضہ خان تھوڑا آرام کر رہی تھیں جب کے سارہ صاحبہ فریش جوس سے لطف اندوز ہو رہی تھی۔۔

ذروا کی نظر مسلسل سامنے موجود جوڑے پر تھی جو مسلسل آپس میں انگلش میں بات کر رہے تھے۔۔جو کہ ذروا خان کو کچھ خاص پسند نہیں آ رہا تھا۔۔

"ان کو دیکھیں نہ ولی کیسے دوسری زبان میں باتیں کر رہے ہیں ان کو نہیں پتا کہ ہم ایک آزاد مملکت میں رہتے ہیں اور اس آزاد مملکت کی قومی زبان اردو ہے پر ان جیسوں نے دوسری زبان میں پٹر پٹر لگائی ہوئی ہے۔" زروا نے خاصے ناگوار انداز میں ولی کو بتایا جو زروا کی بات سن کر ہنس پڑا۔۔۔

"ارے یار پی ایچ ڈی ہولڈر ہے لڑکی اتنی انگلش تو بول سکتی ہے نہ۔۔" ولی نے آہستگی سے کہا۔۔۔

"آپ کو کیسے پتا کہ یہ لڑکی پی ایچ ڈی ہولڈر ہے؟" زروا پوری طرح گھوم کر ولی سے مخاطب ہوئی۔۔۔

"اب یہ جو اتنی دیر سے باتیں کر رہے تھے اس میں ہزار دفعہ اس لڑکی نے یہ بتایا ہے کہ اس کی پی ایچ ڈی مکمل ہو چکی ہے۔ ویسے میری بھی ایک خواہش ہے۔" ولی نے خوبصورت مسکراہٹ چہرے پر سجائے زروا سے کہا۔۔۔

"جی جی بتائیں۔۔ میں آپ کی خواہش پوری کروں گی آج ویسے بھی میرا موڈ بڑا اچھا ہے گھر والوں سے دور جانے کا دکھ تو ہے۔۔ لیکن اسلام آباد کے خوبصورت پہاڑ دیکھنے کی خوشی بھی بہت ہے۔۔ آپ کہیں مجھ سے میں آپکی خواہش پوری کروں گی۔۔ بولیں بولیں۔۔" زروا نے بڑے دل کا مظاہرہ کرتے ہوئے کہا۔۔۔

"میری بڑی خواہش ہے ذرواکے تم پی ایچ ڈی کرو۔۔"ولی کی بات سن کر ذرواکے چہرے سے مسکراہٹ غائب ہو گئی۔۔۔

"آپ کو اس وقت اس موقع پر اس جگہ یہی خواہش کرنی تھی؟"ذروانے حیرت وغصے کے ملے جلے تاثرات سے پوچھا۔۔۔

"ہاں اگر تمہاری بھی کوئی خواہش ہے تو بتاؤ۔۔"ولی نے بڑے دل کا مظاہرہ کیا۔۔

"میری خواہش یہ ہے کہ آپ اپنی اِس خواہش کو ڈبے میں ڈال کر کسی ندی میں بہادیں کیونکہ میں اپنی تعلیم کابستہ بند کر چکی ہوں۔"ذروانے چہرے پر زبردستی مسکراہٹ سجا کر کہا۔۔اور ولی بیچارہ اتنا سا منہ لا کر رہ گیا۔۔

"اچھا چلیں کچھ اچھا سا آرڈر کریں۔بہت بھوک لگ رہی ہے مجھے۔۔۔"

"جیسا اپکا حکم ملکہ عالیہ۔۔۔"ولی نفی میں سر ہلاتا ایئر ہوسٹس کو بلانے لگا۔

"میں نے سنا ہے کوئی شدید قسم کا ناراض ہے مجھ سے۔۔"

نازلی ہاتھوں سے چوڑیاں اتار رہی تھی جب اسفندیار اسکے پیچھے آکر کھڑا ہو گیا۔۔نازلی نے آنکھ اٹھا کر جب آئینے میں دیکھا تو ان دونوں کا عکس اور مکمل خوبصورت لگ رہا تھا۔

NEW ERA MAGAZINE
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews

"میرا کوئی حق نہیں آپ سے ناراض ہونے کا۔"نازلی نے شدید ناراضگی کا اظہار کیا۔

"سارے حق آپکے ہی پاس ہیں نہ بیگم۔۔اپ ناراض ہو کر تو دیکھیں۔۔اسفندیار خان اپنی جی جان لگا دے گا اپ کو راضی کرنے میں۔۔"

اسفندیار نے نازلی کے ہاتھوں کو اپنی نرم پر مضبوط گرفت میں لے لیا۔۔

"چھوڑیں مجھے۔۔۔"

نازلی کی آنکھوں میں اسفند کے نرم لہجے سے آنسو بھر آئے تھے۔۔

"چھوڑنے کے لئے نہیں پکڑا نازلی اسفندیار خان۔۔"

اور دھیرے سے اسے اپنی گرفت میں لیتا صوفے کی طرف بڑھ گیا۔۔

"یہ آنکھیں نم کیوں ہیں؟"اسفندیار نے دھیرے سے نازلی کی پلک پر ٹھہرے آنسو کو اپنی پوروں پر سمیٹا۔۔

"میں بہت ڈر گئی تھی اسفند۔۔مجھے لگا جسے سب کچھ ختم ہو گیا۔۔میں۔۔آپکو نہیں بتا سکتی مجھے کتنی تکلیف ہوئی تھی۔۔"

نازلی اسفند کی موجودگی میں پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔۔

"میں ٹھیک ہوں نازلی۔۔دیکھو تمہارے سامنے ہوں۔۔۔"

اسفند نے نرمی سے نازلی کو اپنی حصار میں لیا۔۔۔

"اپ بس چھوڑ دیں یہ نوکری۔۔ یہ پولیس والی نوکری اچھی نہیں ہے۔۔اپ چھوڑ دیں بس۔۔"

نازلی نے ضدی لہجے میں کہتے ساتھ اسفند کی آنکھوں میں دیکھا۔۔

"ایسا ممکن نہیں ہے نازلی۔۔ میں نے جب پہلی باروردی پہنی تھی نہ اس دن اللہ اور اسکے رسول کو حاضر ناظر جان کر خود سے یہ عہد کیا تھا کہ میں اپنی آخری سانس تک ملک کی حفاظت کروں گا۔۔اور میں وعدہ خلافی نہیں کر سکتا۔۔"

اسفند کے لہجے کی سنجیدگی نازلی کو بہت کچھ باور کرواچکا تھااور وہ مزید کسی بھی بحث میں پڑے بغیر اسفند کے کندھے پر سر رکھ کر آنکھیں موند چکی تھی۔

"آپ پر گولی کس نے چلائی تھی؟"

نازلی نے دھیرے سے آنکھیں کھول کر اسفند کی سفید قمیض کو چھوا۔۔۔

"میرے کرنٹ دشمنوں میں سرے فہرست نام چوہدھری طاہر کا ہی ہے۔۔۔اور یہ حرکت کر کے اس نے اپنے لئے معاملات مزید پیچیدہ کر دیے ہیں۔"

اسفند نے دھیرے سے نازلی کے براؤن بالوں کو اپنی انگلیوں پر لپیٹا۔۔

"میں نے ایک ہفتے کی چھٹی لی ہے۔۔اس ایک ہفتے ہم دونوں کشمیر جائیں گے گھومنے پھرنے۔۔۔"اس نے اپنی طرف سے بڑی معلومات دی تھی۔۔ لیکن ایک ہفتے کا سن کر نازلی نے منہ بسورا۔

"بس ایک ہفتہ ؟؟"

"نازلی اسفند خان کے لئے تو ہم ایک سال کی بھی چھٹی لے سکتے ہیں لیکن اس وقت چوہدھری کا طاہر کا کیس پینڈنگ ہے اور جب تک میں اس شخص کو پھانسی کے تختہ دار تک نہیں پہنچا دیتا اس کو بخشنے والا نہیں۔۔اچھا چلو اب اپنا موڈ ٹھیک کرو۔۔ آج ہم باہر ڈنر پر چلتے ہیں۔۔"

" مگر اپ ابھی پوری طرح سے ٹھیک بھی نہیں ہوئے۔۔اور ایسے میں باہر جانا مناسب نہیں۔۔"

نازلی نے اسفند کی زخم کا خیال کرتے ہوئے کہا۔۔

"میں ٹھیک ہوں تم پریشان مت ہو۔۔ تم تیار ہو جاؤ۔۔میں ذرا وومن کونسل کی ہیڈ مس رافیہ سے بات کر لوں۔۔"

اسفند نازلی کا سر تھپکتا باہر نکل گیا۔۔پر نازلی کا ذہن تو رافیہ نامی بلا پر اٹک گیا۔۔۔

"ایک تو یہ نیلو پتا نہیں کہاں چلی گئی ہے۔۔کب سے فون بج رہا ہے۔"

نازلی نے کچن سے باہر نکل کر ایک ہاتھ میں چھری پکڑی فون کے جانب بڑھی جو پچھلے دس منٹ سے بج رہا تھا۔۔

"ہیلو؟؟"

"اسفی سے بات کروا دیں پلیز۔۔"ایک بھاری سریلی آواز فون کریڈل سے باہر نکلی۔

"کون بول رہا ہے؟"نازلی نے مٹھیاں بھینچتے ہوئے سوال کیا۔۔

"میں رابعہ بول رہی ہوں۔۔اپ جلدی سے اس جو شیلے نوجوان سے میری بات کروا دیں۔۔۔"لڑکی نے کچھ شرماتے ہوئے کہا۔

"نازلی یہ میری شرٹ کا بٹن لگا دو جلدی سے مجھے کہیں ارجنٹ پہنچنا ہے۔"

اسفند نے شرٹ نازلی کے سامنے کرتے ہوئے کہا مگر نازلی کی گھورتی نظریں خود پر محسوس کر کے ٹھٹک گیا۔۔

"کیا ہوا؟؟"

"آپ کی رافیہ کا فون ہے۔"

نازلی نے کریڈل غصے سے اسفندیار کے ہاتھ میں تھماتے ہوئے نظریں پھیر لیں۔۔۔

"ہیلو؟؟"

اسفند نے احتیاط سے کریڈل ہاتھ میں لیتے ہوئے کان سے لگایا۔۔

"اسفی سے بات کروادیں میری۔۔مزید یہ جدائی ممکن نہیں میرے لئے۔۔۔"

لڑکی نما خاتون نے پھر سے التجا کی۔۔

"کون اسفی؟؟اور اپ کون ہیں؟؟"

اسفند نے سرد لہجے میں کہتے ساتھ نازلی کو دیکھا۔۔جو اسفند کو سخت نگاہوں سے گھور رہی تھی۔

"اررے اسفی۔۔میرا اصفر۔۔میں رابعہ بول رہی ہوں۔۔احمد ولا کے ساتھ جو اعوان ولا ہے وہاں کام کرتی ہوں۔۔"

لڑکی نے سرد آواز محسوس کرتے فوراوضاحت دی۔۔

"اچھا بہن۔۔اپ تھوڑی دیر تک فون کیجیئے گا تب تک اصفر صاحب بھی بازار سے آ جائیں گے۔۔اب فون رکھیں۔۔"

اور کھٹاک سے کریئڈل رکھ دیا۔۔

"نیلو۔۔۔نیلو۔۔۔"اسفند نے نازلی کو گھورتے ہوئے نیلو کو آواز دی۔۔

"تمہارے اصفر صاحب کے لیے فون آیا تھا۔۔کسی رابعہ نامی خاتون کا۔۔۔کافی محبّت ہے ان دونوں کے درمیان اور نظر رکھو اپنی اصفر عرف اسفی پر۔۔"

"ہیں جی؟؟"نیلو بچاری پر تو گویا آسمان گر پڑا۔۔۔

"ہاں جی۔۔۔اور ہاں اپنے اصفر عرف اسفی کا نام بدلو ورنہ کسی دن اس کے کرتوتوں کی وجہ سے میری بیوی مجھے شہید کر دے گی۔"

اسفند نے نیلو کو سخت لہجے میں کہتے ساتھ اپنا رخ نازلی کی طرف کیا جو چھری ہنوز ہاتھ میں پکڑے شرمندہ دکھائی دے رہی تھی۔۔

"اور تم۔۔۔رافیہ صاحبہ دادی کی عمر کی خاتون ہیں۔۔اب اس عمر میں وہ میری رافیہ تو ہو نہیں سکتیں۔"اسفند غصے میں کہتا واک اوٹ کر گیا۔۔

پیچھے نازلی اسفند کو منانے کی ترکیبیں سوچنے لگی۔۔

"افففف۔۔کتنا گندا کیا ہوا کمرہ۔۔ذرا جو یہ باپ بیٹا صفائی کا دھیان رکھیں۔۔۔آپ لوگ سوچ رہے ہوں گے کہ میں کسی کی بات کر رہی ہوں۔۔ارے آپ لوگوں کے پیارے اسفند اور ان کے شہزادے ارحم خان کی بات کر رہی ہوں جو اس وقت ببل باتھ لینے میں مصروف ہیں۔۔میرا اور اسفند کا بیٹا ارحم خان تین سال کا ہے اور پورے

گھر اور گھر والوں کو تگنی کا ناچ نچاتا ہے۔۔ ٹھہریے ٹھہریے۔۔۔ باقیوں کا بھی بتاتی ہوں۔۔ ولی لالہ اور ذروا کی ایک پیاری سی بیٹی ہے جس کا نام زرنور ہے۔۔ گول مٹول سی زرنور سب کی جان ہے۔۔۔ صدام لالہ نمرہ کی پڑھائی مکمل ہونے کے انتظار میں ہیں۔۔اور آفس کے کام میں کافی حد تک سنجیدہ ہوگئے ہیں۔۔ شیری اسی سال آرمی کیڈٹ کالج مری میں ایڈمشن لے چکا ہے اور اپنی خوابوں کی تعبیر کے لیے کوشاں ہے۔۔

دادی، تایا ابو، تائی امی، بابا اور صلہ آنٹی سب لوگ عمرہ پر گئے ہیں اور احمد ولا کی بھاری ذمہ داری میرے کمزور کندھوں پر ڈال دی گئی ہے۔۔پر خیر ہے میں سپر وومن بن کر سب سنبھال لوں گی۔۔

میرے اور بابا کے تعلقات وقت کے ساتھ بہتر ہو رہے ہیں۔۔اب تو بابا اور صلہ آنٹی ہمیشہ کے لئے پاکستان شفٹ ہو رہے ہیں۔۔ بابا اپنے نواسے سے بہت محبّت کرتے ہیں۔۔اور میں اپنی زندگی سے بچپن کی تمام محرومیوں اور تکلیفوں کو ختم کر کے زندگی میں آگے بڑھ گئی ہوں۔۔

جی جی۔۔۔ان کی طرف بھی آ رہی ہوں۔۔۔

نیلو اور ہمارے اصفر عرف اسفی کی شادی کو بھی ایک سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔۔اب

اس دن کیا ہوا، کیا نہیں اس بات کا تو مجھے کچھ نہیں پتا۔۔اب میاں بیوی کی اپس کی باتیں جاننا کوئی اچھی بات تھوڑے ہی ہے۔۔

زندگی اپنوں کے سنگ ایک خوبصورت منزل کی طرف گامزن ہے۔زندگی میں اونچ پنچ تو آتے رہتے ہیں لیکن اپنوں کی موجودگی کی وجہ سے ہمت بندھی رہتی ہے۔۔"

"نازلی خود سے باتیں بعد میں کر لینا ابھی کپڑے پکڑاؤ فوراً۔ تمہارے بیٹے نے میرے پورے کپڑے خراب کر دیے ہیں۔"

"لو جی۔۔۔کچھ اچھا کرے تو ان کا بیٹا اور کچھ بُرا کرے تو میرا بیٹا۔۔افففف۔۔پھر باتوں میں لگ گئی۔۔میں اب چلتی ہوں ورنہ اسفند نے پھر شور ڈال دینا ہے۔۔اپ لوگوں سے جاتے جاتے بس اتنا ہی کہوں گی۔۔رشتے خدا کی طرف سے ایک رحمت ہوتے ہیں۔۔ان کی قدر کریں۔۔ان کو عزت دیں۔۔خود بھی خوش رہیں۔۔دوسروں کو بھی خوش رکھیں۔۔جو جی میں آئے وہ کریں مگر صرف اچھا کام۔۔سمجھے۔۔"

♡ختم شدہ♡

ہماری ویب میں شایع ہونے والے ناولز کے تمام جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہیں۔

ہمیں اپنی ویب نیو ایرا میگزین (New Era Magazine) کیلئے لکھاریوں کی ضرورت ہے۔اگر آپ ہماری ویب پر اپنا ناول، ناولٹ، افسانہ، کالم، آرٹیکل، شاعری، پوسٹ کروانا چاہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے مندرجہ ذیل ذرائع کا استعمال کرتے ہوئے ہمیں بھیج سکتے ہیں۔

(Neramag@gmail.com)

(انشااللہ آپ کی تحریر ایک ہفتے کے اندر اندر ویب پر پوسٹ کر دی جائے گی۔مزید تفصیلات کیلئے اوپر دیئے گئے رابطے کے ذرائع کا استعمال کر سکتے ہیں۔

شکریہ ادارہ: نیو ایرا میگزین

NEW ERA MAGAZINE .com
Novels|Afsana|Articles|Books|Poetry|Interviews